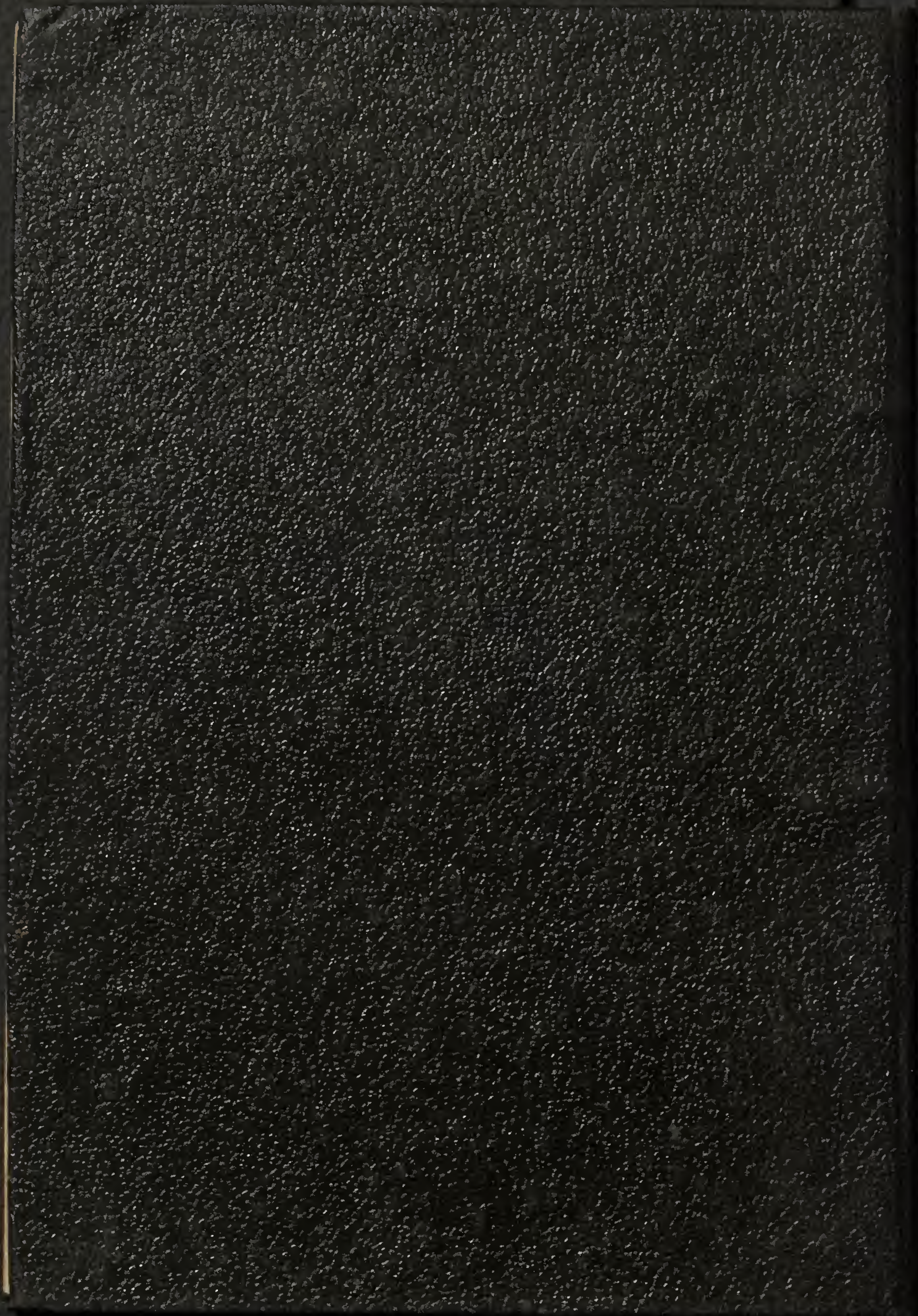




ہین فیض خدا سی سبحان … عون خلائق جن و انسا…

مثنوی جناب کامل فن ناسخ استاد اہل سخن
نور پہیلا ہی جسکی مضمون کا

سنہ ۱۲۶۵ ہجری

نام جسکا

سراج نظم

ہوا

نظم ہی ترجمہ حدیثونکا

یعنی جو کچہ امام دین نی کہا
باتین اوسکی ہین بہت مطبوع کی محمد حسین نی مطبوع

نافع خلق بیگمان ہی یہ
سخن حق کا بیان ہی یہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہی سزاوار حمد ذات خدا
قابل شکر ہی صفات خدا
کنگ ہی نطق کیا کہون توحید
دنگ ہی عقل کیا کرون تحمید

مرتفع ہی یہ بام عز و جلال
نارسا ہی کمند وہم و خیال
عقل اول یہان ہوئی مبہوت
کیون نہ ہو نفس ناطقہ کو سکوت

شہد اللہ لا شریک لہٗ
وحدہٗ لا الہ الا ہو
عجز ادراک انبیا نی کیا
ما عرفناک مصطفی نی کہا

اور کس کو کہون کہ عارف ہے
کون اب عارف معارف ہے
بس یہی گفتگوی صادق ہے
کہ وہی خالق اور رازق ہے

کیا بنائی ہین آسمان و زمین
مہر و ماہ و ستارہ و پروین
میوہ دار اوسنی کردی اشجار
رنگ پہولون کے ہین ہزار ہزار

گل و خار ایک شاخ سی نکلے
نیک و بد ایک شاخ سی نکلے
ہی جہان گنج زر وہین اژدر
ہین نہنگون کی متصل گوہر

اہل کی ساتھ ساتھ ہین نااہل
تہی محمد جہان وہین بوجہل
نور ظلمت سی ہو گیا ممتاز
سحر سی ہی یہ رتبۂ اعجاز

سالکون کو ہی مثل راہ صنم
دیر گویا ہی رہنمای حرم
یون ہین معلوم ہوتی ہی ہر چیز
ضد سی مفہوم ہوتی ہی ہر چیز

کرو تمیز آدم و جن مین
کرو تمیز رات مین دن مین
خلقت خوب عین حکمت ہے
خلق معیوب عین حکمت ہے

آگ ہر چیز کو جلاتی ہے
پر شب و روز کام آتی ہی
کو جلانی کی خو نہین بہتر
سو جگہ ہی یہ بالیقین بہتر

جو نہ ہو آگ تو کہان ہو چراغ
گرم کیونکر ہون آب و شیر او جاغ
یون ہین ہر چیز بہ سمجہ ہی خوب
اپنی اپنی جگہ ہی ہر شی خوب

جو نہوتی یہ کافر غدار
منکر ذات واحد دادار

رونق ایمان کی ہی کفر سی جان
ہوتی ناقوس سے بلند اذان

دل مین گذرا نہین وہ جہان کہان
خود بخود کب دل اوسکو مان گیا

منہ کری جس طرف دل آگاہ
نہین شبہہ فَثَمَّ وَجہُ اللہ

ذات ہو دیکھنا تو دیکھ صفات
تو صفات خدا مین دیکھ لی ذات

نعت خیر البشر حبیب اللہ

صاحب سیف صاحب اعجاز
انبیا کی جنود مین ممتاز

ان سی پیدا ہوئی ہین صبح ومسا
جنت ونار وعرش وارض وسما

خلق جس آن انس وجن کو کیا
نائب اپنا خدا نی ان کو کیا

حق نی میر عمارت ان کو کیا
خلق بہر امارت اُن کو کیا

النبی تا صاحب زمان ہین ایک
چودہ ہون بے شک اور گمان ہین ایک

تہی سوار براق عرش سیر
ساتھ جبریل صورت چاکر

آگی آگی بلال با نعلین
عرش پر دیتی تہی صدا نعلین

رجعت شمس اور شق قمر
بخدا تہا کمال سہل اون پر

یہ نہوتی تو کچہ نہوتا خلق
چہوڑتی کب عدم کا پردا خلق

جبکہ خیر البشر ہوئی پیدا
کوئی ہرگز نہ تہا سوای خدا

حبذا نام پادشاہ امم
ہوئی مقبول توبۂ آدم

منقبت ہی امام اول کی

اول اولیا بہ نص جلے
بعلے ولی علی ولے

نیر اعظم سمای یقین
کوکشف شرح ماجرای یقین

جاتی ہین درد لادوا اس سے
پائی ایوب نی شفا اس سے

جی ہی دوزخ کا بس نکل جاتا
آتش آ...

عین حکمت ہی جو ہی فعل حکیم
صانع وخا...

دیدۂ دل کی سامنی ہی وہی
حق وباطل...

ہر طرف قدرتین نمایان ہین
ہر طرف صنعتین نمایان

ہی کدہر جستجوی ذات خدا
عین ذات خدا صفات خدا

احمد مجتبی رسول خدا
سید انبیا قبول خدا

جب نہ تہی کوئی چیز تہی احمد
باوقار وتمیز تہی احمد

نور کی یہ ہین خاک کا آدم
پہر امولا کجا کجا آدم

جب کہ ڈالی بنای ارض وفلک
جا ہی مزدور تہا گروہ ملک

ہین ابد اور ازل کی یہ مالک
یہی باقی ہین اور سب ہالک

پہنی پوشاک تا بعرش گئے
دیکہی افلاک تا بعرش گئے

اہل سنت کی جو کتب ہین صحیح
اونسی ہوتا ہی مستفاد صریح

حبذا عزت رسول کریم
نہ کرین غبطہ کیون جناب کلیم

تہی یہ فرمان ردای شمس وقمر
ہوئی ان سی بنای شمس وقمر

ان پر آدم کو فوق خاک نہین
کالبد بہی بنا ہی بعد کہین

سب ہوئی انکی سامنی پیدا
سب کہی ان کی نام نی پیدا

کلمی مین نہو جو ان کا نام
نہ ہو مقبول حضرت علام

قالع باب قلعۂ خیبر
قاتل عمرو ومرحب وعنتر

گوہر معدن ابی طالب
اختر روشن ابی طالب

مرتضی خضر کا ہی راہنما
گرد پا سے ہی موکل دریا

ہی علی فخر آل ابراہیم
خلف بی مثال ابراہیم

محمد ابن سنان

ل سی اوسنی آپ سنا
... مصطفی مین تہا
لیا فضائل دی خدا نی سی
جن جن اسرار پر یہ ہی مشرف
متحیر مین اس خیال مین تہا
اگی نزدیک وہ شقی بیٹہا
صاحب اس قبر کا معظم تہا
معتقد نی کہا کہ تہا یہ حکیم
ہوگیا اہل عقل پر غالب
ہین اگرچہ عرب فصیح و بلیغ
فوج فوج آئی اوسکی ہات مین
ہر موذن پکارتا ہی یہی
یونہین کہتی ہین پانچ وقت اذان
سنکی حال یہ ابی العوجا
اس جگہ میری عقل ہی حیران
دونون اسمین کرکی پہر تقریر
نہین حاجت یہان مدبر کی
نہین حادث یہ ہی جہان قدیم
کفر جب یہ سنا مفضل نے
دیکہکر سوی ابن ابی العوجا

کہ مفضل نی یہ بیان کیا
محو مین ہستی خدا مین تہا
کیا شمائل دی خدا نی اسی
کوئی آفاق مین نہین واقف
کہ وہان آیا ابن ابی العوجا
پاس اِک اوسکا معتقد بیٹہا
د د... آفاق مین مکرم تہا
ہوگیا مدعی امر عظیم
فہم عالم کو کردیا غائب
پر ہوئی دنگ سب فصیح و بلیغ
نہ رہا شک ذرا نبوت مین
ہر کوئی نعرہ مارتا ہی یہی
ہی اقامت مین بہی یہی عنوان
اپنی شاگرد سی کہنی لگا
تہا عجب شعور یہ فی النسیان
بولی وہ منکران رب قدیر
نہین حاجت یہان مقدر کی
ہین زمین آسمان سب قدیم
رنج مین سر دہنا مفضل نی
دیکہکر روی ابن ابی العوجا

ہی جو راوی محمد ابن سنان
ہوئی یاور جو میرے طالع سعد
متفکر مین دل مین تہا اوسدم
شرف اسکو جو ہی کسیکو نہین
دی جو حق نی مرتبے اسکو
تہا رئیس ملاحدہ و لعین
جانب قبر پاک اشارہ کیا
منزلت اوسکی دمبدم ہی دوچند
بہر اثبات ادعای بزرگ
جتنی بینا ہی رہ گئی حیران
ہوگئی اوسکی دین مین داخل
جیسا جزو اذان ہے نام خدا
پہونچی اسکی جہان جہان دعوت
نام اوسکا ہوا تازہ تا ہر دم
حال روشن ہی سب محمد کا
ذکر محمد کی اصل کا مذکور
یعنی یہ کارخانہ عالم
دیکہو جس چیز کو مع دنیا
یونہین سمجہو دوام خلقت کا
جوش ایمان سی ضبط ہو نسکا
صاف اوس منکر خدا سی کہا

ہی روایت صحیح سی وہ یہان
ایکدن مین نماز عصر کی بعد
کہ ہین کیا رتبہ شفیع امم
اس سی نسبت کسی نبی کو نہین
ملی ہین انبیا مین وہ جسکو
دین سی تہا علاحدہ وہ لعین
اپنی اوس معتقد سی کہنی لگا
سلطنت اسکی دمبدم دوچند تہے
لایا پی ہم وہ معجزات سترگ
جتنی دانا تہی ہوگئی نادان
جتنی عاقل تہی ہوگئی جاہل
داخل اپنا ہی نام اوسنی کیا
پہونچی اسکی جہان جہان حجت
عز و شان پیمبری نہ ہو کم
بس نہ لی نام اب محمد کا
کہ یہ اوس حیلہ سی ہوا مشہور
نہین محتاج صانع اعلم
آپسی آپ ہوگئی پیدا
محض بہتان ہی قیامت کا
کفر و ایمان مین غلط ہو سبکا
گفتگو پوچ کر رہا ہی کیا

اوس سی خدا کا بھی ہی کیون انکار
جسنی پیدا کیا ہی بی تکرار

یا تو صلب پدر مین تہا ساکن
رحم مادر مین یا ہوا ساکن

ہین تری ذات مین دلائل حق
ہین ہر اک بات مین دلائل حق

تو ہی شاہد ہی قدرت حق کا
تو ہی شاہد ہی حکمت حق کا

سنکی بولا ابن ابی العوجا
متکلم اگر ہی تو تو بتا

ہی اگر تابع امام زمان
حضرت جعفر مطاع جہان

بارہا مین کیا ہون بحث مدام
کبہی مجکو نہ دی کوئی دشنام

صاحب علم و عقل ہی لاریب
نہین قہر و غضب کا اونمین عیب

جو مین لاتا ہون حجت و برہان
دل سی سنتا ہی وہ امام زمان

لیکن اک بات مین وہ کرتی ہین رد
تونک ہوتی ہین ملحد و مرتد

اونکی اصحاب مین سے تو بہی اگر
مجہسی شایستہ گفتگوئین کر

یعنی تہا وہ لعین دشمن دین
منکر صانع سپہر برین

ہی کلام مفضل اطہر
مین کیا نزد حضرت جعفر

اس قدر کیون شکستہ خاطر ہے
تیری چہری سی رنج ظاہر ہے

مین نے اون ملحدون کا ذکر کیا
سن کی حضرت نی یہ جواب دیا

مومنون کو ہو سنکی تا عبرت
ملحدونکو ہو سنکی تا حیرت

لطف خلق درندگان جہان
باعث آفریدن مرغان

خلق اشجار میوہ دار و بقول
غیر ماکول سبزہ و ماکول

اپنی گہر مین مفضل اوٹہکی گیا
رات بہر انتظار صبح رہا

ہی مترجم کی معذرت کا بیان

ترجمی کا جو قصد کرتا ہون
تو خدا سی کمال ڈرتا ہون

دی ہی کیا خوب صنع [illegible]
کیا خوش [illegible]

تجکو صنعت سی کر دیا انسان
کبہی بچہ کبہی [illegible]

تو ہی خود شاہد وجود خدا
دیکہ اپنی ہی [illegible]

سب براہین تجہین ہین واضح
آشکار او واضح و لائح

تا اوسی طور کی کرون تمہید
نہین تو ہی عبث بہ گفت و شنید

خود وہ کرتی نہین جدل مجہسی
شک کرتا ہی کس لیی تو مجہی

میری باتین مکرر اونسی سنین
کبہی مجکو نہین کیا غمگین

ہی زمین و ستین وہ زیر فلک
مثل اوسکا کوئی نہین بیشک

جانتا ہون اوسی کیا قائل
شاد کرتا ہون خوب اپنا دل

کچہ نہین سوجہتا جواب اونکا
دی سکی کوئی کیا جواب اونکا

جہل ملحد تو ہو گیا معلوم
پر مفضل بہت ہوئی مغموم

ہی مفضل کی عرض پیش امام

نظر آیا جو مین بہت مغموم
شفقت سی یہ بولی وہ معصوم

رنج کا کچہ سبب بتا مجکو
حال گذرا جو ہو سنا مجکو

ہم کرین کی بیان تجہسی یہان
حکمت حضرت خدای جہان

خلق عالم مین جو منافع ہین
شبہہ باطلہ کی دافع ہین

حشرات زمین و حیوانات
سبب خلقت درخت و نبات

ای مفضل نہ ہو تو دل مین اداس
صبح آجائیو ہماری پاس

صبح صادق کا ہو گیا جو ظہور
پیش صادق گیا وہ مرد غیور

عرض کی مومنان والا سے
اہل انصاف و اہل تقوی سے

یعنی پہچانہ ہو کہین تغییر
نہ ہون محشر مین مورد تعزیر

…یہ کلام کہاں　　رند مشرب کہاں امام کہاں
…ہوں یوں خدا کی حضور　　ای کریم رحیم رب غفور
…ل سے ہزار خطا　　پر ہوں تجھسی امیدوار عطا

ہے مفضل کی اب یہاں تقریر

جا کی خدمت میں ایستادہ ہوا　　شوق دل میں جو تھا زیادہ ہوا
مجکو حجرے ہی میں یاد فرمایا　　قرب دینی کی شاد فرمایا
پہلے حضرت نے کی یہ مجھسی بات　　آج تجکو دراز ہو گئی رات
کی مفضل نے عرض مولا سے　　کیا چھپی کچھ امام و آقا سے
اب ہی گویا طلوع صبح امید　　نظر آئی ہیں مجکو دو خورشید
صبح اوسکا طلوع شام غروب　　نہیں حضرت کا لا کلام غروب
یہ ضیا اوسنی آپ سی پائی　　یہ صفا اوسنی آپ سی پائے
ایک ہیں ایک چاردہ معصوم　　نیک ہیں نیک چاردہ معصوم
کارپرداز ہو خدا کی تمہیں　　محرم راز ہو خدا کے تمہیں
بولی حضرت سن ای مفضل اب　　کچھ نہ تھا جب سی ہی ہمارا رب
بی نہایت وجود ہے اوسکا　　بی بدایت وجود ہی اوسکا
پر ہمیں جس طرح سکھایا ہی　　جو طریقہ ہمیں بتایا ہے
سب بتائی معانی ارفع　　ہمکو کونین کا کیا مرجع
کردیا شاہد اپنی وحدت کا　　کردیا حاکم اپنی حکمت کا
تاقیامت سب اعتقاد کریں　　اپنی ایمان کو زیادہ کریں
ہی یہاں سے حدیث کا حاصل　　مستفید اب ہوں عالم و جاہل
فہم کا ہی قصور جاہل ہے　　عقل سے ہی بعید غافل ہی

مجکو معصوم سی کہاں نسبت　　فسق میرا کہاں کہاں عصمت
کو حدیث اپنی آگے دھرتا ہوں　　پر میں حاصل بیان کرتا ہوں
کیجیو عفو بہر روح رسول　　بہر سبطین و مرتضی و بتول
فضل خالق ہوا مری شامل　　بعد رخصت کے میں ہوا داخل
پاس تھا ایک حجرۂ اطہر　　اوس میں جا بیٹھی حضرت جعفر
ہوئی مانند ابر گوہر بار　　لب معجز بیان سے کی گفتار
صبح کا اشتیاق تھا مجکو　　رات کا ہونا شاق تھا مجکو
جب نظر آئی صبح کی آثار　　بخت بھی میری ہو گئی بیدار
ایک یہ آسمان کا خورشید　　آپکا چہرہ دوسرا خورشید
ہی جو گردش میں نیر تابان　　ہی یہ حضرت ہی کا بلاگردان
خلق میں نائب خدا ہیں آپ　　مصطفے سی کہاں جدا ہیں آپ
تم نہ ہوتی تو کچھ نہ ہوتا خلق　　کی حقیقت میں تمنی پیدا خلق

ہے یہ ارشاد حضرت جعفر

چیز کچھ پیشتر خدا سی نہ تھی　　وہی باقی ہی اور سب فانی
ہی وہی مستحق حمد و ثنا　　بس ہی شکر و سپاس اوسکا روا
علم جو ہیں علوم میں اعلے　　اونکا مخصوص ہمکو حق نے کیا
علم اپنا خدا نے ہمکو دیا　　ساری خلقت سے برگزیدہ کیا
کی مفضل نے عرض اے معصوم　　آپ فرمائیں میں کروں مرقوم

ترجمہ کا یہاں سی ہی آغاز

ہی یہ ارشاد امام صادق کا　　ہر سنگ وجود خالق کا
حکمت حق ہی خلق عالم میں　　حکمت حق ہے خلق آدم میں

اس میں اغراض اور ہیں سب اپنا
جانتی ہیں اسی اولوالالباب

عقل کوتاہ رکھتی ہیں کفار
ہی یہ باعث جو کرتی ہیں انکار

ہمو سے کہتی ہیں زشت صفات
نہیں خالق برای موجودات

ہوتی جاتی ہی خود بخود خلقت
نہیں تدبیر و صنعت و حکمت

کری لعنت خدا مدام ان پر
حق تو ظاہر ہی جاتی ہیں کدہر

سنے مثال اس مثال کو دیکھو

اوسمین خوبی ہو اور استحکام
فرش گسترده ہو نفیس تمام

چاہیی آدمی کو جو جو چیز
وہ قرینی سی جابجا ہو چیز

نہ وہ دیکھیں کے قصر کی صورت
نہ نظر آئی گی کوئی نعمت

ہوگی جس چیز کے اونہیں حاجت
پاس ہوگی نہ دیکھیں گے صورت

کشف کچھ بھی نہوگا اونپر حال
بلکہ ہونگے وہ خشمناک کمال

جس طرف سمت جائینگے ٹوکیں گے
پھر طعنہ زبان کھولیں گے

حسن تقدیر کی جو منکر ہیں
حسن تدبیر کی جو منکر ہیں

نہ کھلا جہل سے یہ بہید اونہیں
فائدے کیا ہیں خلق اشیا میں

کرتی ہیں سیر عالم امکان
پر ہیں نادان و بیخود و حیران

بیشتر دیکھتی ہیں چیزوں کو
نہیں تمییز بی تمیزوں کو

تخطیہ بی شعور کرتی ہیں
اور ثابت قصور کرتی ہیں

جیسے اصحاب مانی نقاش
دین سے پھر کی ہوگئی اوباش

تارک بندگی خالق ہیں
سب یہ کافر ہیں سب فاسق ہیں

اپنی پہچان دی خدا نے جنہیں
ہیں ہدایت سے دین خالص میں

متامل ہوں صنعت حق میں
متفکر ہوں قدرت حق میں

ہاں حکم خلق کوہ و صحرا ہیں
ہاں حکم خلق دشت

ہی جو ضعف بصارت ان کو نصیب
کرتی ہیں یہ عناد

کہہ رہی ہیں مدبر عالم
نہیں کوئی مدبر ع

جو صفت کر رہی ہیں سفہا
ہی خدا اوس سے ارفع و اعلا

یہ گرفتار ہیں ضلالت میں
مبتلا ہیں یہ اپنی حیرت میں

حال انکا ہی ایسی اندہوں کا
کہ وہ داخل ہوں درمیان سرا

سب ہوں ماکول اور مشروب
اور اسباب ہوں لباس کے خوب

اندہوں کا اوس مکان میں ہو گذر
متردد وہوں یمین و یسار

ظرف عمدہ بنظر نہ آئیں گے
ٹہوکریں جابجا وہ کہائیں گے

کچھ نہ سمجھیں گے وہ کہ یہ کیا ہے
کیا سبب ہے یہاں جو رکہا ہے

طور کاشانہ کو کہیں گے برا
صاحب خانہ کو کہیں گے برا

منکران خدا جو ہیں جہال
ہی اونکا بعینہ یہ حال

اونکی ذہنوں کا ہی تمام قصور
اونکی فہموں کا ہی تمام فتور

ہیں جو اسباب اسکے اور علل
نہیں اگاہ جہل سے جہل

خلقت حسن کیوں ہے کیا جانیں
کیا وہ شکل نظام پہچانیں

نہیں آگاہ اوسکی حکمت سے
نہیں اگاہ وجہ خلقت سے

ہے مثال توابع مانی

اوسکی اشباہ ہیں جو اہل ضلال
اونکی دل میں بہی ہے خیال محال

اونکو لازم ہی جو کہ مومن ہیں
صنعت اسکے پر دہی موقن ہیں

دی ہی اللہ نے جنہیں توفیق
جو ہوئی سالک رہ تحقیق

کہ ہیں مدبر خلق عالم میں
کیوں خدا نے کیا ہی خلق انہیں

براہین ساطع و قاطع   پہر عالم ضرور ہی صانع

منع رہین حضور حسد   کہ نہ جاتی یہ نعمت عظمی

دال ہی آیۂ کلام مجید   کہ فرماتا ہی خدای حمید

کافر نعمت ان ہین جو ہمکی اگر   سخت میرا عذاب ہی اونکر

اب سنو حال مانی نقاش   عیب سب پر ہین اوسکی خبث کی فاش

رکہتی ہین جو کہ گبر و ترسا دین   اونکی تہا مین ہین اوسکا دین

خلق عالم مین تہا کلام عجیب   اوسکی دو اصلون سے ہوئی ترکیب

خیر عالم ہی نور سی پیدا   شر ہی ظلمت سی قول ہی اوسکا

خلقت اسکی عبث سمجہتا تہا   مدعی حکمت خدا کا تہا

یعنی جس سی کہ پوچہی شیخ عظیم   نہین کرتا خلق او سکو حکیم

اب یہ فرماتی ہین امام ششم   شاہ شمسین و خسرو انجم

دیکہنا شان صانع عالم   ہی یہ برہان صانع عالم

جمع اجزا کی تمام و کمال   سب مرتب ہوئی زہی افضال

عالم آتی نظر نفیس محل   جس محل مین نہ ہو مقام خلل

رات کو تارہ نکا چراغان ہے   دن کو پہر آفتاب تابان ہے

یہ ذخیری ہین بہر مخلوقات   ہی بہری ہین بہر مخلوقات

ہین جو ہستان اسی جستہ نہاد   اونکو بخشا یہ خانہ آباد

یہ جو حیوان مختلف ہین جہات   ہین برای مصالح انسان

ہی عیان حق کی حکمت و تقدیر   ہین نمایان مصالح و تدبیر

بعض سی بعض کو کیا مربوط   ربط آپس کا کر دیا مضبوط

ہر یک کو ایک سی تعلق ہے   ایک پر ایک کو تفوق ہے

چاہیی بار ہا کرین تمجید   کہ ملی انکو نعمت توحید

بلکہ یہ موہبت زیادہ ہو   دولت معرفت زیادہ ہو

شکر بندی اگر کرینگی ادا   نعمتین اور اونہین سوا دینگا

ہی مفضل یہ حال مانی کا

عہد شاپور اردشیر مین تہا   اوسنی پیدا کیا تہا دین نیا

تہا جو اقرار حضرت عیسی   کیا انکار حضرت موسی

ایک ہی نور ایک ہی ظلمت   انسی عالم کی یہ ہوئی صورت

جانور جسقدر کہ ہین موذی   ہی یہ تاثیر ان مین ظلمت کی

اور سنی عقیدہ کافر   حمق سی جہل کرتا تہا ظاہر

وجہ نظم جہان مین ہی ارشاد

ای مفضل مقام عبرت ہی   آشکارا خدا کی حکمت ہی

واہ کیا کیا نظام عالم ہی   کسقدر انتظام عالم ہے

دیکہی جو فکر سی تامل سے   سوچی جو دہیان سی بعقل کہی

سقف خانہ ہی آسمان بلند   تو زمین اوسمین فرش کی مانند

یہ جواہر جو ساری ہین بہا   ہین تلال و جبال مین یکجا

جو ہی ہر چیز سافل و عالی   مصلحت سی نہین ہی وہ خالی

ہین نباتات بہر نفع بشر   کام آتی ہین اپنی موقع پر

ہی یہ برہان انتظام امور   نہ سمجہی تو ہی سمجہ کا قصور

ایک خالق تمام مخلوقات   خاص سی تا بعام مخلوقات

ایک کا ایک کو کیا محتاج   کہ نہ ہو احتیاج تا محتاج

خلقت آدمی مین فرمایا

سنو ارشاد حضرت جمیل دوں
فہم والوں کو جای عبرت ہے
پر وہ خالق سی فیض پاتا ہی
یہ غذا اوسکو ہوتی ہی حاصل
نہ پڑی صدمہ ہوا اوسپر
دردزہ تب کہین ہو حاملہ کو
وہی خون کثیف تہا جو غذا
فائدہ مند تہا جو شرب لبن
متولد جو ہوتی ہین بچے
ہوتی ہین طالب غذای الحال
جب تک اطفال کی ہین نرم اعضا
جبکہ ہوتا ہی دنکا نشو و نما
کہ ہون اعضا قوی تر اونکی تمام
نرم ہو جای جسمین سخت غذا
پس اگر مرد ہین تو نکلین کے بال
کہ نکلتی ہین حد طفلی سے
جس مین باقی رہی نظارت حسن
کہ رہی قائم انکی نسل مدام
ای مفضل مقام عبرت ہی
کہی احوال مختلف کیا کیا
رحم مین خون حیض اگر نہ ملی

قرۃ العین مصحف ناطوی مفصل کروں بہان سبی عیاں
بر فہیم تماشای عبرت ظلمات ثلثہ ہین ہی جنین

ہو کہ مین خون حیض پاتا
اپی خلقت مین تاکہ
نہ ہو کچہ گرم و سرد سے
قصد صنع جنین ہو جد
گری شیر لطیف غذا
ہوا موجود کہ تن
یا در رہتا ہی رحم کسی
دودہ کا تارنی تن سی سوال
اور بار بکر من اعا
خوب ہون ہین درست قوا
ہو بدن صلابت و احکام
اوسکا ان ہو ننگل جانا
کہ ہی ڈہی سی حسن وجہ کمال
نہیں ہے شبیہ رنڈی سی
کہ امین چاہیی طراوت حسن
رہتا یہ نوع تا بہ روز قیام
حق تعالی کی کیا ہی حکمت ہے
تب ہوا بچہ بشر پیدا
غنچہ آرزو کبہی نہ کہلے

پر وہ اتنا کہ ناگوار نہ ہو
بدن اوسکا ہو سخت و مستحکم
اوسکی آنکہین جو ہین میان حجاب
متولد ہو وہ جنین اوسدم
سرخ سی ہو سفید دم مین لہو
ہوتی جسوقت جو غذا درکار
اضطراب بان دکہاتی مین
چہاتیان دونون مشک گو حکت پر مین
کب غذای غلیظ کی ہی تاب
پاتی ہین طاقت غذای ثقیل
آس و دندان تیز پاتی ہین
ہوتی ہی دسبدم ہو حاصل
ہی محاسن علامت مردی
رنڈیان ہوں تو صاف ہون رخسار
میل مردون کو انکی جانب ہو

صورت حال خلقت ا
شکم و رحم و بچہ دان ہمین
ہو کہ سی ہی ضعیف و نزار ہو
پوست ہو خوب گوشت پر محکم
روشنی دیکہکر نہ ہون بیتاب
ضیق سی دیکہی وسعت عالم
ہو وہ خوش رنگ خوش مزہ خوشبو
پاتین بچی وہی زہی دادار
ہونٹہ بہی دونون ہلتی جاتی ہین
یہ مہیا برای کودک ہین
دودہ رکہتا ہی خرم و شاداب
ہوتی ہی حاجت غذای ثقیل
جو غذا پاتی ہین چباتی ہین
ہوتی ہین خوب بالغ و عاقل
موجب جاہ و عزت مردی
کہ نہین بال کچہ انہین درکار
شوہر ایک ایک کا مصاحب ہو

حال پیدائش جنین سن لی

کیا ہی صناع ہی حکیم قدیر
بی مدبر نہین ہی یہ ممکن
خشک و بی آب جیسی کہ گیاہ
کیا ہی تدبیر اور کیا تقدیر
بی مقدر نہین ہی یہ ممکن
سو کہ کر ہو جنین صورت کا

ہوبان کو جو دردزہ کا اثر
نکلی کیونکر جنین پہر باہر

ہوگی پیدا اگر وہ دودہ بنا
بہوک سی ایک آن مین مرجاے

سب غذای شدید بی دندان
کہائین اطفال ہوسکی یہ کہان

دودہ ہے کی رہی غذا جو مدام
جسم اطفال مین نہ ہو احکام

پرورش سے نہ مان کو فرصت ہو
ایک بچی کی صرف خدمت ہو

ایک مان اور ہون کئی اطفال
خبران سب کی لی یہ بات محال

نہ ہو وقر و صلابت مردان
نہ ہو قدر و مہابت مردان

بعد ازین بولی حضرت جعفر
قرۃ العین حیدر صفدر

جسدم انسان کو جو حاجت ہو
اوس سے انسان کی کفالت ہو

متکفل وہی مصالح کا
شخص طالح کا شخص صالح کا

بات یہ پیش عقل ہی باطل
اسکا قائل جو ہی وہی جاہل

ہی اسی سی صلاح حال امور
نہین ہرگز اختلال امور

اوس سے پہر بولی جعفر صادق
نور چشمان مخبر صادق

نظر آئی اوسی جہان عجیب
ہون زمین اور آسمان عجیب

ہوش اوڑین دیکہکر پرندونکو
خوف ہو دیکہکر چرندونکو

کوئی عاقل جو قید ہو جائی
ہوکی قید اور شہر مین جائی

دم بدم دل کو ہو فزون وحشت
کری غمگین ہر ایک کی صورت

دیکہتا تہا وطن مین جو دن رات
وہی اوس سے دو چار ہون آفات

کسی عاقل کو گر کرین تعلیم
کری تاثیر دیر مین تفہیم

طفل تعلیم جبکہ پاتی ہین
جلد عاقل سی سیکہ جاتی ہین

لوک کا منہ ہی اوسکو لیکی چلینا
اور اوسکو لپیٹین کپڑون مین

در کو روہ رحم مین نہ رہی
قید خانی سی بڑہ کی رنج سہی

خدا اگر کہائے
جای اصلاح رحم دکہ پائے

کی جای معدہ مین ہے محال
زندگانی کی شکل ہو اشکال

نہ عمال شاقہ زنہار
بالیقین زیست پھر رہی بیکار

اوہ ہوا کر پیدا
پانی مین ہو عذر بان کا بجا

ہو اوٹہ بروت مرد اگر
شبہہ طفل و زن ہی اودپر

ہی سال کفالت انسان

ہی مفضل یہ کون ایا
ہو نگہبان حال انسان کا

ہان بکر خالق معبود
جسنے معدوم کو کیا موجود

بی مدبر جو نسق و نظام
تب تو تدبیر سی خلل ہو مدام

صاحب عقل ہی تقریر
نہین نسق و نظام بی تدبیر

اور یہ ہین دلائل حضرت

بطن مادر سی جو کہ لڑکا
متولد ہو عاقل و دانا

دیکہی نادیدہ کائنات
کیون نہ ہو جائی دیکہکر حیران

اور بہی حکمتین ہین اسکے سوا
حکمتین لاتعد ولاتحصی

ہو مقرر وہ ششدر حیران
کہی دل مین کہ آگیا ہون کہان

گرکہ اوسکی وطن کی ہین انسان
سب ہین اوسکی وطن کے حیوان

پر کوئی چیز بہی نہ خوش آئے
دیکہنی سی وہ خوب گہبرائے

اور ارشاد ہی یہ حضرت کا

متولد جو ہو کوئی دانا
منزلون کا نہ چل سکی رستا

لیکی جہولی مین ہے سلامین اوسے
اور کپڑا کوئی اوڑہا مین دے

کہ رہا پیٹ مین یہ اک مدت
ہی بدن مین کہ طرح بستہ و تر
ہو تولد اگر کری عاقل
کم ہو ماں باپ کا فریفتہ دل

بچی مین جو ادائین ہوشمندین
کبہی عاقل مین نہین یقین نہین
پیاری ہوتی ہی بچہ کی حرکات
دلربا ہی ہر ایک بہولی بات

حرکات ایسی عاقلون مین کہان
بہولی بات ایسی عاقلون مین کہان
اسلیے طفل ہوتی ہین نادان
کہ کرین غافلانہ دید جہات

عہد طفلی مین ہے جو ذہن ضعیف
معرفت ناقص اور رای سخیف
دیکہتی ہین تمام دنیا کو
دیکہتی ہین تمام اشیا کو

پر نہین خوب معرفت حاصل
رہتی ہین خوب و زشت سے غافل
نہین ہے اونکی عقل کی قائل
سمجہین اسباب کو جو ہین عاقل

عقل پاتی ہین جیسی روز بروز
سمجہ آتی ہی اونکی روز بروز
تہوڑی تہوڑی سمجہتی ہین ہر چیز
رفتہ رفتہ وہ کرتی ہین تمیز

عقل ہوتی ہے رہنمون ہر دم
معرفت ہوتی ہی فزون ہر دم
امر نادرسی ہوتی ہی الفت
ہوتی ہین حال مختلف عادت

یون ہین آخر موافق تقدیر
کرتی ہین سب معاش کے تدبیر
دیکہ کر سبکو کرتی ہین رغبت
ساتہ ہی سہو ساتہ ہی غفلت

تب مکلف ہی ہر کوئی انسان
امر طاعت ہی نہی ہے عصیان
طفل پیدا جو ہو فہیم و قوی
کرین ماں باپ پرورش کسکی

پرورش کا مزا ہو سب زائل
مہر ماں باپ کی ہو لاطائل
حق جو ماں باپ کے ہون باطل ہون
حکمتین ہین جو اس مین عاطل ہون

نہ ہو اولاد والدین مین ربط
نہ ہو اولاد پر کسی کا ضبط
ہون ولادت کی ہوتی ہی اطفال
جہنگی ماں باپ سے پریشان حال

تربیت کا جو واسطہ نہ رہا
کام بچی کو باپ ماں سے کیا
نہ تو ماں باپ سے کرین پرداخت
نہ ہو ماں باپ کی کسی کو شناخت

کرین حکم نکاح سے وہ گریز
نہ کرین ماں بہن سے کچہ پرہیز
ہوتی با عقل طفل اگر پیدا
تہا قبیح و شنیع حد سے سوا

دیکہتی صاف عورت مادر
کہ ہوا یہ حرام عاقل پر
سو خدا نی بشر کو رکہا باز
یونہین ہر کام مین ہے پنہان راز

دیکہو تدبیر ایزد متعال
عین حکمت ہے گریۂ اطفال
سر اطفال مین رطوبت ہے
باعث درد و رنج و علت ہے

وہ رطوبت جو اپنا زور کری
کچہ تعجب نہین جو غور کرے
طفل ہوتی ہین رونی پر مائل
سب رطوبت وہ ہوتی ہی زائل

اس سے دیتا ہی خالق داد ار
صحت تن سلامت ابصار
منقطع رونے سی ہوئی اطفال
پر نہین مادر و پدر کو خیال

کرتی ہین مادر و پدر تدبیر
کہ کری ترک گریہ طفل صغیر
یونہین ہر امر مین مصالح ہین
جو کہ بینا ہین اونکو واضح ہین

یہ جو ملحد ہین منکر تقدیر
کر رہی ہین مذمت تدبیر
کب یہ آگاہ حکمت حق ہین
منکر اللہ کی یہ احمق ہین

کچہ بہی سوچین جو دلمین ظالم
کرین اقرار صانع عالم
سمجہین خلقت نہین ہے بی تقدیر
ہی تمام اسمین حکمت و تدبیر

نقص اعضا مین بہی سوال اسجا

کی مفضل نی عرض اے مولا
حال دیکہا ہی بعض لوگون کا

کہ کوئی عضو ہو گیا بیکار	ہوئی اوس عضو جانی سی لاچار
کیون یہ ہوتا ہی اسکا کیا باعث	کیا ہی اس اختلال کا باعث

ہی جواب امام جن و بشر

پند و تادیب بہر انسان ہے	یہ سزای گناہ و عصیان ہے
جس طرح بادشاہ دنیا مین	کری تادیب تا گنہ نہ کرین
یہ رعیت پسند کرتی ہے	وصف تہدید و پند کرتی ہی
کسیکو مبتلا کری جو خدا	ہی یہ لازم کری وہ شکر ادا
کہ پس مرگ ادسی ثواب ملے	اجر طاعات با صواب ملی

ہی کلام مفضّل دیندار

مرگی بالفرض ہو اگر زندہ	طالب ابتلا ہو وہ بندہ
کہ پس مرگ اجر پائی دو چند	اگی سی ہو دو چند دل خرسند
عضو کوئی ہی جفت طاق کوئی	کیا ہی حکمت حکیم مطلق کی
جو تصور کری سر دیگر	بی سبب جبہ ہو وہ کردن پر
ہین جو اس ایک سر مین گوہر زین	دوسری سر کی احتیاج نہین
ایک سر ہو جو مائل گفتار	دوسرا سر ضرور ہو بیکار
ہو اگر اور ایک کی تقریر	دوسری کی ہو دوسری تقریر
فہم مین اختلال ہو جائی	درک کا اور حال ہو جائی
کہ اگر ایک ہاتہ شل ہو جای	کار انسان مین پھر خلل ہو جای
جو تکلف سی بہی کری کوئی کام	ہو نہ ہی بر مین وہ کام تمام
یعنی سب ہین بہم ممد و معین	جسکو ہی عقل اوسکو شبہہ نہین
ای مفضل یہان ہی فکر ضرور	دیکہنا حکمت خدای غفور
حنجرہ آدمی کا ٹوٹتی ہے	جس سی باہر صدا نکلتی ہے

کی امام انام نی تقریر	یہ بہی ہی حکمت خدای قدیر
کرین ذکر گناہ و سنی نفرت	دیکہنی والون کو ہو تا عبرت
جو کوئی دیکہی اوسکو ہو تہدید	سب کو ہو دہشت عذاب شدید
رای سلطا کی کرتی ہی تصویب	بد نہین جانتی ہین یہ تادیب
کری سوی خدای پاک رجوع	رہی دل سی خشوع اور خضوع
پائی ایسی ثواب روز حساب	ہون فراموش چار دنگی عذاب
جانتا ہی مومن بصدق و یقین	ہی بیان امام ہادی دین
پھر بلا ہی کو اختیار کری	رنج و آفت کا انتظار کری
ای مفضل ذرا تفکر کر	دیکہ تقدیر خالق اکبر
ایک پیدا کیا سر انسان	ایک ہی ہی بجا سر انسان
نہین ممکن عبث ہو فعل حکیم	حبذا حکمت سمیع علیم
بی ہوئی جو دو سر انسان	قبح ہوتا کمال اسمین عیان
ہو جو دونون سرون سی ایک کلام	ہو عبث ایک عیب کا ہی مقام
سننی والون کو ہو بڑی مشکل	سامعہ ہو کدہر کدہر مائل
جفت پیدا کئی ہین دست بشر	تا ہو دونون سی ہند و بست بشر
جتنی بنتا ہین اور ہین بخشار	نہ ہو کام ایک ہاتہ سی زنہار
شاق ہر کام ہر کسی پر ہو	دونون ہاتہون کی کب برابر ہو

اور ہین یہ دلائل شافی

کیا صدای و سخن مین حکمت ہے	کیا ہی قدرت ہے کیا ہی صنعت ہے
یہ زبان اور یہ لب و دندان	چند آلات ہین پی انسان

کہ یہ ہین مخرج حروف و صدا
ہو بخوبی ظہور نغمون کا

خوب کب نکلی سبن بے دندان
مخرج فا بغیر لب ہون کہان

صوت نامی حلق انسان ہے
شش بلا شک شبیہ انبان ہے

اور شش کو پکڑتی ہین عضلات
مثل انگشت پڑتی ہین عضلات

دیکہنا قدرت بصیر و سمیع
ان مین ٹہہری حروف کی تقطیع

شش سی اگرچہ نکلی ان سی صدا
ہون سب الحان مختلف پیدا

ہر کوئی خوب تا سمجہ جائی
ذہن مین سننی والونکی آئی

وہ جو تشبیہ صنع انسان ہے
تو یہ تشبیہ صنع رحمان ہے

اتنی اعضا مین جو منافع ہین
کر چکا تجکو خوب آگہ مین

حنجرہ اس لئی ہوا پیدا
تاکہ پونہچائی تا بہ شش ہوا

ہی بہائی ورود دم شش کو
بادزن شش ہی بہر قلب شہ

حکمت خلقت زبان ہی یہ

اس سی ہی مختلف مزونکی تمیز
اس سی پاتی ہین لذت ہر چیز

کوئی اچہی ہی کوئی زشت و زبون
مزی سب چیزونکی ہین گوناگون

جو نہ ہو یہ تو کچہ نہ ہو معلوم
نہ ہو کوئی مزا کبہی مفہوم

اس سی احکام بہر دندان ہے
قوت تام بہر دندان ہے

اسی مفصل مقام عبرت ہے
کیا ہی اللہ کی یہ قدرت ہے

ہونٹون سی کہینچ لیتی ہین پانی
زندگی تازہ کرتی ہین اپنی

صدمۂ آب سی ہو مجروح
نہ بدن پائی کوئی رنج سرح

عضو انسان جو ہین وہ ہین اوزار
ہی ہر اک مثل تیشہ نجار

کبہی تو کہودتی ہین سقف و زمین
کبہی آتا ہی کام اور کہین

گر نہ ہین دانت آدمی کی اگر
پہر ادا حرف خوب ہون کیونکر

جو زبان شر گران ہو جاوے
خلل حرف راعیان ہو جاوے

کہ ہوا اس مین ہوتی ہی داخل
جاتی ہین اسی جو ہین عاقل

تاکہ انبان شش سی جاتی ہوا
حلق و دندان و لب تک آئی ہوا

ہین یہ آلات مثل انگشتان
متواتر جو نائی پر ہون روان

یہ محل ہین پی خروج صدا
نائی انبان جو ہین نی انکو کہا

ہوتی ادوات صوت سے تشبیہ
پر خوش آئی یہی مجہی تشبیہ

کہ مقدم ہی صنعت رحمان
اس سی نکلی ہی صنعت انسان

نفع یہ صنعت کلام کی ہین
اس سوا اور بہی یہ کام کی ہین

پونہچی خارج سی تا بہ شش جو ریح
قلب انسان کو اس سے ہو تفریح

نہ چلی جو نسیم دم اکدم
آدمی کا نکل ہی جائی دم

کی جدائی جو یہ زبان عطا
ہی بلاشک عطیۂ عظمی

کوئی کڑوی ہی کوئی ہی میٹہی
نمکین کوئی کوئی کہٹ میٹہی

سب مزو سی زبان واقف ہے
انہین اسرار کی یہ کاشف ہے

اور بہی ہوتی ہین زبان سے کام
ہی ممد وقت بلع آب و طعام

ہین مصالح وجود دندان کے

دانت گر ٹوٹتی ہین سب کی اگر
ہو نشہ ملتی ہین کی سنت اکثر

کہ نہ ہو بند حلق مین پانی
پونہچی وہ معدی تک بآسانی

منہ ہی در دو نون ہو نشہ ہین دو بٹ
بند ہوتی ہین کہلتی ہین جہٹ پٹ

کبہی لکڑی کی کام آتا ہی
کبہی مٹی کی کام آتا ہے

حکمت خلقت دماغ ہے یہ

دیکھی تو اپنی مغز سر کو اگر
ہو عجب حال منکشف تجھ پر

نہیں کر سکتی عارضی مختل
نہیں ہو سکتا اسی سی ہی خلل

مضطر نہو دماغ کیسے
گل نہو عقل کا چراغ کیسے

تا نہ پہنچائے رنج ادنی گرد
رنج گرمی سی ہی نہ پائی کیسے

سوچ تو کون یہ محافظ ہے
جز خدا اور کون حافظ ہی

جسنے یہ مغز سر کا پاس کیا
اور اسے منبع حواس کیا

صنعت خلق چشم بھی دیکھو

مثل پردہ خدا نے لٹکایا
رسن و حلقہ سی اوسی باندہا

چاہئیں جسدم یہ پردے لٹکادین
چاہیں جسدم اوٹھا دین اک پل مین

ہی بیان دلائل دل خلق

گوشت اوسنے کیا ہی پیراہن
پیرہن وہ کہ ہی بہ از جوشن

حلق میں دو بنائے ہیں سوراخ
متناسب نہ تنگ ہیں نہ فراخ

نام اسی ایک روزنی کا ہی حلقوم
ہاں جو با علم انکو ہی معلوم

دوسرا ہی پی منفذ غذا
نام مشہور ہی اسی کا مرا

ایک حلقوم کا بنا سرپوش
کوئی جاندار جب کرے کچھ نوش

طرف شش غذا اگر جائی
آدمی اس الم سی مر جائی

رات دن ہی یہ سرو جنبان
کبھی سستی ہو ممکن اس سے کہاں

دل اگر مورد حرارت ہو
آدمی مشرف ہلاکت ہو

کس کے صنعت سے راہ غائط و بول
کیا خدا نے بنایا انکا ڈول

بند جب چاہیں تب کریں انکو
چاہیں جسوقت کھولدیں انکو

ہی قباحت اگر ہو تنگ ثبات
رہتی جاری ہمیشہ فضلات

کتنی ہی جھلیوں میں لپٹا ہے
صدموں سے امن میں وہ رہتا ہے

خود سی کم نہیں ہے کاسہ سر
صدمہ پہنچے اگر کوئی سر پر

بال سر پر جو ہوتے ہیں پیدا
سر کو وہ پوستین ہی گویا

بارش برف میں اگر ہیں حجاب
دھوپ میں ہے یہ موی ہی ہیں حجاب

وہ خدا جسنے یہ کیا پیدا
وہ خدا جو کری کا نا پیدا

ہی سب اجزای تن کا حفظ ضرور
پر قیامت ہے مغز سر کا فتور

ای مفضل تو دیکھ رحمت رب
پلک چشم پر خیال کر اب

رسن و حلقہ ہی یہ کسکا نام
شفر یہ کہا ہی سب نے جسکا نام

دیدہ و مردم ایک غار میں ہے
مژہ و پردہ سی حصار میں ہے

ای مفضل ذرا تو سوچ یہاں
کس نے سینی میں دل کیا پنہان

پوست ہی استخوان پہلو پر
کہ کسی صدمہ سی نہ پہنچی ضرر

ایک سی ہی خروج حرف و نفس
یہی دو کام اس سے ہوتی ہیں بس

ہی یہ سوراخ متصل شش سے
کہ ہوا پانی خوب دل شش سے

متصل معدی سی ہے راہ سی بنا
اس سی جاتی ہی تا بمعدہ غذا

ہی سرپوش سے یہ نکلے کام
کہ سوئے شش نہ جائی یا طعام

کرے یا شش کو باد زن دل کا
تا شگفتہ رہی چمن دل کا

حرکت ایک سی ہی آٹھ پہر
فرصت اس سے کبھی نہیں دم بھر

بول و غائط کی فائدونکا بیان

دہن کیسہ پر ہوں جیسے بند
ہی ان منفذوں کی ایسی بند

دونوں وصلی ہوں تا بخوبی دفع
بار خاطر ہوا اگر تبہ رفع

رکھتی انسان اپنا منہ جو کھلا
پھر تو عیش آدمی کو مشکل تھا

سچ تو ہی کب ہی قدرت انسان
کر سکی شکر نعمت یزدان

نعمتیں ہیں خدا کی نامحدود
معدہ میں کچھ نہیں معدود

عصبانی کیا ہی معدی کو
تا غذا ہضم ہی تردد ہو

نرم و نازک کیا جگر کسنے
سب یہ ظاہر کئی ہنر کسنے

دوسرا ہضم تا غذا پائے
ہضم معدیسی ہی سوا پائی

خلقت مغز کا بیان ہی حال

خون سائل رگون میں بند کیا
جیسی برتن میں طور پانیکا

صنعت راہ گوش کا ہی بیان

پردہ گوش تک جو پہونچی صدا
یعنی جو ہی مقام سامعہ کا

نہوں تا پردہ ہای گوش جریح
رہیں سالم ہمیشہ اور صحیح

نرم ران و نشستگاہ میں ہے
کیا ہی تدبیر خالق ہر شئے

کوئی ملبہا رہنے جیسی ہو لاغر
نرم جب تک بچھا نہ ہو بستر

صنع پیدایش نر و مادہ

کسنے دی سکو محبت اولاد
کسنی بخشی محبت اولاد

اوسنی محتاج سبکو خلق کیا
جو سبب ہے رفع حاجت کا

مگر اوسنی کہ جسنی دی تکلیف
پھر با پد اش یہ ہوئی تکلیف

متکفل امور کا کسنے
آدمی کو کیا ہی سوچ اسی

حکمت خلقت دل مخلوق

ایک اک دل میں ہیں کئے ہے سوراخ
تو محاذی ہیں شش میں ہے سوراخ

دونوں سوراخ یہ برابر ہیں
نہ زیادہ یہ ہیں نہ کمتر ہیں

بند دم پھر ہو یہ نسیم اگر
تو بلا شبہہ ہو ہلاک بشر

جتنی ہیں نعمت خدا معلوم
کہیں ان سے سوا ہی نامعلوم

خلقت معدہ کی فوائد ہا ہیں

ہو غذا ای غلیظ ہی تحلیل
تا نہ ہو سوء ہضم ستی علیل

اپنی نرمی و نازکی سی ہوا
قابل خالص لطیف غذا

جز خداوند قادر متعال
دوسری سی یہ حکمتیں ہیں محال

ای مفضل تو دیکھ حکمت نغز
کیا مضبوط ہڈیوں میں مغز

تا بدن سے نہ جاسکے باہر
نہو جا تا جدہر نہ جا ای ودہر

ہی جو پیچیدہ درمیانہ گوش
کیا ہی حکمت ہے اس میں اے باہوش

نہ لگی زور سی ہوا ای صدا
نہو آسیب صدمہ ہای صدا

گوشت ران کی دیکھی حکمت

تا نہو بیٹھنا کبھی دشوار
تا نہ دی سختی زمین آزار

پونہچی اوسکو زمین سخت سے رنج
پای پہر سی رنج تخت سی رنج

کسنے پیدا کیے نر و مادہ
کہ تناسل کو ہوں وہ آمادہ

اوسنی آلات نسل سب کو دیے
کار کن جسنی اپنی خلق کیے

خاص کسنی کیا ہی سوچ یہ بات
آدمی کو میان حیوانات

سبکو کسنے عقل کی دی طاقت
سب پر اتمام جسنی کی حجت

مگر اوسنی کہ جسکے نعمت کا
نہ کبھی ہو سکے کا شکر ادا

ای مفضل ہیں دل کے اب اوصاف
نہیں کچھ ان میں اختلاف و خلاف

کہ یہ شش باد زن ہی دل کی لیے
سینہ اس سے چمن ہی دل کی لیے

جو مقابل نہ ہوں یہ چھید تو پھر
پونہچی دل تک نہ پھر نسیم نفس

صاحب عقل و صاحب تمیز
نہ کریں گے کسی طرح تجویز

کہ بجز حکمت حکیم مہام
ہون سرانجام اسطرح کی کام

کرد انصاف اہل ہوش و بصر
در کا اک پٹ جو آئی تمکو نظر

دوسرا پٹ وہ ہی ضرور اسکا
اس مین قلاب ہی سبب جسکا

دونون پٹ ہو گئی جسکہ جفت بہم
ہو گا طیار ایک در اوسدم

جفت آپس مین تاکہ ہون دونون
جفت ہونی سی بچی پیدا ہون

منکر صنعت الہی ہین
کافر نعمت الہی ہین

آلت مرد اگر ہمیشہ ہو سست
آئی کیا قعر رحم مین درست

رہی استادہ ہی ہمیشہ اگر
کروٹین بدلین جو اہین کیونکر

شہوت مرد و زن جو ہو دن رات
ہی قباحت بڑی بری یہ بات

کیا ہین یہ ران خلق کی احسان
ذکر کیا شکر کر سکی انسان

کوئی کرتا ہی جب بنا خانہ
تو بناتا ہی ایسا پاخانہ

اپنی حکمت سی یہ نہین خالی
اپنی صنعت سی یہ نہین [illegible]

دفع تا ہو براز و بول تمام
پائی ہر ایک آدمی آرام

دفع بول و براز کو جسدم
بیٹھ جاتی ہین سب بنی آدم

ہی بیان ذکر صنعت دندان

کیا عبث آدمی کو دانت دیے
ہی عیان حکمت خدا ان سے

کتنی چھوٹی ہی چبانی کو
صورت آسیا ہین دانی کو

جو غذا توڑتی ہین آگی ہین
جو چباتی ہین وہ کئی پیچھی ہین

ناخن و مو کی حکمتوں کا بیان

موی و ناخن کو کیا بنایا ہی
صنع و قدرت کو کیا دکھایا ہی

انکو بی حس کیا ہی اتنی لیی
کہ نہ ہو رنج انکی کٹنی سے

آپ لائی ہین یہ مثال قوی

اور اوسمین لگا ہو قلابا
کیا نہ تم پر کھلے کا بھید اسکا

بانی اسکا ملائیگا دونون
اپنی مصرف مین لائیگا دونو

بس یونہین فرد ہی ہر اک جاندار
پیش عاقل ہی جفت اسی کی کار

فلسفی سب کی بٹ گئی پر عذاب
تا ابد ہو خدا کا قہر و عتاب

چستی و سستی ذکر کا ہی ذکر

کسطرح نطفہ بچہ دانی مین جائی
کسطرح کوئی اس جہان مین آئی

کسطرح لیکی یہ وجود پھری
کیونکر آگی لیی عمود پھری

یہ بیان مثال و مبرز ہی

کھاتی پیتی ہین آدمی دن رات
دفع ہوتی ہین سہل سے فضلات

کہ کسیکی پڑی نہ آنکھ اوسپر
نہ نظر آئین عورتین نہ بشر

خانہ تن بنائی ہین مضبوط
پائنچانی بنائی ہین مربوط

پیش و پس سی کیا ہی خوب نہان
ہی عیان کیا ہی احتیاج بیان

راہ بول و براز ہوتی ہی وا
ہوتی ہی حاجت آدمی کی روا

ای مفضل ذرا تفکر کر
ای مفضل ذرا تدبر کر

کیسی ہین تیز بہر قطع طعام
ریزہ ریزہ ہو تا طعام تمام

منہ کو دیتی ہی دونونکی حاجت
دونون پیدا کیی ہی حکمت

کہ ہوا اول شکست دانی کی
نوبت آجائی پھر چبانی کی

جای عبرت ہی کچھ تامل کر
جای غفلت نہین تعقل کر

کیسا نشو و نما یہ پاتی ہین
کس طرح جلد بڑھ جاتی ہین

نہیں ہوتا اسمین بہی قباحت ہی
یہ قباحت خلاف حکمت ہی

ناخن و مو اگر بڑھاتی ہم
تب نہ کشتی کا رنج اوٹھاتی ہم

کشتی کا رنج اگر کوئی سہتا
ناخن و موسی کیا لہو بہتا

نظم عرض مفضل دیندار

کہ مدام ایک حال پر رہتی
ہوتی محفوظ لغتی پر رہتی

آدمی جانتی نہیں اکثر
کہ کرین شکر خالق اکبر

ناخن و مو جو بڑہتی ہین اکثر
رنج و اوجاع ہوتی ہین باہر

اس لیے آدمی ہوئی مامور
کرین ہفتی مین حلق اس ضرور

ناخن و مو بڑہین بشتاب شتاب
درد جسم بشر کی ہون نایاب

محتبس ہون مواد اعضا مین
ہون مقرر فساد اعضا مین

نہ او کا ایک بال حکمت سے
نہین واقف خیال حکمت سے

بلکہ انسان کور ہوجاتی
ساری حیوان کور ہوجاتی

کھانی ہین پینی ہین خلل ہوتا
صاف یہ کام بی محل ہوتا

ہوتی دشوار بعض کام انکو
بال دیتی ضرر مدام انکو

مرد و زن کو نہ ملتی کچھ لذت
تھی یہ صورت منافی حکمت

ساری اعضا مین انکے ہین بال
پر یہ اعضا ہین صاف کر لی خیال

ای مفضل ذرا تدبر کر
حکمت اللہ مین تفکر کر

تھی جو اصحاب مانی ملعون
منکر صنع قادر بیچون

پر وہ جہال عیب کیا کرتی
حکمت حق مین عیب کیا کرتی

کیی اللہ نی عبث پیدا
کچھ نہ تھی انکی احتیاج ذرا

جس طرح نکلی پانی سی سبزا
اس طرح بال یہ ہوئی پیدا

جو مکلف ہین باتمیز یہان
صاحب ہوش و صاحب ایمان

ناخن و مو جو خوب بڑھ جاتی
اور رنج اس سبب سے ہم پاتی

ناخن اس واسطی جڑی انگشت
کہ رہی اوسی حفظ سر انگشت

کی مفضل نی عرض مولا سی
موئی ناخن نہ کیون ہوئی ایسے

بولی حضرت کہ اسمین حکمت ہی
عین اللہ کی یہ رحمت ہے

رنج ہوتی ہین جمیع اعضا مین
جمع ہوتی ہین وجع اعضا مین

ناخن و مو جو قطع ہوتی ہین
درد و آزار دفع ہوتی ہین

نورہ لگوائین تا کہ دور ہون بال
اور ناخن کٹین کہ ہون خوشحال

ہو اگر دیر انکی کٹنی مین
ہو خلل علتون کی گھٹنی مین

نہ تھی جس جس مقام حاجت مو
بلکہ تھی بیگمان قباحت مو

ہوتی پیدا جو بال آنکھو پر
کیا ہی ہوتا وبال آنکھو پر

بال ہوتی دہان حیوان مین
بانکلتی زبان حیوان مین

یہ کف دست مین اگر ہوتی
عاجز احساس سے بشر ہوتی

بال اوگتی ذکر مین جو اگر
لطف ملتا جماع مین کیونکر

نہین یہ امر خاص بہر بشر
جانور پر بہی کر بغور نظر

جہل و باتش مانی نقاش

نہین ہرگز خطا و سقم و غلط
ہین عیان حکمت و صواب فقط

چاہتی تھی کہ شک و ریب کرین
کوئی ثابت خطا و عیب کرین

پیشتر کہتی تھی وہ اہل دغل
موی پشت و زہار و زیر بغل

پر نہین جانتی حماقت سی
بلکہ یہ نکلی ہین رطوبت سی

اور بھی ہین منافع دینی
دیکھی جو پائی چشم حق بینی

دور کرتی ہین جبکہ موئی ہا
پاتی ہین وہ ثواب بی تکرار

جبکہ اسمیں وہ ہوتی ہیں مصروف
اور اشغال ہوتی ہیں موقوف

آدمی جبکہ ہوتی ہیں بیکار
بیشتر کرتی ہیں بے کردار

نہیں ہوتا تکبر او غرور
نہیں ہوتی مفاسد و شرور

کرتا ہوں بیان آب دہان
کہ منافع ہین کیسی اسمین عیان

دہن و کام کیون نہون شاداب
رہی جاری جو ایسا چشمۂ آب

تر و تازہ اسی سی ہے زہرہ
زہرۂ آدمی کو ہی بہرہ

متکلم فلاسفہ سے ذم

ضعفاء العقول ہوتی ہین
مفتری و فضول ہوتی ہین

یون وہ کہتی ہین پیٹ لوگون کا
واز بنا اگر بان قبا

ڈال کر ہاتھ خوب کرتا غور
ہوتی تشخیص رنج کی فی الفور

ملی کوئی طبیب جب پورا
خوب دیکھی بغور قارورا

تب کہین ہو مرض اوسی معلوم
ہو مرض کا سبب اوسی مفہوم

مرگ مرضی ہی اشتباہ طبیب
درد پنہان ہی کیا گناہ طبیب

کرون اس شبہہ کا جواب بیان
متسلی ہون سنکی تا انسان

ہوتی معذور تندرستی پر
ہوتی مغرور اہی بہت پر

اور ہی اسمین اک قباحت تہی
سخت انسان کو اذیت تہی

جس جگہ بیٹھتا نمی آتی
لطف ملبوس مین کمی آتی

اور تہا اک فساد اسمین کمال
جانتا ہی وہ ہی جس مین کمال

ہی غریزی حرارت اسکا سبب
بس اسی سی یہ کام ہوتی ہین سب

شکم خلق مین اگر سوراخ
ہوتی اس مرتبہ فراخ فراخ

ہوتی سردی ہوا کی جب داخل
اور حرارت کی ہوتی تو شامل

یعنی وہ شغل کہ جن سی بہتان
ہون سراسر مفاسد و طغیان

نیک افعال رکہی ہین محفوظ
نیک اشغال رکہی ہین محفوظ

ہی بیان ذکر نفع آب دہان

کیا ہی خالق کی آبیاری
چشمۂ آب منہ مین جاری ہی

ہی اسی سی طراوت دندان
معدہ مین ہے غذا اسی سی روان

سوکہ جاتی جو زہرۂ انسان
تن انسان ہو بس و بیجان

متکلم جو ہین بڑی جہال
اور یہ فلسفی بد افعال

نیک و بد مین نہین ہے اونکو تمیز
پیش اہل تمیز ہین ناچیز

چاہتا جب طبیب وا کرتا
خوب سا دیکہکر دوا کرتا

حق نی راہ شکم جو رکہی بند
وضع آئی نہین بہت پسند

نبض دیکہی پہ نا ہی سوکہی
حال پوچہا کری مریضون سے

بلکہ اسپر ہی اشتباہ رہی
حال بیمار کا تباہ رہے

اب بیان جواب شبہہ ہی

سہل ایسا علاج اگر ہوتا
بیخطر مرگ سی بشر ہوتا

ہوتی مصدر فساد و طغیان کی
ہوتی منشا خطا و عصیان کی

آتی باہر رطوبت شکمی
جلد پر آشکار ہوتی نمی

باہر آتا مواد پنہان کا
ہوتا مانع سرور انسان کا

کبد و قلب و معدہ ہی فعال
جتنی ہوتی ہین ای خجستہ خصال

جوف انسان مین وہ حرارت ہے
محتبس ہی خدا کی قدرت سے

کہ چلی جاتی اوسمین دست طبیب
مفسدی اسمین تہی عجیب عجیب

رہتی احشای جوف سب عاطل
عمل احشا کی ہوتی سب باطل

جسم خاکی ہلاک ہو جاتا　　جامۂ روح چاک ہو جاتا
ایسی حکمت سے خلق کی ہے یہ　　کہ جگہ دخل کی نہ چھوڑی ذرا
ہے مفصل کرا پے(؟) ال ہیں خیال　　رکھی ہیں آدمی میں کیا افعال
خلق انکی لیے محرک ہیں　　سن لیں ایک بات جو مشکل ہیں
مادکی ہوتی ہے محرک خواب　　نیند سے جسم کو ہے راحت و تاب
کوئی بے اشتہا اگر کھالے　　ہے تامل ہلاک ہو جالے
کیا بجا خلقت طبیعت ہے　　کہ طبیعت کو سبکے رغبت ہے
قوتیں چار آدمی میں ہیں　　چاروں کی نام ہیں بتاؤں میں
تیسری قوت ان میں ہاضمی ہے　　قوت دافعہ سمجھ جو ہے
ماسکہ ہوگا ہیاں طعام　　کہ طبیعت کی ہوں سب اوس سے کام
اوسکو پھیلاتی ہے سب اعضا میں　　طاقتیں لاتی ہے سب اعضا میں
کیا ہی چاروں قوا کی ہے تقدیر　　کیا ہی ہے حکمت خدای قدیر
قوت ماسکہ نہ پاتی بسر　　تو غذا رہتی معدے میں کیونکر
ہوتی خالص غذا جدا کیونکر　　ہوتی جزو بدن غذا کیونکر
قوت دافعہ اگر خالق　　نہ بناتا تو ہوتی ہم سب دق
پیٹ فضلوں سے سبکے بھر جاتے　　جتنی جاندار ہیں سب مرجاتے
کیا ہی صنعت ہے کیا ہی ہے تقدیر　　کیا کروں وصف تنگ ہے تقریر
ہے مفصل بیان ...و مثال　　جسکے سننے سے ہو بہت خوشحال
سب مقوم میں سب مدبر ہیں　　جو مصالح ہیں سب ظاہر ہیں
قبض بھی ضبط بھی ہے انکا کام　　سبکو پہنچاتی ہیں حصص مدام
بادشاہی وہی خدای قدیر　　جسکی جاری ہے ہر آن تقدیر

حکمت حق میں جسکو آیا شک　　سری پاک وہ جہل ہی لاانفک

اور ارشاد امام کا سن لے

خورد و خواب و جماع کرتے ہیں　　دن یونہیں زندگی کی بھرتے ہیں
بھوکہ ہوتی ہے مقتضی طعام　　باعث زندگی ہے ان کا قوام
ہے محرک جماع کی شہوت　　ہے یہ ابقای نسل کی صورت
یہی حالت ہے اور باقی کی　　ہے یہ حکمت خدای باقی کی

اب بیان قوای اربعہ ہی

قوت جاذبہ ہے اول اگر　　دوسرے ماسکہ ہے باور کر
جاذبہ جو کرے قبول غذا　　تاکہ معدہ کو ہو وصول غذا
ہاضمی کا ہے کام طبخ غذا　　کرتی ہے خالص غذا کو جدا
دافعہ دفع کرتی ہے فضلات　　اس سے ہے جسم آدمی کو ثبات
قوت جاذبہ نہوتی اگر　　کھانا کس طرح کھاتی نوع بشر
قوت ہاضمہ سوا اصلا　　نہیں ممکن تھی وضع طبخ غذا
جب غذا ہی نہ ہوتی جزو بدن　　جان ہوتی ضعیف لاغر تن
دفع ہوتی غذا کی کب فضلات　　پیٹ میں جمع ہوتے سب فضلات
دیکھ تو قدرت قدیر کریم　　دیکھ تو حکمت حکیم علیم

اسکی فرمائی اس طرح تمثیل

ہے ہر اک جسم مثل خانۂ شاہ　　جمع اوسمیں ہیں خادمان سپاہ
ملتی ہے سب حشم کو مایحتاج　　ملتی ہے سب خدم کو مایحتاج
رکھتی ہیں گھر کو ہی لطافت سے　　پاک رکھتی گھر کثافت سے
خانۂ شاہ ہے بدن گویا　　مہتمم اس میں ہیں یہ چار قوا

راست ہیں یہ کہا قوا کا حال
یہ حقیقت میں ہنا قوا کا حال

ہیں طبیبوں کی اور ہی اغراض
کہ وہ سب ہیں مشخص امراض

اسطرح اب کیا ہی ہمنی بیان
کہ سنیں غور سی اگر انسان

چشم دل سی ہو وای کوری دور
آن میں ہو غشای کوری دور

اسکو دیکھی تو دور ہوں شبہے
پردۂ چشم انکہ سی اوٹھی

قدرت کردگار کو دیکھیں
صنعت کردگار کو دیکھیں

ہیں قوای نفوس کی صنعت

ایک کا انمیں ہی مفکرہ نام
فکر کرنا ہی بس اسی کا کام

خوب سا اپنی دل میں غور تو کر
قوت حافظہ نہوتی اگر

رہتی پہر لذت حیات کہاں
اور لطف معاملات کہاں

حال داد و ستد نہ رہتا یاد
خوب ہوتا معاملوں میں فساد

کیا کسی سے کہا نہ رہتا یاد
کیا کسی نے کہا نہ رہتا یاد

کرتی سو بار راہ سی جو عبور
یاد بی حافظہ نہ رہتی ضرور

کرتی کو ذکر و بحث طالب علم
سہو سی پر نہوتی صاحب علم

تجربوں سی یہ منتفع ہوتی
ساری کام اسنی منقطع ہوتی

ہو کسی کو جو اس قدر نسیان
ایسی کو کہیں کس طرح انسان

جسکی ہو جائیں یہ قوی اب فوت
کہیں اوسکی حیات کو پہر موت

چاہیے غور اب کریں انسان
حافظے سی ہی خوب یہ نسیان

متشفی نہ ہوں اذیت سے
مستلی نہ ہوں مصیبت سے

جس قدر رہیں یہ نعمت دنیا
متمتع نہ اسنی ہوں اصلا

کوئی دشمن کسی کا ہو جو اسیر
رہی زندان فکر و غم میں اسیر

جو طبیبوں کی ہی کتابوں میں
اوسکی کہیں ہی کہا تہا کام میں

مرض تن کی کرتی ہیں دوا
کہ علیلوں کو ہو حصول شفا

مرض شک و شبہہ دل سی ہو دور
اس مرض سی کبہی نہ ہوں رنجور

دیدۂ دل میں جو ہوا ہی سبل
راست بینی میں پڑ گیا ہی خلل

پہر تو چشم یقین وا دعا ہے
ہوں نہ ناظر وجود سبحان کی

ای مفضل ہوا جو لطف خدا
سب قوای بدن کا حال سنا

یوں نہیں حق نے کی قوای نفوس
کہ ضرورت یہ تہی برای نفوس

واہمہ عاقلہ ہی حافظہ ہی
اور بہی کچہ ہیں ای خجستہ لقا

آدمی خستہ حال ہو جاتا
کاموں میں اختلال ہو جاتا

بہول جاتا ہر ایک کہکر بات
سہو ہو جاتی یاد رہکر بات

یہ نہ یاد آتا آدمی کو کبہی
کسی کی نیکی اور کسی کی بدی

نفع کس چیز سی ملا اکثر
اور کس چیز سی اوٹہایا ضرر

کرتی جو ساری عمر حاصل علم
بہول جاتی تمام حاصل علم

کوئی دین انکو یاد کیا رہتا
کسی سی اعتقاد کیا رہتا

دہر میں جو کہ دیکہتیں چیزیں
اونسی عبرت کبہی نہ ہوتی انہیں

ایک قوت کا یہ کیا ہی بیان
ہیں بغیر اسکی کسقدر نقصان

حکمت آفرینش نسیان

نہ ہو نسیان آدمی کو اگر
چین آلام سی نہ ہو دم بہر

حسرتیں دل سی کسطرح ہوں دفع
کیسی ہی ہم ہوں سلوتیں کیا رفع

یعنی پہونچی ہی جسقدر آفات
دور دل سی نہ ہو کبہی ذرات

یہی سمجھی نہ ہو کا غافل اگر
ہو کا اکدن ضرور قائل اگر

یا کسی کا ہو اور کوئی عدو ۔ فکر اوس سی دور ہو ہر
حفظ و نسیان کو کر دیا ہی جمع ۔ صاف ضدین کو کیا ہی جمع
کچھ تفکر کری تو ظاہر ہو ۔ کچھ تدبر کری تو ماہر ہو
اس سی ثابت وجود خالق ہے ۔ اس سی ثابت وجود رازق ہے
نہ تعدد کہ ہی گمان محجوب ۔ رحمت ازدی سی ہین یا بوس
جو عقیدہ کہ رکھتی ہین لئیم ۔ برتر اوس سی ہے ذات پاک کریم
جیسی جسم بشر مین ہین ضدین ۔ دونون در کار ہین ہے حکمت عین
بس یوہین عالم کبیر مین ہے ۔ جمع اضداد کی ضرورت ہے
وہ نہین جانتی جو جاہل ہین ۔ وہ نہین مانتی جو غافل ہین
ای مفضل ذرا نگاہ تو کر ۔ کیا ہی حیا ن خالق اکبر
حق نی انسان کو جو دی ہی حیا ۔ سبب اس رہنی کا ہوئی ہی حیا
کب یہ اکرام ضیف کرتی ادا ۔ کہ سب اکرام کا سبب ہی حیا
شرع کی کام جتنی ہین اکثر ۔ کرتی ہین شرم کی سبب سے بشر
صلۂ رحم اوسی کب ہوتا ۔ کب بزرگون کا کچہ ادب ہوتا
غصب کرتی امانتین اکثر ۔ ترک کرتی عبادتین اکثر
کہ ہمیشہ رہی صلاح انکی ۔ ہو رفاہ اور ہو فلاح انکی
ای مفضل ثواب تفکر کر ۔ دیکہ نعمت ہی کیا ہی نطق بشر
ہوتی ہین جو نتائج افکار ۔ اونکو کرتی ہین نطق سی اظہار
قوت ناطقہ نہ ہوتی اگر ۔ ہوتی مانند جانور کی بشر
نہ سمجھتا کسی کی دل کی کوئی ۔ خوب نعمت عطا سخن کی ہوئی
ای مفضل تو پہر تامل کر ۔ خوب سی شکر کر تعقل کر

دیکھنا صنعت حکیم قدیم ۔ دیکھنا قدرت علیم کریم
مصلحت ہی ہر ایک مین ہین ۔ وصف اوسکی کبھون نہین ممکن
جمع اضداد مین مصالح ہین ۔ وہ سمجھتی ہین جو کہ صالح ہین
اس سے ثابت ہی وحدت قہار ۔ اس سے ثابت ہی وحدت غفار
جو خدا کی نہین ہین قائل ۔ جو حقیقت سے اوس ہین غافل

حکمت آفرینش شر و خیر

جمع خالق نی کی ہین حکمت سے ۔ کی ہی صنعت تمام قدرت سے
بعض کا خیر نام بعض کا شر ۔ ہین مواقع مین خیر دونون مگر

ترجیح انسان بہ نسبت حیوان

خلق سب قسم کی کیی حیوان ۔ سب سے اعلیٰ ہی پر ہین انسان
آدمی کو اگر نہ ملتی حیا ۔ کب کوئی کرتا وعدی اپنی وفا
حسن کا ارتکاب کرتا کون ۔ قبح سی اجتناب کرتا کون
بعض وہ ہین اگر نہ ہوتی حیا ۔ حق مادر پدر نہ کرتی ادا
کب یہ کرتی نگاہون احسان ۔ انسی ہرگز نہ چھوٹتی عصیان
جو بشر کو مفید ہی خصلت ۔ وہی خالق نی اونکو دی خصلت

صنعت نطق آدمی کا بیان

دل انسان مین جو گذرتا ہی ۔ تو زبان سی بیان کرتا ہے
اور ما فی الضمیر لوگون کا ۔ جان لیتی ہین نطق سی شنوا
اپنی دل کی کوئی کہ سکتا ۔ یا وہ مانند جانور بکتا

ذکر ہی صنعت کتابت کا

کیا ہی ہین فائدی کتابت مین ۔ شک نہین حق کی ہر عنایت مین

جانتی ہین جتنا تو اسلاف — بس کتابت ہی سی تمام اخلاف

ہی یونہین حالت احوال — پھر اہل زمان استقبال

سب کتابت سے ہی بقای علوم — ہین اسی سی سب ثبات علوم

لکھی سی ہین درست ساری حساب — تا نہون سب معاملات خراب

یہ کتابت ہوئی جو نہ موجود — ہوتی اخبار ازمنہ مفقود

گھر سی جاوے کسی طرف جو بشر — بھیجتی کیونکر اپنی گھر مین خبر

مندرس سب علوم ہو جاتے — ہین جو آداب کسکو پہر آتے

سب روایات محو ہو جائین — سب حکایات محو ہو جائین

کار دنیا تباہ ہو جاتے — کار عقبی تباہ ہو جاتی

ہے یہ مذکور شبہۂ حمقا

کوئی جاہل جو یہ کری تقریر — کی ہی خالق نی خلق کی تحریر

ہی یہ ایجاد مردم دانا — اصطلاحون کو کچہ قرار دیا

کی ہین آپس مین بس وہی جاری — ہوگئی ہین وہ ذہنون مین ساری

ہی یہی اختلاف کا باعث — ہی یہ باہم خلاف کا باعث

جس طرح مختلف امم مین تمام — یونہین ان سبکی مختلف ہین کلام

ہین جدا جیسی سبکے تقریرین — یونہین باہم جدا ہین تحریرین

عربی فارسی و سریانی — اور رومی ہی اور عبرانی

خط جدا سبکے ہین لغات جدا — وضع سبکے جدا ہی باجدا

باصواب اب سنو جواب امام — استفادہ کرین تمام انام

ہے جواب امام رہبر دین

سب یہ صنعت ہی حق تعالی کی — سب یہ نعمت ہی حقتعالی کی

آدمی نہین ہی کچہ بہ تدبیر — کہ کیا کرتی ہین یہ سب تحریر

جیسی ہین اور جانور اکثر — جو بشر کو نہ انگلیان دیتا

جونکہ تا زبان وہ گویا — ذہن مدرک نہ بندہ کو دیتا

ایسی ہی ہوتی لاکلام بشر — کسطرح قصد کرتی لکھنی کا

کہنی مین دل کا حال گہبراتی — مثل حیوان تمام چلاتی

جو کہ شاکر ہی نعمت حق کا — وہی مورد ہی رحمت حق کا

اصل ہی فطرت حکیم قدیر — خلق پر ہی یہ فضل رب کبیر

کری کفران جو وہ ہو فاسق — بی گمان بے نیاز ہی خالق

پائی کا شکر و حمد کا وہ ثواب — نظر آئی کی وسکو راہ صواب

نہین محتاج شکر و طاعت کا — نہین محتاج کچہ عبادت کا

خلقت علم و دین و دنیا ہے

متفکر ہوا ہی مفضل اب — دیدہ دل سی دیکہ حکمت رب

علم جسکا بشر کو لازم تہا — حق تعالی نی آدمی کو دیا

ایک وہ علم جو کہ دینی ہی — جس سی اصلاح دین یقینی ہی

دوسرا علم جو ہی دنیا کا — وہ ہی انسان کو خدا نی دیا

حق تعالی نی علم جو بنایا — وسکی لائق نہ آدمی کو کیا

مصلحت ہی یہ اور حکمت ہے — سبکی اصلاح عین رحمت ہے

علم وہ جس مین دین کی ہی صلاح — جس سے ہوتی ہی اہل دین کی فلاح

حق تعالی کی معرفت ہی وہ — عین بندون کی مصلحت ہی وہ

ہین دلائل کہ ہی خدا موجود — ہین تو ہر کہ ہی خدا کا وجود

خلق اشیا مین سب ظاہر ہین — جو کہ عاقل ہین سب وہ ماہر ہین

ہی دلالت وجود صانع پر — ہی دلالت وجود مبدع پر
دال خالق کی ہی عدالت پر — دال مالک کی ہی عنایت پر
معدلت انتقام پر ہی ہے — کہ کریں والدین سی نیکی
کوئی مسکین اگر ہو یا ہو فقیر — یا کوئی اور ہو غریب و حقیر
ہو وہ مسلم کہ نا مسلمان ہو — چاہیے یہ کہ زیر احسان ہو

ذکر علم صلاح دنیا ہی

بین و گشت و نخل اور اعناب — چاہیے بہر انتفاع دواب

حکمت خلق ادویہ ہی بیان

کہ کریں لوگ اس سی استشفا — ہو مرضیوں کو حکم حق سی شفا
علم کشتی ہی اور غواصی — کہ مشقت یہ ہی بہت خاصی
اور ہیں ساری صنعتوں کی علوم — نہیں پنہاں وہ سبکو ہیں معلوم
الغرض جس میں ہے بشر کی صلاح — جس سی کونین میں ہے سبکی فلاح
پر بشر کو خدا ہوا مانع — ایسی علموں سے جو نہوں نافع
علم وہ علم غیب ہی لاریب — کہ خدا ہی فقط ہی عالم غیب
بس ہیں یو نہیں امور ماضی ہے — بجز خدا سارے خلق سی مخفی
جو نہیں ہیں علم درمیان بحار — علم عالم ہی سبکو ہی دشوار
قلب انسان و رحم انسان کا — کوئی کیا جانی حال غیر خدا
بعض کرتی ہیں دعوی باطل — ہیں مگر علم غیب سی جاہل

ہی بیان علوم حادثہ

جتنی ساری امور دین ہیں درست — ور سب ہوں امور دنیا چست
دخل انکی سوا کیا ممنوع — دخل بیجا جو تہا کیا ممنوع

ہی دلیل اوسکی علم و قوت — ہی دلیل اوسکی لطف و حکمت
اور واجب ہی معرفت سبکو — یعنی لازم ہی معدلت سبکو
کچھ اگر جسکی پاس امانت ہو — ہی یہ لازم نہ کچھ خیانت ہو
چاہیے کچھ رعایت وس سے ضرور — چاہیے کچھ مروت وس سے ضرور
نیکیاں جیسی ہیں موالف سے — چاہیے نیکیاں مخالف سی
جو کہ علم صلاح دنیا ہی — جسکی باعث فلاح دنیا ہی
کریں آراستہ چہ و کاریز — جس سی سرسبز ہو ہر اک فالیز
علم ہی ریشہ و گیاہ کا ہی — یعنی تاثیران میں ہی کیسی
بعد ازیں علم ہی معادن کا — جوہر اک ایک ہی سفیدان کا
عالم صید اگر کما ہی ہوں — صید بہر وحش و طیر و ماہی ہیں
باعث طول ہی بیان اونکا — مرکب ہی ہر اک ای دانا
علم وہ آدمی کو حق نی دیے — علم وہ ہر کسی کو حق نی دبی
نہیں شایان طاقت بشرے — نہیں ہرگز لیاقت بشرے
جس قدر ہیں امور آیندہ — او نسی واقف ہو کس طرح بندہ
علم بالای آسمان ہے نہیں — نہیں رہتا ہی علم زیر زمین
کوئی کیا جانی کیا ہی عالم میں — اور کیا ہو رہا ہی عالم میں
اور جو کچھ ہی خلق سی محجوب — دخل اسمیں نہیں بشر کو خوب
جھوٹھی جھوٹھی جو کہتی ہیں اخبار — کرتی ہیں جاہلی کو صاف اظہار
کر مفصل بیان بغور نظر — دیکہ تقدیر خالق اکبر
وہی اللہ نی دی ہیں علوم — جو کہ دانا ہیں اونکو ہی معلوم
تا ہوں انسان اپنی قدر شناس — کریں اپنی خدا کی حمد و سپاس

علم بھی ہی بشر کو جہل بھی ہی
امر دشوار بھی ہی سہل بھی ہی

دونو نمین مصلحت ہی خالق کی
دونون مین مصلحت ہی رازق کی

دیکھو تو کیا ہی قدرت رحمان
مدت عمر سب سے ہی پنہان

ناگوارا حیات ہو جائے
تلخ ہر ایک بات ہو جائے

جس طرح ہو فنا کسی کا مال
یا قریب فنا ہو کیا ہو حال

خوف ہر دم فنای مال کا ہو
رنج آٹھون پہر ملال کا ہو

کیسہ خالی اگر ہو زر سی تو ہو
رنج ایسا نہین ہی لوگون کو

مال ہوتا ہی جو کسی کا فنا
مستر صد ہی پھر بھی ملنی کا

ہو کسی پر اگر یہ کشف راز
یعنی پائی ہی کس نے عمر دراز

نہ ڈری ارتکاب عصیان سے
ہی خطر ہو عذاب یزدان سے

یہ طریقہ نہین خدا کو قبول
کہ یہ ہی پیشہ ظلوم و جہول

ہو جو بالفرض تیرا کوئی غلام
کری اک سال بھر بری وہ کام

راضی اوس سی بھلا تو کیا ہوگا
دور کیا غصہ سال کا ہوگا

اس جگہ تو کہی یہ بات اگر
برسون تک کرتی ہین گناہ بشر

سن لی اسکا ہی با صواب جواب
کہ تشفی ہو تیری دل کو شتاب

آدمی اس سی بر نہین آتا
تاب اسکی بشر نہین لاتا

گو کہ ہوتی ہی زشتی کردار
لیکن اس امر مین ہی ہی ناچار

عفو کرتا ہی اس لیی اللہ
بخش دیتا ہی اوسکی سارے گناہ

آخر عمر توبہ کر لون گا
حق کو گویا فریب دیتی دونگا

توبہ کر لونگا پہلی مرنی سی
کون غافل ہی توبہ کرنی سے

اوس سی کاہی کو ہوئیگی یہ گناہ
ہو گا کب تایب اوسکا قلب سیاہ

جمع ضدین کو خدا نی کیا
ہو جو درکار رہنا وہ سبکو دیا

سبب اخفای مدت عمر

عمر ہوتی کسیکی جو کوتاہ
اور ہوتا وہ حال سی آگاہ

عمر کی یاد رہتی کوتاہی
ہوتی قرب اجل سی آگاہی

رات دن غم ہو تنگدستی کا
وہ بیان ہر دم ہو تنگدستی کا

ہی کہین زیست مال سی بہتر
مفلسی سی سوا ہی موت کا ڈر

ہو بہی نقد جان سی کیسہ تہی
یہ ہی دشوار بھر مرد و زن

جب یقین فنای زیست ہوا
تو ہم عود حیات ہی بیجا

محو دنیا کی لذتون مین وہ ہو
صرف ہر دم جناب تو نمین وہ ہو

کبھی دل مین جو ہر مین ہو نگا
سب گناہون سی توبہ کر لون گا

ہی مثال مناسب تقریر

پھر کسی روز یا نماسے ماہ
کری وہ کام تیری خاطرخواہ

اور ارشاد سن لی حضرت کا

وقت آخر جو توبہ کرتی ہین
پاک جرمون سی ہو کی مرتی ہین

خواہش نفس و کثرت شہوت
آدمی پر جو کرتی ہی شدت

ارتکاب گناہ ہوتا ہی
نامہ اوسکا سیاہ ہوتا ہی

اسکو ہوتا ہی اجتناب گناہ
نفس کرتا ہی ارتکاب گناہ

پر جو کرتا ہی جرم پر اصرار
اور کرتا ہی منہ سی یہ اقرار

آج تو مین موافق شہوات
خوب دنیا کی پاتا ہون لذات

بعد ازین توبہ وہ کری نہ کری
ہو کی پاکیزہ وہ مری نہ مری

خاص ہنگام شیب و اضمحلال
توبہ و ترک جرم دونون محال

ایسی اسی نہیں کوئی صلا ۔ تو بہ سی پہلی شاید آئی قضا

اور اسکی ہوئی مثال ارشاد

پیش وعدہ ادا نہیں کرتا ۔ واقعی موت سی نہیں ڈرتا
روز وعدہ ادا کا جب آیا ۔ مفلسی سی نہ اوسنی زر پایا
ہوئی قدر حیات اگر مستور ۔ وہ کبھی موت کو نہ گنتا دور
پہلی وعدی سی قرض ادا کرتا ۔ نیک اعمال وہ کیا کرتا

اور فرماتی ہین جناب امام

موت کی ڈر سی اضطراب ہی گا ۔ پر نہ فواحش کا ارتکاب ہی گا
نہ کری ترک معصیت جو بشر ۔ اس کا الزام کب ہی خالق پر
ہی مثل کوئی شخص ہو بیمار ۔ کری حاذق طبیب ہی تیمار
نہیں ہر گز یہان خطائی طبیب ۔ کہ خطا سی بری ہی ذات طبیب
جو کہا تھا طبیب نی نہ کیا ۔ جان دی اپنی خود وبال لیا
مترقب جو موت کا انسان ۔ اپنی نا واقفی سی ہو ہر آن
ہی سزاوار پھر تو وقف موت ۔ کہ کری سارے نیکیوں کو فوت
الغرض خوب ہی ترقب موت ۔ نیکتر ہو گیا تذبذب موت
مترقب ہین موت کی اکثر ۔ مرتکب ہین گناہ کی بھی مگر
نیک اعمال کرتی ہین اکثر ۔ نیک افعال کرتی ہین اکثر
راہ حق مین وہ مال دیتی ہین ۔ صدقہ مال حلال دیتی ہین
ہی عدالت سی بات یہ مفہوم ۔ کہ نہ ہوون اسکی نفع سی محروم

حکمت خلط صدق و کذب یہ ہی

کر دیا صدق و کذب کو مخلوط ۔ ہوئی مربوط یہ عروج و ہبوط

جاہی بی توبہ دار دنیا سی ۔ ہو معذب عذاب عقبی سی
ہو کسی شخص پر کسی کا قرض ۔ اور حکم ادا ہی جانی فرض
قبل وعدہ ادا کی طاقت ہے ۔ پر اوسی انتظار مدت ہی
ہو گیا پیش قرضخواہ خجل ۔ حشر مین ہو گا سخت آہ خجل
کچھ نہ وہ جانتا جو حال اجل ۔ روز رہتا اوسی خیال اجل
یہ بہی اک حکمت الٰہی ہے ۔ بندون پر رحمت الٰہی ہے
تو اگر یون کری بیان یہان ۔ مدت زندگی ہی پنہان
با صواب اسکا مجسی سنلی جواب ۔ وہ کیا کام حقی تھا جو صواب

تیسری یہ مثال فرمائی

ہو جو بیمار بر خلاف طبیب ۔ کہ ہو صحت یقینی اوسکو نصیب
تاکہ ثابت ہوئی خطائی مریض ۔ تھی خلاف طبیب رای مریض
تھا معالج طبیب کب ساہی ۔ عقل رنجور کی ہی کوتاہی
ترک عصیان نہ کر سکی اسپر ۔ ترک طغیان نہ کر سکی اسپر
کری وہ ارتکاب عصیان کا ۔ مرتکب ہو فساد و طغیان کا
اعتقاد بقا بہت ہی برا ۔ کہ ہی باعث فساد و طغیان کا
مترقب ہین بیشتر انسان ۔ رکھتی ہین دہشت خدا ہر آن
دل سی وہ تارک معاصی ہین ۔ نہ تو طاغی ہین وہ نہ عاصی ہین
بانٹتی ہین متاع و حیوانات ۔ تاکہ خوشنود ہو خدا کی ذات
جو نہین کرتی ہین یہ نیک افعال ۔ اونکو پہنچی یہ منفعت ہی محال
ای مفضل یہان تفکر کر ۔ حق تدبر مین تدبر کر
یعنی صادق جو ہوئی سارے بشر ۔ ہین بشر جتنی ہوئی پیغمبر

کس طرح ہوتی انبیا ممتاز ایک آتا نظر نشیب و فراز
ہوتی بیفائدہ سب اور فضول ہوتی نزدیک عقل نا معقول
منتفع راستی سی ہوتی اکثر محترز ہوتی مضروں سی بشر

خلق اشیا کی فائدونکا بیان

کی ہین بہر مصالح انسان خلق اللہ نی میان جہان
لکڑی کی کشتیان بناتی ہین اور کیا کیا بیان بناتی ہین
مس و آہن کی بنتی ہین برتن اور کام آتی ہین مس و آہن
ہین برای غذا تمام اناج ہی پی ہستے انام اناج
بوی خوش ہی برای لذت ہی جو دوا ہے برای صحت ہی
لگ کی خاطر ہی خلق حاستر زنیت کا ہی نہین پر بستر
نہین محصور لطفہای خدا کہ یہ ہین لاتعد و لاتحصی

ذکر اشیای خورد و نوش یہ ہی

خلق اسو اسطے کئی ہین اناج کہ جو ہی وہ اسکا ہی محتاج
پنبہ و ریشم پوشش بشری اسمین لازم ہی کوشش بشری
کہی پیدا درخت خالق نے کہی موجود میوی ازرق نے
کہاس ایک ایک ہی ای دوا تا مرض مین بشر بنائی دوا
یونہین چیزین خدا نی کین پیدا مصلحت کی لیی ہوئین پیدا
جوکہ ہی تحت قدرت انسان وہ ہی موقوف صنعت انسان
دل لگی ہی ضرور بندی کو تا نہو کچہ غرور بندی کو
رہی نگادری امور محال کہ ہی اونکا حصول خواب و خیال

نعمت آب و نان کا ہی مذکور

ہوتی جہوٹہی اگر تمام بشر نہ نظر آتا راستی کا اثر
پس مقرر کیا خدا نی ہے راستی ہو جو آدمی سی کبہی
بیشتر ہوتی ہین وہ جہوٹہ کلام کہ نہو جن پر اعتماد تمام
ای مفضل تفکر اِن مین کر تجکو اشیا جو آتی ہین یہ نظر
خاک بہر بنا ہوتی پیدا کام آتا ہی سو جگہ لوہا
چکیان پتہرون کے بنتی ہین اور چیزین بہت سی اسکی ہین
سیم و زر ہی معاملونکی لیی ہین جواہر کہ خلق جمع کری
میوہ بہر تفکہ و لذت گوشت کہانیکو ہی کہ ہو طاقت
چارپائی ہین بوجہ اوٹہانیکو اور لیکر سوار جانی کو
لکڑیان بہر آتش افروزی تا پکین سب ذبیحات تاروزی
ہین دلائل وجود خالق پر ہین دلائل وجود رازق پر
ای مفضل مقام عبرت ہی کیا ہی اللہ کی یہ صنعت ہے
دی ہی تکلیف آسیا و خمیر پخت نان کی بنائی ہی تدبیر
کہ اسی تو مین کاتنی کو نہین بہر پوشاک و رخت بنتا ہین نہین
کی ہی تکلیف تربیت سبکو کی ہی تعلیم مصلحت سبکو
جن کو پیدا کیا خدا نی طبیب بہر امراض وہ کرین ترتیب
جو نہین تحت قدرت بشری متکفل ہی اوسکا رب غنی
شغل انسان کو یہ بنائی عمل کہ نہو لطف زندگی مین خلل
کہ رہیگا اگر بشر بیکار کر یگا دل مین بیہدہ افکار
ہوئی بالفرض وہ حصول اگر اوس مین خیر بشر نہین خیر بشر
ای مفضل سر معاش بشر آب و نان ہی کر اس جگہ تو نظر

کیا ہی تدبیر کی ہی خالق نے
کیا ہی تقدیر کی ہی رازق نے

طلب آب بہر غسل و وضو
کپڑی دہوبی کو احتیاج سبو

اس لیی کی ہی پانی کی گرانی
کہ نہ دی رنج پانی کی قلت

اگر اسمین بشر نہو شاغل
ارتکاب امور ہو باطل

سونپ دیتی ہین پر معلم کو
کہ کبہی کہیل مین فساد نہو

یونہین بی شغل ہو اگر انسان
بیکمان ہوں اوسی بہت نقصان

ای مفضل ہے جای عبرت ہے
یہ نصیحت برای عبرت ہے

ہو مسرت مین اوسکو نشو ونما
ہو فراغت مین اوسکو نشو ونما

ہی بیان تغایر انسان

جانور ایک قسم کی ہون ہزار
امتیاز اونہین ہی بہت دشوار

ہی جدا اسکی صورت و سیرت
ہی جدا اسکی خصلت و طینت

رکہتی ہین حلیہ صفات ہنر
جس سی پہچانی بشر کو بشر

ہین وحوش و طیور اس سی بری
نہین انکو یہ احتیاج ذری

برخلاف انکی ہین بنی آدم
ہون جو باہم شبیہ و توام

ایک کا دینا دوسری کو دی
اور سی لینا اور سی مانگی

لطف پروردگار ہی یہ فقط
حکمت کردگار ہی یہ فقط

نقش دیوار اگر نظر آئی
تو یہی دہیان مین بشر لائی

کوئی منکر جو ہو مصور کا
کری کا تو ضرور استہزا

کیون ہوا ہی تو منکر خالق
جسنی پیدا کیا ہی یہ ناطق

ای مفضل ذرا تو غور سی دیکہ
خوب انسان کی طور سی دیکہ

بڑہ چکی جسقدر کہ بڑہنا تہا
نہین بڑہنا بڑہتی جسقدر سوا

کہانی سی ہی زیادہ حاجت آب
ہو کہ سی پیاس کا بڑا ہی عذاب

چارپایون کو پانی ہی درکار
کہیت ہوتی ہین پانی سی طیار

روئی مین یہ ہی حکم رب جلیل
حرکت سی بشر کرین تحصیل

غور سی دیکہ حالت اطفال
فہم و درک اونکو ہی ہنوز محال

لہو و بازی مین بیہدہ ہو آب
ہون گرفتار رنج مین ماں باپ

بدلائل ہوا ہی ثابت یون
متضرر ہون آپ غیر بہی ہون

ہو جو کوئی رفاہ و نعمت مین
حسن افعال و نیک حالت مین

حال کیا ہو فساد و طغیان کا
مفسدہ ہو ہزار عنوان کا

جانور ہوتی ہین شبیہ بہم
کب بشر ہوتی ہین شبیہ بہم

جمع انسان ہون کرور اگر
متشابہ نہ یکدگر ہون مگر

اسمین حکمت ہی حقتعالی کی
اس مین صنعت ہی حقتعالی کی

تاکہ باہم معاملات کرین
جس طرح چاہو وہ سی بات کرین

ایک سی ایک ہی مشابہ اگر
اس تشابہ سی کچہ نہین ہی ضرر

خلق کو ہون معاملی دشوار
شبہہ داد وستد مین ہو نا چار

ایک سی ارتکاب عصیان ہو
دوسری پر سزا کا سامان ہو

سن لی فرماتی ہین مثال امام

کسی نقاش نی بنایا ہے
اپنی صنعت کا ڈہب دکہایا ہے

اپنی دل مین تو سوچ ای ہشیار
نہین نقاش کا بہی انکار

بعد حد انعدام نشو ونما

جسم جاندار باوجود غذا
نہین کرتی ہمیشہ نشو ونما

یعنی جاندار ونکی جو ہین اقسام
ہین سبہو نمین مصالح علام

انکی عرض اور طول کی حد ہی — کہ نہو انکی شکل کی کوئی سے

تھکنا انسان کا مشقت سی

راہ چلنی مین جا بنو سی نہ باد — ہوتی ہین ماندی ساری آدم زاد
جس مین ہی احتیاج لوکون کو — کفن و رخت اور جو کچہ ہو

رنج و بیماری سبب آدم

پھر نو احش نہ چھٹ سکین زنہار — ار تکاب کنہ ہو لیل و نہار
درد ہوتا ہی آدمی کو اگر — سوی حق ہوتی ہی رجوع بشر
صدقہ مفلسو نکو دیتا ہی — نام ہردم خدا کا لیتا ہے
ہو تردد کمال امیرون کو — ہو نہایت ملال امیرن کو
کس طرح کرتی لڑکون کو تعلیم — جو نہ ہوتا مرض کا غم و بیم
ہوتی کیا بندہ و کنیز مطیع — قدر آقادن کی نہ ہوتی رفیع
ایک سی ہوتی بندہ و آقا — مار کی خوف سی یہ فرق ہوا

گمرہی ہانی و ملاحدہ کا

ہی جو مردود بن ابی العوجا — کافر حکمت عظیم خدا
نزو مادہ نہ جفتی جو جاندار — باقی نسلین نہ رہتین پھر زنہار

ہی بیان اس جلسہ مفضل کا

تہا وہ وقت زوال و وقت نماز — او تہی اوسدم امام بندہ نواز
پھر مفضل سی یون کیا ارشاد — جو کہا ہی بیان رکھیو یاد
گھر مین آیا مین خوشدل و خوشحال — کی بہت حمد خالق متعال
ہو گئی ختم مجلس اول — کرون شکر خدای عز و جل
حق تعالی اسی کری مقبول — از برای خدای و آل رسول

اور اگر ہو ہمیشہ نشو و نما — فوت ہونا ہو پھر مصالح کا
ساری جا بڈا رہو نہیں تن انسان — نا بدی ہو جاتی ہین بہت ہے عیان
صنعتین ہین بیا لطیف انہین دشوار — کہ مونت عظیم ہی درکار
قیمت مال و دوخت صانع پائے — سب کا احوال منتظم ہو جاے
نہ ہو انسان کو جو درد و الم — نظر آتی کچہ اور ہی عالم
نہ تواضع کرین برای خدا — نہ کسی پہ ہون مہربان ذرا
عافیت مانگتا ہی عافی سی — صحتین مانگتا ہی شافی سے
جو نہ ہون رنج ضرب سے بیتاب — کس طرح اہل جرم کو ہو عتاب
دزد و رہزن کمال ہوں بیباک — کہ نہیں صدمہ و الم سی باک
چوٹ جسدم ہوتی کچہ معلوم — رہزن و دزد ہوتی کب محکوم
کسی کو ہوتی کب تمیز اتنی — کون بی بی ہی کون لونڈی ہی
ہین براہین خالق اکبر — حجج قاطعہ ملاحدہ پر
نقش بر آب مانی نقاش — منکر آفتاب تہا خفاش
کہتی ہین سب عبث ہی خلقت درد — خلق کو ہوتی ہی اذیت درد
جو کیا ہی خدا نی حکمت ہی — کیا ہی صنعت ہی کیا ہی قدرت ہے
کی مفضل نی یون حدیث تمام — جبکہ پہنچا یہان کلام امام
تا کرین ظہر کی نماز ادا — کرین عجز و نیاز پیش خدا
صبحدم آئیو تو میری پاس — پھر کرون کا بیان بعد سپاس
شادمانی سی کی بسر وہ رات — کہ ملی تہی امام سی نعمات
یہ بعینہ نہین خلاصہ ہی — ترجمی کا طریق خاصہ ہی
تا قیامت علیہم الصلوۃ — با تحیت علیہم الصلوۃ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

اب سنو مجلس دوم کا حال

بعد حمد خدای نعم الانعام   بعد نعت رسول خیر انام
یون مفصل ہوا ہی گوہر بار   ہوئی ظاہر جو صبح کے آثار
ہوا داخل مین بعد استیذان   پاگیا حکم بیٹھنی کا وہان
جو مدبّر ہی دور گردون کا   جو مقدر ہی طور گردون کا
کہ سزا دی گناہگارون کو   کری سوا سیاہ کارونکو
یہی ہی مقتضا عدالت کا   مومنون پر ہی جوش رحمت کا
وہ کسی پر ستم نہین کرتا   غیر عدل و کرم نہین کرتا
ہی یہ فرمان حق تعالی کا   ہی یہ فرمان حق تعالی کا
جس سی ہوگی بقدر ذرہ بدی   دیکھی گا وہ بدی ضرور اوسنے
اس سبب سے کہا پیمبر نے   تائب کردگار اکبر نے
حشر کی دن بندے کے جسم ضعیف   کرین گی عود سب تمہاری طرف
پھر یہ کہنی لگی و دنیا کی نظر   نور چشمان احمد و حیدر

اب کرون مجلس دوم ہی شروع   سوی اللہ دل ہوا ہی رجوع
مین ہوا عازم در مولا   دیکھون تا روی انور مولا
تھا یہ فرمان امام صادق کا   کہ مین ہون جامہ ایسی خالق کا
قرن کی بعد قرن لاتا ہی   نو بہ نو از منہ دکھاتا ہے
نیک کارونکو دی و چند ثواب   کہ چلین وہ ہمیشہ راہ صواب
ساری نام اوسکی ہین لطیف و بزرگ   نعمتین اوسکی ہین عجیب و سترگ
خود ستمگر ہین اپنی ذاتون کی   مبتلای بلا ہین آپ بشر
ذرہ نیکی کریگا جو کوئے   دیکہ لی گا وہ اپنی نیکوئی
اکثر آیات ہین یہی مضمون   اکثر آیات اس سی ہین مشحون
یہی اعمال جو تمہاری ہین   ہی افعال جو تمہاری ہین
پہر کوئی آن حضرت جعفر   رہی جہکی خمیدہ سر ہوکر
جتنی خلقت ہی دنگ و حیران ہے   مثل کوران ہی مثل مستان ہے

ستر دد ہین فرط طغیان مین — محو ہین اقتدای شیطان مین
گو کہ ظاہر مین ہین سب بینا — چشم باطن سی ہین یہ نابینا
خاک انکو نظر نہین آتا — دیکھتی ہین نہین یقین ذرا
باتین ہرچند کرتی ہین جہال — کلمۂ حق مین ہین یہ لیکن لال
کچہ سمجھتی نہین یہ نامعقول — حق سی ہین بے یقین یہ نامعقول
شنوا گو کہ یہ سراسر ہین — سخن حق کی سننے مین کر ہین
آئی دنیای دون پسند انکو — خوش نہین آئی وعظ و پند انکو
جانتی ہین کہ ہین ہدایت پر — ہین مگر واقعی ضلالت پر
بہاگتی ہین یہ سب حماقت سے — صاحب دانش و کیاست سے
جو یہان صاحب ضلالت ہین — جو یہان صاحب بطالت ہین
وہ جہان چڑتی ہین چڑتی ہین — مرگ ناگہ سی کب یہ ڈرتی ہین
کچہ نہین دہشت سزای عمل — سعی کرتی نہین یہ ای عمل
وای انکی یہ کیا شقاوت ہی — کیا حماقت ہی کیا سفاہت ہے
کن بلاؤن مین مبتلا ہونگے — کن مصائب مین اشقیا ہونگی
ایسی دن جس مین کوئی یار نہین — کسی کا کوئی غمگسار نہین
اگر اوسکی لیی ہین یاور و یار — جو ہو مرحوم قادر غفار
جب معفضل نی سب یہ وعظ سنی — آنسو آنکہون سی ہوگئی جاری
بولی حضرت کہ تو نہ ڈر زنہار — تجکو اندوہ سی ہے کیا سروکار
حق کیا اختیار با اخلاص — مجلس رنجسی ہوا ہی خلاص
رہبر و پیشوا کو پہچانا — پائی تونی نجات ای دانا
پہر یہ بولی امام نیک صفات — اب مین کرتا ہون ذکر حیوانات
حکمتین تا عجیب ظاہر ہون — صنعتین تا غریب ظاہر ہون
سن چکا ہی تو پہلی جلسی نکات — ویسی ہی صنع خلق حیوانات

جسم حیوان کی سختی و نرمی

جسم حیوانکی دیکہ تو ترکیب — دی ہی خالق نی کیا اسی ترتیب
نہین مانند سنگ سخت بدن — کہ جھجکی کبھی گر سخت بدن
سخت ہوتی تو ہوتی کیا امکان — لیی انسان کام تہا یہ محال
نرم ہوتی اگر بہت حیوان — اوٹہ کہڑا ہونا پہر نہ تہا آسان
ہوتی حیوان امور شاقہ مین — رہتی نالان امور شاقہ مین
پس بظاہر بدن ملائم ہی — گوشت سی یعنی تن ملائم ہی
ہیچمین ہڈیان بنائین سخت — ہڈیان وہ بدن ہو جسسے گر خستہ
ہڈیان باندہی ہین رگ و پی سے — کہ بہم متصل ہر ایک رہے
نہ ہو پیوند استخوان مین فرق — نہین جس طرح جسم و جان مین فرق
منڈہ دیا پوست اسلیی تن پر — کہ رہی حفظ جسم و دفع ضرر

کیا ہی فرماتی ہین مثال جناب

ہی شبیہ اسکی صاف و بہتر — کہ بناتی ہین چوب سی گہر
اور کپڑی لپیٹتی ہین اوسی — لکڑیان باندہتی ہین سیدہی
گوند کا لیپ کرتی ہین اوسپر — صنعت اپنی دکہاتی ہین بشر
پس ہین مانند استخوان چوبین — کپڑی مانند گوشت ہین و اسمین
رسیان ہین عروق اور اعصاب — گوند کا لیپ پوست ہے ای شتاب
اپنی دل مین یہ سوچی ہر بندہ — جانور زندہ اور جسم بندہ
خلق عالم مین ہو جو بہی صانع — خلق عالم مین موجد و مبدع

جائز البتہ امر یہ ہوگا — گروہ بیجان خود ہو پیدا
جبکہ بیجان کا بہی ہو صانع — کیون نہ جاندار کا ہو پیر مبدع

حال جسم دواب فرمایا

مثل انسان ہین سب اندام — پوست و استخوان و گوشت تمام
گو وکر ہوتی یہ دواب اگر — منتفع کیونکر انسی ہوتی بشر
ذہن جو فہم جو بشر کو دیا — کب خدا نے وہ جانور کو دیا
جب کوئی چاہی لادی اونپر بوجھ — کون اوٹھاتا ہی انسی بی سر بوجھ

صورت اعتراض اہل شک

عقل ہوتی ہی اونکو اور شعور — تابع حکم رہتی ہین وہ ضرور

ہی جواب امام ہادی دین

آدمی ایسی ہوتی ہین کمتر — متحمل مگر نہین اکثر
کبہی ہوتی ہین آسیا گرد آب — کبہی ہوتی ہین زیر بار گران
متحمل جو ہو بشر کو سے — کری محنت قبول اگر کوئی
جس جگہ ایک اونٹ ہو در کار — ایک خچر منگائی جو سر کا
تب کہین ہو تحمل انسی تو ہو — کیا مضر تکی بات ہی دیکہو
دور اون سی ہو نعمت عظما — نازل ان پر خدانے جنکو کیا

ہی یہ ذکر ثلثہ حیوانات

یہ جو ہین تین قسم کی حیوان — چار پائی پرندی اور انسان
صاحب عقل آدمی کو کیا — انکی کام انسے تا صنائع کا
دو لی آدمی کو اسلیے ہاتھ — اونگلیان بہی قوی ہین اونکی ساتھ
اور جو جانور شکاری ہے — اوسکی قسمت مین گوشت خواری ہے

عقل ہرگز نہ یہ کری تجویز — کہ بنائی بغیر ہو کوئی چیز
ہی تعجب اگر کبہی انسان — خود بخود خلق ہو کہی انسان
گر تفکر میان جسم دواب — گر تدبر میان جسم دواب
شنوائی ہی اور بینائی — کام لی اونسی تاکہ ہر کوئی
لی نہ سکتے کوئی بہی انسی کام — رہتی حیران سب خواص و عوام
کہ ہمیشہ مطیع انسان ہون — تابع حکم و زیر فرمان ہون
چپ ہین بوجہ لادین جتنی — متحمل ہین امر شاقہ کے
کوئی شاید اگر کری کلام — ہوتی ہین بعض صاحبونکی غلام
امر شاق اونکو پیش آتی ہین — متحمل ہین سب وہ تنہائی ہین
ہی یہ معجز نما جواب امام — جس سی تسکین پائی قلب انام
چار پائی جو کام کرتی ہین — خاص کیا کب وہ عام کرتی ہین
کام جو جانور سی ہوتی ہین — کب وہ نوع بشر سی ہوتی ہین
رہین مسدود اوسکی کام تمام — جای برباد اہتمام تمام
چاہیی اسکی بدلی اک انبوہ — آدمی جمع ہون گروہ گروہ
چار پایون کی کام مین ہون بشر — بشریت کی کامون مین ہو ضرر
اضطراب و تنگدستی ہو — تنگ بیشک معاش انکی ہو
ای مفضل یہ جای فکرت ہی — دیکہ کیا کیا خدا کی قدرت ہے
انمین جو کچہ جسی مناسب تہا — اپنی الطاف سی خدانی دیا
ہی وہ نجاری اور بنائی — زرگری اور بہی ہی پیشہ وری
چاہین جو چیز ہاتہ مین لے لین — رہین مشغول اپنی صنعت مین
ہاتہ اوسکی بہت بنائی قوی — کیی مضبوط چنگ و ناخن ہے

کہ کری اور جانور کو شکار   یعنی ہی گوشت کہانی کو درکار
جانور جو کہ گہاس چرتی ہین   کاہی کو وہ شکار کرتی ہین
اس لیی سم انہین کیی ہین عطا   کہ چراگاہ مین پائین غذا
کوئی دیکہی جو انکی غور سی سم   کف پاکی ہی ہین طور سی سم
دیکہنا حکمت خدای قدیر   دیکہنا صنعت خدای قدیر
دی انکو سلاح بہر شکار   کی ہی انکی صلاح بہر شکار
ہین علف خوار جتنی حیوانات   نہین انکو ملی ہین یہ آلات
یہ درندی ہی سم اگر پاتی   کس طرح صید انکو ہاتہ آتی
چیز وہ مین جسکو جسکی حاجت تہی   حق تعالی نی اوسکو چیز وہ دی
کر نظر اب تو چارپایون پر   کہ ولادت کی بعد یہ کیونکر
گود مین لینی کی نہین محتاج   تربیت مان کری نہین محتاج
تربیت کا ہی آدمی کو علم   نہین حیوان مین کسی کو علم
اپنی اولاد یہ سنبہالی ہین   ایک مدت تک انکو پالی ہین
کیون نہ ہو انکی بچونکو طاقت   کیون نہ ہو انکو چلنی کی قدرت
تاکہ ضائع نہ ہون یہ مخلوقات   رہی تا روز مرگ انکو ثبات
دیکہہ دراج و کبک و تیہو اب   صنع اللہ تا ہو ظاہر سب
خاک سی دانی چنکی کہاتی ہین   عیش کرتی ہین خاک اوڑاتی ہین
طرف بچہ کبوتر دیکہہ   جان فشانی و حال مادر دیکہہ
اسلیی مان پہراتی ہی انکو   چنکی دانی کہلاتی ہی انکو
اس لیی بچی انکو ہوتی ہین کم   کہ نہ مان باپ کو بہت ہو الم
ملتی ہین بچی بیشتر انکو   کب مشقت ہی بچون سی انکو

ایسی چنگل کو کیا بشر کرتی   ناخنون کا گلا بشر کرتی
نہ بشر سی ہی اونمین صنعت کار   نہ درندون سا کرتی ہین وہ شکار
نہ دی ایذا زمین ناہموار   نہ ملی قطع راہ مین آزار
منطبق تا زمین پہ ہو جائین   کہ سواری و بار کی کام آئین
ہین شکاری درندی جو حیوان   دی انکو شکار کی سامان
ہی وہ منقار و چنگل محکم   تا نہو کار صید مین انہین غم
کہ نہ تہی انکو اونکی کچہ حاجت   گوشت کی کہانی کی نہین عادت
ناخن و پنجہ ایسی ہین درکار   تاکہ اس حربی سی کرین یہ شکار
تاکہ سبکی رہی بقا و صلاح   تاکہ سبکی رہی رفاہ و فلاح
دوڑتی پہرتی ہین پی مادر   چین پاتی نہین یہ بی مادر
آدمی زاد ہین جو بی طاقت   دونون چیزونکی رکہتی ہین حاجت
اونکلیان آدمی نی پائین ہین   ساتہ انکی ہتہیلیان بہی ہین
جانور تو سب اسی ہین محروم   نہین پوشیدہ سبکو ہی معلوم
بی مربی و بی پرستاری   ہوئی شایان گرم رفتاری
بی مربی صلاح ہی انکی   بی مربی فلاح ہی سب انکی
تخم سی جب نکلتی ہین باہر   ہوتی ہین قادر اپنی چلنی پر

حال ہی بچۂ کبوتر کا

بچی کو اوڑنی کی نہین طاقت   دوڑنی پر بہی کچہ نہین قدرت
نہ ہو جب تک کہ طاقت پر از   ہین یہ مان باپ انکی دمساز
مرغیان اور مرغیونکی مثال   جانور ہین بہت سی کرکی خیال
بچی انڈی سی باہر آتی ہین   آپ چن چن کی دانی کہاتی ہین

اور ضائع نہ ہوں کبھی بچے   جتنی تھوڑی ہوں اوتنی ہون اچھے

ہی یہ مذکور پاہی حیوانات

تاکہ رفتار مین ہو آسانی   طاق اگر ہوتی ہوتی حیرانی

پاون کتنی جو اور ہین پاتی   ہی اوٹھانی کا قصد ونکی ہا

دوسری پر ہی اعتماد انکو   تاکہ گر پڑنی کا فساد نہ ہو

رکھتی ہین دو زمین پر قائم   ہین توقف مین بی خطر قائم

دو اوٹھاتی جو ایک جانب سے   بی تامل زمین پر وہ کری

انقیاد دواب کا ہی بیان

کیسا رہتا ہی آسیا گرد آب   اور اوٹھاتا ہی کیسی بار گران

کری گردن کشی جو اونٹ کوئی   نہ برا ئین کی کتنی مرد قوی

ہوتی ہین کا ہی بیل اگرچہ قوی   پر اطاعت ہی اپنی مالک کی

جتنی اسپ نجیب ہین عربی   تاب لاتی ہین تیغ و نیزہ کی

گلہ گوسپند کا ہے ذکر

یہ پراگندہ سب جو ہو جاین   کس طرح جمع ہو کی گھر آین

جانور جس قدر مسخر ہین   آدمی سی کہین قوی تر ہین

صاحب عقل و فہم اگر ہوتی   کب اطاعت مین جانور ہوتے

سب درندی یہ متفق ہو کر   ہو تی آمادہ بھر ریخ بشر

ببر و شیر و پلنگ و گرگ کہان   اور یہ ضعف جثہ انسان

کے سب خائف و ہراسان ہین   اس لیے ساکن بیابان ہین

در سی پوشیدہ رہتی ہین دنکو   رات روزی کی فکر ہی انکو

کبھی پونہچا نہین بشر سی ضرر   دلون مین تو بہی ہی بشر سی خطر

ہی سزاوار جسکی جو نعمت   وہ اوسی ملتی ہی یہی حکمت

گر نظر سوی پاہی حیوانات   جفت آ ہین برای حیوانات

جانور جو چہ ہر کو جاتا ہی   پاون اپنی کئی اوٹھاتا ہی

جتنی حیوان ہین دو پائی یہان   ایک اوٹھاتی ہین صورت انسان

چار پائی جو جانور ہین یہان   دو اوٹھاتی ہین تا ہو جلد روان

ایک اوٹھاتا ہی پاون آگی کا   ایک اوٹھاتا ہی پاون پیچھی کا

جیسی دو پائوں کی ہو اک کرسی   ایک پائی سی وہ نہ ٹھہری تے

ای مفضل دراز گوش کو دیکھ   حکمت حق عجیب ہوش کو دیکھ

گھوڑی کو ہی معاف یہ خدمت   نہین ہے بوجہ اوٹھانی کی محنت

تابع طفل کیون وہ ہوتا ہے   ہی بڑا اونٹ پا کہ بوتا ہے

ہل چلاتی ہین بوجہ اوٹھاتی ہین   اور بہی کتنی کام آتی ہین

اپنی مالک کا ساتھ دیتی ہین   اپنی سر پر بلائین لیتی ہین

گلہ گوسپند دیکھ ذرا   کہ چراتا ہی سبکو اک لڑکا

آدمی ایک گوسپند بہت   جمع کرتی ہین ہو کر ند بہت

نہین بہرہ و عقل سی آگاہ   اسلیی ہین مطیع خاطر خواہ

ان درندون کو فہم اگر ہوتا   السنی عاجز دل بشر ہوتا

ہی بنی آدم کا کرتی استیصال   مارتی شاخ و پنجہ و چنگال

دیکھنا حکمت حکیم علیم   آدمی کی ہی سبکو دہشت و بیم

منزلون دور بستی ہی ہین   دور مجبور بستی ہی ہین

باوجودی کہ ہی بڑی طاقت   ڈرسی اس سی یہی ہی حالت

عین حکمت ہی مہیمن کی   کہ کسی جانور کو عقل نہ دی

خوف انسان کا دیا انکو / گول و نادان بنا دیا ان کو
نوع سگ مین دیا نشان وفا / کہ کری وہ حمایت آقا
رات بھر پاسبان خانہ رہی / چور کا خوف تا ذرا نہ رہی
آپ چورون سے مارا جاتا ہی / مال آقا مگر بچاتا ہی
کسی صورت جدا نہین ہوتا / غیر کا آشنا نہین ہوتا

صنع خلق دہان و چشم دواب

چہری پہ ایسی نہین آنکھین / کہ سراوار نہین پہلین آنکھین
کہ ہو دیوار و سنگ راہ سی امن / گو و تالاب و قعر و چاہ سی امن
کہ اوٹھالین زمین سی ہر چیز / اور کہالین زمین سی ہر چیز
کیا ہی خوب انکو انگلیان دین ہین / کیا ہی اچھی ہتھیلیان دین ہین
یہ جو اچھا نہ تھا برای دواب / منہ تلی شق کیا برای دواب
گلہڑی ایسی ہی چوڑی / تا کہ نزدیک و رمنہ دوڑی
ای مفضل مقام عبرت ہے / دم حیوان مین کیا ہی حکمت ہے
اور موہای دم سے یہ ہی نفع / چرک ادبار مین جو ہوتی ہی جمع
یہ جو باند باد زن ہی دم / جب یہ ہلتی ہی بھگتی ہین سب گم
دست و پا انکی رنج سہتی ہین / بار بیکار اوٹھائی رہتی ہین
اور اسمین بہت منافع ہین / ساری فعل حکیم نافع ہین
کہین دلدل مین جو پھنس جائین / دم کو کہینچین تو پہر نکل آئین
موی دم کام اکثر آتی ہین / لوگ چیزین بہت بناتی ہین
پہر سطح بنائی پشت دواب / دیکہلی صنعت رب ارباب
کب تعب سی دوچار ہون راکب / بی تکلف سوار ہون راکب

نہین تقین سکو تنگ کرجائی / گو دئی کہر مین آگی بھر جائی
رہی ہر دم محافظت مین صرف / کری آقا کی کار ہای شگرف
کیا ہی آقا کو پیار کرتا ہی / جان ادب سی نثار کرتا ہے
رنج اوٹھاتا ہی فاقی کرتا ہی / پر نہین زندگی کی ہرتا ہی
کس نی کتی کو یہ سکہائی خصال / جز خداوند ایزد متعال
ای مفضل تو دیکھ سوی دواب / فکر کر درمیان روی دواب
راہ چلنی مین پیش پا دیکھی / چہری کی سامنی ہی کیا دیکھی
اس لیئ نیچی ہے شق دہن / مثل انسان نہین ہے روی ذقن
آدمی زاد کی یہ ہی تعظیم / آدمی زاد کی یہ ہی تکریم
کہ تناول کرین طعام اپنے / اور جو چاہین کرلین کام اپنے
گھاس دانتو سی توڑلین آسان / نوش اوس گھاس کو کرین آسان

سبب خلقت دم حیوان

پہلی تو انکو ستر عورت دے / بدلی کپڑی کی یہ عنایت دے
مگس و پشہ رنج دیتی ہین / دم سی دم انکی کاٹ لیتی ہین
فائدہ اور تیسرا یہ ہی / واہ کیا حکمت الہی ہے
دم کو دیتی ہین ہر طرف حرکت / پاتی ہین اس سبب سی سب راحت
جب پڑی کام تب ہو معلوم / کوئی سوچی تو سب یہ ہو معلوم
اور بہی دم مین کچھ منافع ہین / سب دلائل خدا کی ساطع ہین

سطح پشت دواب کا ہی حال

او فتادہ ہون تا کہ استادہ / ہین برای رکوب آمادہ
فرج مادہ بنائی ہی پس پشت / تھا بجا اوسکی پائی ہی پس پشت

اس مین حکمت ہی تونی پہچانی
جفت ہو اس سی نر آسانی
ہوتی باہم مقاربت مشکل
نر کو ہوتی مجامعت مشکل

دیکھو خرطوم پیل کی صنعت

بہبد صنعت کی آشکار دیکھ
لطف تدبیر حق تعالی دیکھ
گھاس اسی ہاتہ سی وہ لیتا ہی
پیٹ مین پانی ڈال دیتا ہے
وہ جو گردن سی رہ گیا محروم
اوسکی بدلی ہی بخشش خرطوم
کس سی پایا عطیہ خرطوم
غیر رزاق قادر قیوم
بیش انسان عاقل کامل
ہی کلام ملاحدہ باطل
اے مفضل اگر کہی کوئی
خلقت پیل جب بنائی گئی
تجکو دیتی ہین ہم جواب اسکا
سن جواب آگی باصواب اسکا
بوجہ یہ ڈالتی جو گردن پر
ہوتی گردن شکستہ سرتاسر
سونڈ اوسکو بجای گردن دی
کہ اوٹہایا کری غذا اپنی
دیکہ اب صنعت خدای جہان
دیکہ اب قدرت خدای جہان
نر جو وقت مقاربت پہاندی
تو نہ دشوار ہو جماع اوسی
اے مفضل یہ جای عبرت ہی
خلقت اسکی برای عبرت ہی
اکل و شرب و جماع کی اسباب
نہین ہوتی کسی طرح بہی خراب

صنع خلق زرافہ کا ہی بیان

اسکی اعضا نظر جو آئی ہین
مختلف دابون کی پائی ہین
کہتی ہین یون مترجم ذی شان
باقر مجلسی وحید زمان
کرکی اشتر سی وصل گاو پلنگ
نام لیتی ہین صاحب فرہنگ
سمع کی نام سی وہ ہی مشہور
لکہی ہی سین مہملہ مکسور

وہ اگر مثل فرجہای زنان
انتہائی شکم مین ہوتی عیان
پیٹہ پر کس طرح لٹاتا نر
عقل انسان کہاسی لاتا نر
اے مفضل ذرا تامل کر
سوی خرطوم پیل کر تو نظر
کب عبث ہاتہی کی بنائی سونڈ
ہاتہ کی بدلی وسنی پائی سونڈ
کہ نہ پاتا یہ سونڈ اگر ہاتہی
نہ اوٹہاتا زمین سی کچہ بہی
جتنا چاہی کری بلند اسی
اور اسی اوٹہالی جو چاہی
نہین حکمت یہ اتفاقیہ
نہین صنعت یہ اتفاقیہ

سن سوال مشککین کا جواب

بخشتا خالق زمین و زمن
لائق جثہ اوسکو بہی گردن
ہی سر فیل کو بہار گران
ہی ہر اک گوش فیل بار گران
بوجہ اوٹہتا کب ایسا گردن سے
اس لیے سر ملا دیا تن سے
کام گردن سے جو نکلتا ہے
سونڈ سی سب وہی مہیا ہے
فرج ہتہنی کی ہی جو زیر شکم
اسکی حکمت کرین بیان اب ہم

اور سن حال صنع خلقت فیل

دیکہ یہ قدرت رب ارباب
ہاتہی پیدا ہو خلاف دواب
بی تکلف اوسی میسر ہین
جس طرح چاہیی میسر ہین
گر ذرا خلقت زراف مین غور
دیکہ اعضا کی اختلاف کا طور
گہوڑی کا سر ہی اونٹ کی گردن
گای کی کہر مین شیر کا ہی بدن
لغت فارسی مین اسکا نام
لکہی ہین اسطرح خواص و عوام
یون لغت کی کتب مین ہے لکہا
گرگ و کفتار سی جو ہو پیدا
میم ساکن ہی عین مہملہ ہی
اسکی خلقت مقام و تولہ ہے

سانپ کی طرح زیست کرتا ہی
کب یہ اپنی اجل سی مرتا ہی

دوڑنی مین ہی تند صوت باد
اور جُبتی مین بس گرسنی یاد

پھر کہا اوس مطیع خالق نی
صادق القول امام صادق نی

ہوئے ہین جفت ایک مادہ سے
کتنی صورت کی کتنی چوپائے

کہتی ہین اسطرح سبب اسکا
مختلف چارپایہ صحرا

پہاندتی ہین سب ایک مادہ پہ
ایک مادہ ہی اور کتنی نر

تب تو ایک ایک عضو بھی اسکا
ہی انہین کی مشابہ اعضا

صنعت حق سی وہ نہین آگاہ
قدرت حق سی وہ نہین آگاہ

جفت کیا بلکہ اختلاط نہین
فرس و مادہ شتر سی کہین

ہان اگر ہون مشابہ خلقت
جفت ہونی کی اونکی ہی صورت

گہوڑی پر جب دراز گوش چڑہا
استران دونون سے ہوا پیدا

ایسی حیوان اگر نکلتا ہے
انہین کی شکل پر نکلتا ہے

بلکہ مجموع تن مین وہ بچا
اونہین دونونکی شکل کا ہوگا

دم مین مثل اوسکا ہی گوش مین ہے
برزخ اسپ و دراز گوش مین ہے

اس سی حال زراف ہے پیدا
کسی حیوانون سی نہین نکلا

تا دلالت کری وہ لوگون کو
قدرت کاملہ مری دیکہو

یہ بھی جانین کہ خالق اسکا
ایک ہی چاہی جو کری پیدا

جو دکہائی وہ زور قدرت کا
متفرق ہون ایک کی اعضا

ہی مشیت وہان ارادت مین
عجز اوسکو نہین ہی قدرت مین

منشا و مولد اوسکا صحرا ہے
سب چراگاہ بھی مہیا ہی

منہ بہت دو درخت پاتا ہے
ثمر و برگ و بار پاتا ہے

پاون سے جب زمین پر دوڑے
پوہنچی پرواز مرغ سی پہلی

غلط عام کا بیان یہ ہے

فرقہ اک جاہلون کا بھی ایسا
کہتی ہین سمع یون ہوا پیدا

حمل سبکی بقاربت سی ہا
ایسا حیوان یون ہوا پیدا

چشمی پر آکی جمع ہوتی ہین
پیاسی گہبرا کی جمع ہوتی ہین

جفت ہوتی ہین جب وہ نامعدود
ہوتا ہی ایسی جانور کا وجود

قائل اس بات کی ہین غفلت سے
ہین یہ بیہودہ گو جہالت سے

یعنی حیوانون مین کوئی اصلا
جفت ناجنس سی نہین ہوتا

اونٹ ہوتا نہین ہے کاہی سی جفت
کب ہوا شیر نیل گای سی جفت

دیکہ جیسی دراز گوش کا نر
پہاند پڑتا ہی گہوڑی پر اکثر

گرگ کفتار پر اگر پہاندا
سمع اون دونونسی ہوا پیدا

نہین مثل زراف پر اصلا
کیسی حیوانون کی کیسی اعضا

تن و پیکر مین جس طرح اکثر
دم و سم گوش و سر مین ہے باہر

بولنی مین جو ہی شبیہ ازبس
ہی صدای دراز گوش و فرس

بلکہ خلقت مین ہی عجائب ایسے
قدرت خالق عجائب آسے

کون تر ہی میری قدرت سے
کون باہر ہی میری قدرت سے

چاہی عضو دواب نامعدود
ایک حیوان مین کری موجود

جسکو چاہی بڑہائی خلقت مین
جسکو چاہی گہٹائی فطرت مین

خلقت سمع مین ورائی تن
سن لی وجہ درازی گردن

لینی گردن اگر نہ وہ پاتا
کیا درخت بلند سی کہاتا

حکمت خلق طرز بوزینہ

ای مفضل ذرا تامل کر ملکہ بی انتہا تامل کر
دیکہ تدبیر خلقت میمون مثل انسان ہی صورت میمون

سر و رو دست و سینہ میمون مثل اعضا کی کئی عضو ہیون
مثل اعضای آدمی ہین سب خوب دیکھو تو ویسی ہی ہین سب

درک و فہم اوسکو دیئی حق نے ہی اشاری ہین اپنی مالک کے
آدمی کا مقلد حرکت مثل انسان ہی خلقت و خصلت

اس طرح کی جو اوسکی خلقت ہے اس مین خلاق کی یہ حکمت ہے
دیکھکر اوسکو آدمی سمجھی کہ یہ پیدا ہوا ہی آدمی سے

اپنی خلقت مین پہر کری تشہیر دیکھلی صنعت خدای عزیز
عقل ہی دی حکیم صانع نی نطق بخشا قدیم صانع نی

ساری حیوانونسی کیا ممتاز دابو سی یہ ہو گیا ممتاز
جو نہ کرتا خدا انہین گویا باقی فقدان نفس ناطقہ کا

طور حیوانونکی طرح ہوتی اور حیوانونکی طرح ہوتی
چاہیی اسکو دیکھکر انسان کری نعمای حق کا شکر بیان

عقل سی کام حمد کا لی لی جلد انجام حمد کا لی لے
باوجود دیکہ جسم میمون مین کچہ سوا آدمی سی ہین چیزین

انہین چیزونسی وہ ہوا ممتاز آدمی سی اوسی کیا ممتاز
لی دم اوسکو اور موی بدن جس سی پوشیدہ ہی اوسکا تن

دم و موی بدنکی ساتہ خدا عقل و نطق آدمی کی ہی دیتا
نوع انسانین ہوا وہ شامل نوع انسانین ہوتا وہ داخل

آدمی مدرک حقایق سے نطق پایا ہی اس سے فائق ہے

حکمت خلق موی و سم کا بیان

اور دیکہ ای مفضل دیندار لطف خلاق عالم ابرار
دیکہ تشریف موی حیوانات چشم رحمت سی سوی حیوانات

پشم سی بال سی چہپائی بدن رنج جاڑی کا تا نہ پائی بدن
بال جاڑونمین تن کی حافظ ہین اور آفات سی محافظ ہین

کتنی دیکہا شگافتہ سم ہین کتنی اک ناشگافتہ سم ہین
سم ہین بہر حفاظت کف پا حافظ خار و کسوت کف پا

اونگلیان اور انہین نہ پاتلے پنبہ و پشم کاتی جس سے
بنتی یہ کس طرح لباس اپنا نعل کی کفش کی ہی حاجت کیا

تب تو خالق نی کسوت حیوان کی ہی ہمراہ خلقت حیوان
جنین جب تک ہی لباس رہی انکی آرام کا اساس رہی

نہ ہو حاجت لباس نو کی انہین فکر تبدیل رخت ہی کرین
آدمی کو تو اوسی کہین ہین عطا اونگلیان لنبی اور دست پا

ہوشمندی اونہین عطا کی ہے خود دستکاری اونہین عطا کی ہی
کہ بنائین لباس و رخت بدن نہین خلقت کی ساتہ کسوت تن

اس طرح کی دی جو شغل انہین اس مین رکہی ہین کتنی مصلحتین
مصلحت پہلی ہی ای عاقل فسق و لہو و لعب سی ہون غافل

جو ہین ممنوع جو مضر عباد نہ ہون اون سب سے اس طرحکی عباد
دوسری مصلحت سی ہو آگاہ دیدۂ غور سی کر اسکو نگاہ

کر میان ہون کہ کوئی کار اہم وہ درستی کرین لباس و سلام
ہو جو انداز کند سرما کی پہنین پوشاک تا نہ ہون شاکی

اونکوان صورتون مین راحت ہے
رخت ہو جز و تن قباحت ہی

کفش ہو موزہ ہو کہ عمامہ
پاجامہ وہ پہنین یا جامہ

کہو نہین تجہسی مصلحت جو تہی
اس مین کہی معاش خلقت ہے

کتنی اک کاتتی ہین جتنی ہین
کہین درزی لباس سیتی ہین

کفشگر کفش پا بناتی ہین
موزہ ساز اپنا فن دکہاتی ہین

یہ نہین تحصیل مال کرتی ہین
صرف قوت عیال کرتی ہین

کون اونکی بنای موزہ و کفش
پای ہین سم بجای موزہ و کفش

فکر کر اے مفضل خوش ذات
دیکہ اس خلقت عجیب کی بات

جب ہے اوقت موت کا معلوم
ہوتی ہین آدمی سی نا معلوم

اوا گر یہ نہین تو پہر ہی کہان
میتہ چارپایہ و مرغان

اور انکی سوا بہت حیوان
کسی کی میتہ کا نہین ہے نشان

کہی انسان سے جو انکو سوا
جہوٹہ اس بات مین نہین اصلا

ہرنونکی ہاکڑین ہو گسپندونکی غول
پہرتی ہین دشت دشت ڈانوان ڈول

شیر و گرگ و پلنگ یا کفتار
سبع ایسی کئی کرور ہزار

ایک شمہ سنا درندونکا
تہوڑا سا حال سن پرندونکا

انکا میتا نظر نہین آتا
انکا جیفا نظر نہین آتا

جتنی ہین کوہ و دشت مین حیوان
پاتی ہین اپنی موت کی جو نشان

وہ کنارہ اگر نکر جاتین
مردون سی سطح دشت بہر جاتین

دفن اموات پر نظر کر تو
اس نئی بات پر نظر کر تو

دفن سی کب یہ خلق محرم تہی
اون دنون ابتدای عالم تہی

مار کر خاک مین چہپا ڈالا
یہ نہین قابیل نی ہی دفن کیا

تیسری مصلحت ہی یہ سن لے
پہنین جب تک رنگ رنگ کی کپڑے

اکی تبدیل کا خیال کرین
خواہش زینت و جمال کرین

کہین تو روئی دہنتی ہین
کہین کپڑی جولاہی بنتی ہین

شالین بنتی ہین شال باف اکثر
کہین چہپتی ہی چہینٹ بہاڑون پر

مول لیتی ہین لوک ان سب سے
منتفع ہوتی ہین سب اپنی ڈہب سے

دیکہ حیوانون سے یہ بای لباس
پر و مو انکو ہین بجای لباس

حال اموات و مرگ جانوران

حق تعالی نی چارپایون کو
دی ہی کو زازل سی ایسی خو

آدمی اپنی مردونکو جیسے
دفن کرتی ہین خاک کی نیچی

نہ درندونکی مردی ملتی ہین
نہ گزندونکی مردی ملتی ہین

اور یہ بہی نہین کہ تہی تہوڑے
نظر آدمی سی جا کی چہپے

نہین دیکہا ہی تو نی صحرا مین
نہین دیکہا خیال دنیا مین

گاو کوہی کہین نر و ستے
اور اصناف وحش بی گنتی

زیر و پہنای ارض کی حشرات
اور بالای ارض کی حشرات

زاغ بط قرقرا کبوتر قاز
ترمتی شکرہ باشہ بہری باز

اگر اس طرح پاتی ہین میتا
کسی صیاد نی شکار کیا

جای پنہان مین جاکی چہپتی ہین
موت کا وقت پاکی چہپتی ہین

متعفن ہو بوی بد سے ہوا
آدمی ہون مریض آئی وبا

دیکہ تو قدرت خدای جلیل
جبکہ قابیل سی موا ہابیل

حکم خالق سی مرغ آئی دو
ایک نی مار ڈالا دوسریکو

حق تعالی نی کسطرح یہ بات
کی ہی مجبول طبع حیوانات

اس لیے ہی یہ خوبی حیوانات
لوی مینہ سی خلق پائی نجات

ای تفضل تو چشم دل سی دیکھ
قدرت ایزدی کی نقشی دیکھ

راہ عقل و صلاح ظاہر کے
راہ لطف و فلاح ظاہر کی

وہ تفکر سی کچھ نہین آگاہ
وہ تدبر سی کچھ نہین آگاہ

خلق پر جتنی اوسکی رحمت ہے
یہ علی قدر قابلیت ہے

رنج فرط عطش وہ سہتی ہین
پانی پینی سی باز رہتی ہین

لقمہ اژدہای خاک نہ ہون
کہین اوس زہر سی ہلاک نہ ہون

اور پانی ذرا نہین پیتے
پیاس مین بیٹھی رہتی ہین جیتے

دیکھ تو اوس حکیم کی قدرت
جسنے دی ہے بہیم کو عادت

کوئی شرب آب مرتا ہی
خوف اوسکی ضرر سی کرتا ہے

ہو مضر کی جو اسعدہ خواہش
نہ کری مے کبھی غم کاہش

حال روباہ کا بیان یہ ہی

جبکہ طعمہ اوسی نہین ملتا
یون چھپاتی ہی دام مکر اپنا

جب پرندی اودھر گذرتی ہین
مردہ اوسکو خیال کرتی ہین

تب وہ روباہ جست بھرتی ہے
اون پرندونکو صید کرتی ہی

نطق سی اوسکو بی نصیب کیا
صید کرنیکا زور اوسی نہ دیا

یعنی روباہ نی توانائی
مثل شیر و پلنگ کب پائی

دی ہی ازرق نی اوسکو دانائی
عوض طاقت و توانائی

حال دلفین کا بیان کیا

ہی بحار عرب کا وہ حیوان
عقل مین ہی غضب کا وہ حیوان

ایک مچھلی ہلاک کرتا ہے
پیٹ مچھلی کا چاک کرتا ہے

حال عقل بہائم دنیا

رکھی کیا زیرکی بہائم مین
جانتی ہین وہ اپنی مصلحتین

اپنی انعام و لطف شامل سے
پرورش سے عطای کامل سے

اوسکا مخلوق کوئی تا نہ رہے
بی نصیب اوسکی خوان نعمت سے

جس طرح نوع وحش مین گیندے
سانپ کو کہا کی ہوتی ہین پیاسی

کہ مبادا وہ زہر پانی سے
پہیل کر اونکی جسم مین چہٹکے

چشمہ آب کی کنارے پر
بیٹھی فریاد کرتی ہین اکثر

چیختی ہین گوزن تشنہ جو
پیاس سہتین کہتی ہی اونکو

پیاس ایسے ہوا اور صبر کرے
جانور اختیار جبر کرے

آدمی مین تمیز کامل ہے
رتبہ عقل اوسکو حاصل ہی

سو مرحلہ کا اگر ہو خوف ضرر
نہ رکی اپنی خواہشون سی بشر

حال روباہ جیسی کہتا ہون
صنع اللہ تجہی کہتا ہون

مردی کیطرح لیٹ جاتی ہے
سانس سے پیٹ وہ پہولاتی ہے

طمع اکل گوشت سی اکثر
بیٹھ جاتی ہین اوسکی چھتی پر

جب خدا نی اوسی پی روزی دے
کیا محتاج اور عقل نہ دی

بس وہ مشغول اس شکار کی ہی
طبع مجبول اس شکار کی ہی

طاقت ایسی کہان ملی کہ جو اوسے
صید پر مثل شیر زور کرے

مکر و صبر و سکوت کرتی ہی
یونہین تحصیل قوت کرتی ہی

کرون تجہی حکایت دلفین
دیکھ کید و فطانت دلفین

اوسکو پانی مین جب ہو منظور
کہانی کی واسطی شکار طیور

اوسکو کرتا ہی وہ آب عیان
نیچے مچھلی کی ہوتا ہی نہان

اور پانی کو دیتا ہی حرکت
تا نہ ہو خود عیاں کسی صورت

زیر ماہی سی جست بہر ماہی
صاف طائر کو صید کرتا ہی

کس سے ہاتہ آیا حیلہ روزی
کس سے پایا وسیلہ روزی

سنکی یہ عرض مفضل کی نی
یہ بہی ای پیشوا خبر مجہی دی

خازن مخزن یقین نی کہا
نائب حق کی جانشین نی کہا

ہی جس انداز سنگ مقناطیس
جاذب آہن اے ہماری انیس

جبکہ آتی ہی فصل تابستان
اور ہوتا نہیں ہے ابر عیان

حال عرض مفضل با ہوش

اوس سے کہنی لگی شہ شاہان
پہر دفع مضرت انسان

مجہسی حال دواب فرمایا
قصہ لاجواب فرمایا

کہ کفایت کنندہ حال دواب
ہی پی عبرت اولی الالباب

سنکی عرض سخن مفضل سی
کیا ارشاد امام صادق نی

کن کن اعضا مین سے کمی آیا
طور نقص صلاح کچہ پایا

کون ہی عتادر قوی ہیبا
کیا مور ضعیف کو پیدا

ایک ہی جسکو ہر صغیر و کبیر
ایک ہی جسکو ہر جلیل و حقیر

وہ بہی فاقہ کشی سی ڈرتی ہین
کس طرح قوت جمع کرتی ہین

متفق ہو کی جس طرح انسان
کرین نقل طعام کا سامان

نہیں تو دیکہتا کہ یہ کیونکر
ہو کی یار و مدد یکدیگر

ایک دانی کو کرتی ہین دو دو
تا نہ اوکنی لگی نہ ضائع ہو

دانی باہر نکال لاتی ہین
اوسکو نہین دہوپ مین سکہاتی ہین

ہی نشیب و فراز مین اونہین فرق
نہ ہو رو وزن و فور آب سے غرق

جانور آتا ہی ہوا سی جو
ماہی مردہ صید کرنی کو

دیکہ تو کس سبب سے یہ حیوان
جانتا ہی شکار کا عنوان

افعی و ابر کا ہی اب مذکور

افعی و ابر کا ہی کیونکر حال
کہدی جو کہل گیا ہی مجہپر حال

کہ موکل ہی ابر افعے پر
تا نہ چہوڑی ادسی حسب الی نظر

فصل بارش مین اژدہی اکثر
سر نہین کرتی غار سی باہر

قید آزار سی نکلتی ہین
اژدہی غار سی نکلتی ہین

کی مفضل نی عرض ای مولا
ابر کیون دشمن اژدہی کا ہوا

کہتا ہی یون مفضل دیندار
عرض کی مین نی ای شہ ابرار

انکی خلقت مین جو عجائب تہی
انکی فطرت مین جو عجائب تہی

چاہتا ہون کہ آپ فرمائین
خلق مور و طیور کی و جہین

دیکہ صنع خدا تامل کر
جثہ مورچہ ہی لاغر تر

ہی کہان سی یہ خوبی تقدیر
کس کی ایسی ہی صنعت تصویر

اوس مدبر کی ہی نکر تدبیر
ہی اوسکی یہ خوبی تصویر

دیکہ انواع خلقت موران
دیکہ افواج و کثرت موران

متفق ہو کر وہ جاتی ہین
دانی اپنی گہر و نمین لاتی ہین

بلکہ جو اہتمام انکا ہے
کہین انسانون سے زیادا ہے

لاتی ہین دانی اپنی روز خمین
جیسی انسان کنج مسکن مین

دانون مین پاتی ہین کہین جو نمی
یا کہ سوراخو نمین کیا پانی

ڈہونڈہتی ہین بلند تر روزن
ہو کدر گاہ سیل کا مامن

بی تفکر یہ کام کرتی ہین
بی تدبر یہ کام کرتی ہین

ہی خدا سی بکرا وہنیں الہام ۔ کرتی ہین اپنی مصلحت کی کام

اس جگہ ہی بیان شیر مگس

دوسرا ہی بتاؤں اسکا نام ۔ کہ ہی شیر مگس بنا بزد عام
دیکہ لیتا ہی جب کوئی مکہی ۔ آگی اوسکی قریب بیٹہ کسی
اور ہلتا نہیں تہ عربدہ جو ۔ تاکہ وہ مطمئن ہو غافل ہو
جب پونہچتا ہی اوس جگہ جاکے ۔ کہ اوسی ایک جست مین پائی
زور سی اوسمین گاڑتا ہی قدم ۔ کہ نہ پائی نجات ہو بیدم
تب وسی پارہ پارہ کرتا ہی ۔ صید سی اپنا پیٹ بہرتا ہی
اور سن حال عنکبوت ذرا ۔ پہر جو تنتی ہی جال سی گہر یا
جالی مین مکہی کو جو پاتی ہی ۔ آپ نزدیک اوسکی جاتی ہی
نقل اسطرح کرتا ہی عالم ۔ چرغ و سگ کی شکار کا عالم
یونہیں سب فکر کار کرتی ہین ۔ سب درندی شکار کرتی ہین
کس طرح اوس حکیم مطلق نی ۔ حیلہ صید اونکو سکہلائی
آدمی ہو جو ساری عمر خراب ۔ نکری یون شکار بی اسباب
کب امور معظمہ کی مثال ۔ ہی امور محقرہ سی محال
احقر اونکو ہوئی مشبہ بہ ۔ نہیں مستبعد جانی کہ تو
ہی کلام مترجم مرحوم ۔ ہی کلام مجیب ہین مرقوم
قبح کیا ہی مشابہت وہ دے جو ۔ پشہ سی یا ضعیف پشہ سے
پہر یہ اوس رہنمائی فرمایا ۔ کر مفصل تامل اس ہین ذرا
جسم اونکا سبک کیا پیدا ۔ اونکا جثہ سبک کیا پیدا
اور حیوان چار پائی ہین ۔ پاؤن و طاہر مثل پائی ہین

یہ فقط اوسکا لطف کامل ہی ۔ یہ فقط رحمت اوسکی شامل ہی
دیکہ اس جانور کو غور سی آپ ۔ بیت کہتی ہین اسکو اہل عرب
دیکہ قدرت کہ حق تعالی نی ۔ کیا دیا حیلہ معاش اوسی
تہوڑی دیر اوسکو دیتا ہی مہلت ۔ آپ بنتا ہی مردی کی صورت
حرکت پہر وہ کرتا ہی ہلتا ۔ تا کسی طرح وہ نہ ہو ہشیار
کہات و پاکی جست کرتا ہی ۔ صید کا بند و بست کرتا ہی
تہامی رہتا ہی اپنی صید کو چست ۔ جب اوسی پا کیا ضعیف و سست

ہوتا ہی حال عنکبوت بیان

ہی شکار مگس کا حال ایسا ۔ کہ چہپاتی ہی سب تن اپنا
دمبدم اوسکو کاٹ کہاتی ہے ۔ زندگانی کی چاٹ کہاتی ہے
جس طرح عنکبوت و شیر مگس ۔ جال بنتی ہین کر کی ضبط نفس
ان ضعیفونکا حال کر تو نظر ۔ مکڑی مین لپیٹتی ہین تامل کر
اور تحصیل رزق ان سب کا ۔ انہیں جیلو نہیں ان سبہونکو ملا
اور ان چیزونکو حقیر نہ کن ۔ جبتی عبرت ہی جتنی ہوئی ممکن
کیونکہ اکثر مثال دیتی ہین ۔ جب معانی نفیس لیتی ہین

اب مترجم نی یون بیان کیا

شرم کرتا نہیں خدای قدیر ۔ اوس مثل سی جو ہو ضعیف و حقیر

حکمت خلق طائران ہوا

دیکہ جسم پرندگان ہوا ۔ خلقت و طبع طائران ہوا
خلقت اونکی مدور و درہم ۔ لطف پرواز تا ہو برہم
پانچ پانچ انگلیان ہین اوروںکو ۔ چار چار انگلیاں ہین اونکی جو

دفع سرگین و بول کی خاطر
جیسی آب بجار چیرنی کو
دی اونکو خدا نی خلعت پر
حسب مقرر ہوا کہ جو کچہ کہائی
دانہ یا گوشت جو اوٹہاتا ہی
کب چبا کر غذا وہ کہاتا ہی
ہیچ ثابت براز سے نکلے
ہی مقرر کہ انڈی دیتی ہین یا
اور حیوانونکی طرح سے بچے
تو انہین بار حمل ہو دشوار
پہر تامل کر ایسی مرغون مین
بعض اونمین جو دیتی ہین انڈے
انڈے کہیں ہین بچی بالونکی
تا کشادہ ہو چینہ دان اونکا
تا غذا سی وہ تربیت پائی
پہر نکالو غذا وہ پوٹی سی
بچون سی کیا ہی فائدا اونکو
کام ماں باپ کا یہ کرتی ہین
طبع طائر کو کرتی ہی مجبول
ہی خدای علیم کا یہ لطف
غل مچاتی ہین پر پہلائی مین

ایک سوراخ کردیا ظاہر
صورت سینہ و بغیہ ہو
خلعت ایسی کہ ٹہیک ہین تن پر
گوشت یا دانہ نگلی کچہ نہ چبائی
ثابت اوسکی گلی مین جاتا ہی
اوس حرارت سے پر پچاتا ہی
نہ چبائی تو کیا ہو ہضم اوسے
انڈی اپنی پہ وہ نمین سیتی ہین
حاملہ ہوگی یہ نہین جننے
رہین پرواز کرنی سی بیکار
حکم پرواز ہی ہوا انہین جنہین
اپنی دو ہفتی سیتی ہین انڈے
تا نکل آئین انڈوںسی بچے
اوسکا پوٹا بڑہی برای غذا
زندگی پای تقویت پائی
اوس غذا سی بہر اوتم بچے
فکر انجام کی ہی کیا اونکو
نام ماں باپ کا یہ کرتی ہین
بس غرض پالنی کا ہی معمول
ہی خدای کریم کا یہ لطف
ڈہیلون پہ بیٹہکر وکہاتی ہین

سینہ باریک و تند انکا ہوا
بال و دم مین بنائی پر لمبی
بہرتی ہی جبکہ ان پرونمین ہوا
دانت اوسکو نہین دئے و اصلا
جس حرارت سے بہر گئی پتی
جسطرح دیکہتا ہی تو اکثر
مرغ دانی نکل کی کہاتی ہین
انڈوںسی بچونکو نکالتی ہین
بہری فرزند سی جو جوف شکم
جو و جوجو ملی پرندون کو
بچون کیو اسطی جو انڈی دین
بعض سیتی ہین تین ہفتی تک
بچہ جب تخم سی نکل آیا
پہر غذا ڈہونڈہ ڈہونڈ لاتی ہین
یہ بتایا ہی کسنی مرغون کو
اس شفقت کی کیون پڑی عادت
آدمی کو ہین لاکہ منفعتین
ہی اسباب سے ہوا معلوم
نہین ہرگز خیال اصل اونکو
ای مغفل تو دیکہ مرغیون کو
باوجود دیکہ تخم پاس نہین

تا مشقت نہ ہو جو چیرین ہوا
ہین وہ آلات اوسکی اوڑنیکی
ہوتا ہی اس ہوا مین استادا
ہیچ پیچ لبہای خشک ہین گویا
بڑہ کی ہی معدہ کی حرارت سے
کہائی انگور یا کچہ اور شے
بی چبائی ہوئی پچاتی ہین
اور اپنی پرونمین پالتی ہین
اور جب تک جنین ہو محکم
نہین خالی صلاح سن لو
سات دن بعض جانور بیٹہین
مدت انمین سی کم نہین بیشک
ہو نکا کرتی ہین اوسکی منہ مین ہوا
اوسکا چارہ اوسی کہلاتی ہین
اپنی پوٹی مین دانی جمع کرو
نہین اہل تفکر و رویت
وہ اعانت کرین وہ عزت دین
قدرت حق قادر قیوم
نہین فکر بقای نسل اونکو
انڈے دیتی سی جبکہ فرصت ہو
آشیانونکا کچہ اساس نہین

دانی چننا ہی چہوڑ دیتی ہین
منہ غذا سی وہ موڑ لیتی ہین

وہ پرو مین سب انڈی لیتی ہین
بچونکی آرزو مین سیتی ہین

بی تفکر ہین ساری آ باتین
ہین جبلے مین اونکی یہ باتین

ایک آب غلیظ زرد بنا
ایک پانی سفید ہی پتلا

پیکی آب سفید پلپلا ہے
جبتک انڈی سی وہ نکلتا ہی

حقتعالی نی جبکہ یہ چاہا
محکم اک پوست مین پلی بچا

اس لیے اوسمین کی غذا داخل
نکلی جبتک وہ قوت ہو حاصل

اور قلعی کی ایسی بند ہون در
چیز کوئی نہ جا سکی اندر

فکر کر چینہ دان مرغان مین
اور جو کچہ ہوا سقدر نہین

جتنا کہاتی کہان سماتا ہی
ایک اک دانہ اوسمین جاتا ہی

اوسکو جہکی مین چاہیی مدت
ایسی لاتی کہان سی وہ فرصت

ڈر ہی صیاد ونکا پرندون کا
خوف ہی جانور درندون کا

کہ وہ ہی سنگدان ہی پہلی
کہاتی جو کچہ وہ اوسمین جمع کری

پہر بتدریج ساری وہ دانی
جاتی ہین سنگدانمین اس لیے

معدہ اسکے سبب غذا کا ہی مسکن
ہو غذا ہضم اور جزو بدن

ہوتی ہین بعض جانور محتاج
کہ غذا کا کیا کرین اخراج

پوٹی سی سب کے سب نکلتی ہین
سنگدانو نسی کب نکلتی ہین

ہی مقولا ملاحدہ کا یہ ہے
بی مدبر ہی بود عالم کے

مزج اخلاط ہی سبب اسکا
اور کوئی سبب ہے کب اسکا

سنکے حضرت نی یہ کیا ارشاد
ای مفضل یہ باتین ہین الحاد

رنگ دراج کی پرونکا دیکہ
مور کی تاج کی پرونکا دیکہ

پالتی والی ہوتی ہین تا چار
انڈی سے کہتی ہین لا کی آخر کار

حق تعالی نی دی ہی یہ عادت
کہ رہی اونکی نسل مین کثرت

سنکے احوال تخم کی عبرت
کہ زیادہ بڑہی تجہی عبرت

بنتا ہی آب زردسی بچا
ہی وہ آب سفید اوسکی غذا

کر تامل خدا کی قدرت مین
صانع لم یلد کی صنعت مین

پوست ایسا ہو جسمین راہ نہ ہو
بہر منفذ کچہ اشتباہ نہ ہو

بی تکلف مثال سن اوسکی
جسطرح قلعی مین ہو قید کوئی

اتنا آذوقہ چاہیی وہ پای
کہ رہائی تک کہا کر جائی

تنگ تر راہ سنگدان ہی تمام
نہین جاتا ہی ایکبار طعام

مرغ اگر دانہ دو دم کہائی
پہلا دانہ جب اوسمین پہونچی

دانی وہ جلد جلد کہاتا ہی
متواتر پڑا اوٹہاتا ہے

اس لیے مثل توبرہ حق نی
دیا ہی ایک چینہ دان اوسی

وہ جو کچہ جلد جلد کہاتا ہی
سب کا سب پوٹی مین سماتا ہی

ہاضمہ اقتضای معدہ ہی
سنگدان اوسکو جای معدہ ہے

صنع صانع بیان ہوتا کی
اور یہی نفع چینہ دان مین ہے

کہا کی دانہ کہلائین بچون کو
اپنی منہ سی بہرائین بچون کو

سنکی یہ سب کہا مفضل نے
ای مری شاہ پیشوا میری

وہ گمان اسطرحکا کرتی ہین
وہ بیان اسطرحکا کرتی ہین

ہین مقادیر کی جو مختلفات
بی مقدر یہ ہوتی ہین ذرات

رنگ آمیزیان یہ بوقلمون
پر طاوس کی درون و برون

شکلین ہر طرحکی برابر ہین
رنگ و وصف و بیان سے باہر ہین

جتنی نقاش ہین مرغ کی نقش / کھینچتی ہین انہی رنگونکی
کون سی طبع ہی شعور کی اصل / مزج اخلاط کر دیا ہی فصل
کسکی نفس عشعور مین آیا / جو جدا اسی ظہور مین آیا
اطائر دیکہی پرونکو دیکہ ذرا / انکو آپس مین کیا ہی یسی بنا
پردی ہین یون ہی ہوئی باہم / کہ ذرا کہولنی سی ہون برہم
دیکہ تو مرغ جبتہ ابیں اوڑتے ہیں / رہ گئی ہین آپر ہوا مین جو اونہین
ہی مع مضبوط اور مستحکم تر / اوسکی دونون طرف ہی ہین پر
پھر مجوف اوسی بنایا ہی / جب کہ جوف بوجہ پھر گیا ہی
ای مفضل وہ مرغ بہی دیکہی / پاؤن جن طائرونکی ہین لمبے
یہ سبب ہے کہ اکثر اوقات / پانی مین بیٹھتی ہین دن کو رات
چرتی ہین اوسکی کہاتی جس آن / قابل طعمہ پانی کی حیوان
وہ اگر پاؤن مختصر پاتا / جب قدم اوٹھتی پانی الجہاتا
پاؤن اسطرح ملی لمبی / کہ وہ اپنی شکار کو پانی
ملی جس جانور کو پائی دراز / لمبی گردن سے وہ ہی سرافراز
لمبی گردن اگر نہ وہ پاتا / دانی کیونکر زمین سے کہاتا
رزق اوٹہانا ہو سہل تا اوسکو / دانی کہانا ہو سہل تر اوسکو
غور سی کر نظر سو کنجشک / دیکہ اہی باخبر سو کنجشک
اسطرح روز قوت کہاتی ہین / کسطرح روزی اپنی پاتی ہین
بلکہ پاتی ہین بسکہ بطر تلاش / صبح سی کرتی ہین تلاش معاش
حمد اوس رازق نوانا کا / شکر اوس خالق برایا کا
نہ تو ہی بی تلاش اسی ملتا / نہ مہیا ہی ایک جا سارا

عجز و تقصیر کی ہوئی ہین مقر / صنع تقدیر کی ہوئی ہین مقر
ہی یہ تقدیر سب مقدر کی / ہی یہ تاثیر سب موثر کی
اوس سے ہی برتر و بلند خدا / محدود ظالمون نی جتنا کہا
حیرتی ہین خیال و وہم گمان / پر ہی ہر ایک بافی کا تہان
نہیں ہوتی جدا وہ آپس سے / جبتک اونکو ہوا جدا نکری
صنعت اوراونکی دیکہنی ہی ہے / تاکہ دم سیخ اونہین رکہی ہی
سختی اسو آشنی ملی ہی اوسکی / اونکی ونکو وہ راحت ہی دہی
تا نہ ہو طائرونکو بوجہ اونکا / نہ ہو پرواز مین فساد ذرا
تو نی صنعت کا راز پہچانا / نفع پایا ہی راز نہ پہچانا
جسم پایا ہی دراز سی اونکا / رہتا ہی سطح آب سی اونچا
پاؤن کو کہاتے سے اوٹہاتا ہے / اسطرح اوسکی پاس جاتا ہی
ہوتا پانی سی وصل پیٹ اوسکا / اور اوسکا شکار رم کرتا
اور اس قدرت خدای قدیر / دیکہ صنع طیور مین تدبیر
اس لیی دی ہی ایسی گردن اونسے / اپنا طعمہ زمین سی چن لی
پھر کبھی اس دراز گردن پہ / جو کچ لمبی ملی ہی کر تو نظر
دیکہی جو جز و خلقت حیوان / پائی تو حکمت خدای جہان
اوسکی مانند اور جتنی ہین / کسطرح بہر قوت اوڑتی ہین
یہ نہیں ہے کہ قوت ان سبکا / ہو مہیا و مجتمع یکجا
یو نہیں حیوان و خلقت انسان / طالب رزق ہین ہیں سرگردان
جس کا جتنا کیا مقدر رزق / اوتنا ہی پایا ہی مقرر رزق
اس میں توق کی فلاح نہیں / پائین رزق اسطرح صلاح نہیں

مجتمع رزق پاتین جہ جیوان
پائین رزق آدمی جو بی تحصیل
طاعتون سے نفور کا ہو دہیان
مرتکب ہو فراغ خاطر سی
کیونکہ اپنی غذا مین پاتی ہین
ایسی چیز وسی ہین نہین باہر
صادق القول کی یکبار ارشاد
ہین ملخ ریزہ اور وہ حیوان
حد سی قسمین زیادہ ہین انکے
کر لی صورت مشاہدہ اسکے
جو نہ یہ جانور رہوا مین رہین
ہم یہ اسکا جواب کہتی ہین
روشنی خانہ محوطہ کے
انکا آنا دلیل ساطع ہے
جتنی کرتی ہین وقت شب پرواز
اوڑتی جاتی ہین کہاتی جاتی ہین
جانور وسعت ہوا کی ملی
اب جو کوئی کرے کمان اسکا
کر نظر شہر کی خلقت کو
اوڑتی سی ہی یہ طائروں کی ترنگ
حالا ہو کی دونا ہی بچا

ایسی لذت اوٹہا ئین جیوان
کوئی کب رزق کی کری تحصیل
جرم و فسق و فجور کا ہو دہیان
ڈری باطن سی وہ نہ ظاہر سے
کیا یہ خفاش و بوم کہاتی ہین
یہ بہی اسرار کبہی ظاہر
سنکی ان کی معاش ہی کہ یاد
دیکہ سکتا نہین جنہین انسان
ایسی خالی نہین جگہ کوئی
رات کو جب جلا چراغ کوئی
روشنی کی خبر ہو کیونکر انہین
سخن لاجواب رکہتی ہین
دور سی کس طرح نظر آتی
جمع ہونا دلیل قاطع ہی
کہاتی ہین طائران شب واز
قوت اپنا انہین بناتی ہین
رزق ظاہر ملی چہپا کی ملی
طائران ہوا مین نفع ہی کیا
دیکہ تو اس عجیب صنعت کو
پر یہ ہی چلد پانو سی نزدیک
صاحب شیر و بول اوسکو کیا

اگر کی کہا جائین جی کا ہو نقصان
مطمئن ہو جو اکل سی انسان
جس قدر کام ہون گناہون کے
جانتا ہی کہ اونکی کیا ہی غذا
مین نی یون عرض کی کہ ای مخبر
بہید انکے سمجہ مین کیا آئین
گمس شہد و پشہ اور اشباہ
رات کو اوڑتی ہین ہوا مین تمام
بہر عبرت یہ بات کافی ہی
کوٹہی پر روشنی ہو یا گہر مین
اگر آتی کو انکی کوئی کہے
کر کی ملی کسطرح زمان قلیل
دفعتہ ہو گئی جو یون یکجا
روشنی کی ہوا مین رہتی ہین
منہ یہ اوٹہی ہین کہول دیتی ہین
پہر نظر کر کہ کس طرح اونکو
یہ فقط ہی خدا کی رزاقی
عاقل اوسکو کہین کب عاقل
چارپایو نمین اوڑنی والو نمین
کان چہڑی ہین اونکی مثال
پاؤن ہین چار جن سی چلتا ہے

آفتین پائین جی کا ہو نقصان
سیر ہو مشکل سی ای انسان
جتنی اقسام ہون گناہونکی
رات کی جو ہین طائران ہوا
صدق مین کون بستا ہی مخبر
آپ جبتک نہ لطف فرمائین
نہین سکتی جو حضور نگاہ
نہین مشہور اون پرندونکی نام
انکی روزی کو رات کافی ہی
جمع ہو جاتی ہین یہ دم بہر مین
دوڑتی ہین جنگلو نسی صحرا سے
دور سی آتی ہین بصد تعجیل
پاس انکی چراغ تہا گویا
سب جگہ یہ ہوا مین رہتی ہین
انکو روزی ہوا سی ملتی ہین
راتون کو یہ ہوا مین اوڑتی ہین جو
رب ارض و سما کی رزاقی
ان مصالح سی جو ہوا غافل
برزخ اسکو بنا دیا دیکہین
دایون کی سی دانت ویسی بال
کب کوئی اونٹنی مثال ایسا ہے

وہ خلاف طیور اوری نکو
ہی غذا جانور ہوا مین ہین جو

بعض لوگون کو ہی گمان یہ ہے
نہین غیر ہوا غذا اسکے

حکم تقدیر رب سی باطل ہی
بی گمان وہ سبب سے باطل ہی

صاف ہی وجہ اول بطلان
بول و غایط ہی صورت انسان

نہین ممکن کسی طرح حاشا
بول و غایط ہوا سی ہون پیدا

دوسرا یہ سبب کہ خالق نے
کیا چبانی کو اوسکو دانت دیے

یہ چباکر جو کچہ نہین کہاتا
دانت گویا عبث ہوئی پیدا

باوجود دیکہ جو ہوا ہی پیدا
کچہ نہ کچہ کام کو ہوا پیدا

خلقت شپرک کی مصلحتین
طائر مشترک کی مصلحتین

ہی ضروری کہ لوگ سب جانین
تا عنایات صنع رب جانین

فضلہ شپرک جو ہوتا ہے
جزو اعمال و ادویہ کا ہے

شپرک اعظم مصالح ہے
اسکے ہستے کا لطف واضح ہے

اسکی ہونی سی یہ ہوا ظاہر
خلق انواع پر وہ ہی قادر

جسطرح چاہی جو کری پیدا
جیسا منظور ہو کری پیدا

خلقت ابن ہزہ دیکہ ذرا
کہ وہ چڑیا سی ہی بہت چہوٹا

قصد جو انڈی دینی پر باندہا
گہونسلا شاخ نخل پہ باندہا

آشیانی سی جب ہوئی فرصت
دیی انڈی موجب عادت

ایکدن جا پڑی جو اوسکی نگاہ
دیکہا آتا ہی ایک مار سیاہ

آشیانی کی پاس منہ کہولی
چاہتا ہی کہ نگلی سب بچے

ہوگیا بیقرار دیکہ کی حال
ہوئی دفع ضرر کی فکر کمال

کو کہرو پر نظر پڑی ناگاہ
ہوا الہام حق سی وہ آگاہ

چونچ مین دانہ کو کہرو کا لیا
دہن مار مین وہ ڈال دیا

حلق مین کو کہرو چہبا جاکر
رہگیا اضطراب دل پاکر

گر پڑا خاک پر درخت سے سانپ
مرگیا اوسکی مین بخت سی سانپ

اوسکو بی خلاف مار لیا
سانپ کو اوسنی صاف مار لیا

پہلے سر نہان یہ فرمایا
آپ لی بعد ازان یہ فرمایا

ہم جو اوس بات کی نہ دیتی خبر
بہید کہلتا یہ کس طرح تجہ پر

کہ خشک سی یہ نفع اعظم ہی
بہر عبرت یہ بات کیا کم ہے

ایسا مرغ ضعیف یہ تدبیر
جثہ ایسا نحیف یہ تدبیر

اسطرحکا یہ جانور چہوٹا
اور اوسسے یہ نکلی کام بڑا

اوس پرندی نے کس سی پائی حواس
ایسی جو سانپ کے اڑائی حواس

ٹہری اتنی نہ تاب تن مین رہے
حسرت مار من کی من مین رہے

سینکڑون چیزون نہین ہین منفعتین
سننے سے کہلتے ہین یہ مصلحتین

پاکری امتحان تب جانے
اسطرح کوئی بی سبب جانے

حکمت خلقت ذباب عسل

مگس شہد مین بتفکر کر
اسکی تدبیر مین تدبر کر

مگس شہد کا تو دیکہ انبوہ
مجتمع ہوتی ہین گروہ گروہ

کیا مزی شہد کی دکہائی ہین
کیا بنا چہتی کی بنائی ہین

کیا منافع ہین کیا حلاوت ہے
کیا غرابت ہی کیا لطافت ہے

باوجود دیکہ خود نہین ہے ادراک
نیک و بد مین نہین ممیز خاک

ایسی نافہم سی ہون ایسی کام
یہ خدا کی طرف سی ہی الہام

طبع زنبور کو کیا مجبول
کام اوسکا نہین ہے کوئی فضول

کار کی مصلحت تو ہم سے ہے / یہ فقط بہر نفع مردم ہے
دیکہ تو خلقت ملخ ہے ذرا / اسکی خلقت مین صنعتوں کو بہرا
پائی ہی اوسنی کیا توانائی / ہی بشر سی سوا توانائی
جسطرف اونکی فوج جاتی ہے / ہوش انسان کے اوڑاتی ہے
صاحب حکم و صاحب تدبیر / اپنی لشکر کا لیکی جم غفیر
کیا نہین یہ دلائل قدرت / کیا نہین یہ فضائل قدرت
کر نظر ای مفضل انکی طرف / کر ذرا فکر اکمل انکی طرف
ان سی بہرتی ہین کوہ و دشت و جبل / بہرتی ہین شہر و قریہ و جنگل
تو یہ تو ایسی ہین اگر انکو / ابر دیکہی تو پانی پانی ہو
متفق ہوتی بلکہ سب خلقت / انکی صنعت ہین کرتی جمعیت
ممتنع تہا کہ سب بنا سکتے / عشر اعشار کب بنا سکتے
کیا بشر کنہ ذات حق پائے / حیف کنہ صفات حق پائے
اوس سے باہر نہین کوئی ممکن / کب ہو واجب کا مدعی ممکن
قدرت حق ہی بیحساب و شمار / کسکی طاقت جو کر سکی انکا
خلقت ماہیان دریا دیکہ / ان عجائب کا بہی تماشا دیکہ
نکئی پاؤن اسلیی پیدا / کہ وہ چلتی نہین کبہی رستا
نہ دیا پہیپہڑا اسی ہی اونہین / کہ نفس پانی مین نہ کہینچ سکین
کشتیان جیسی لوگ کہیتی ہین / دو نون ڈانڈ ویسی کام لیتی ہین
وصل اوسکی بدن سی چہلکی ہین / تن سی پیوستہ اوسکی چہلکی ہین
ہی بصارت بہت ضعیف اوسکی / ہوتا ہی مانع نگہ پانی
یہ قوی شامہ نہ پاتی اگر / رزق کب پاتی وہ ضعیف نظر

حکمت خلقت ملخ ہے

کتنی اوسکی ضعیف ہین اعضا / کیا لطیف و نحیف ہین اعضا
خلقت اوسکی ضعیف ہے اتنی / کثرت انسان سی زیادہ ہی
جو کوئی بادشاہ ذی شوکت / صاحب تخت و صاحب سطوت
شہر و باغ آفت ملخ سی بچائے / دور کرنی مین انکی گہبرا جائے
ضعف خلق جسطرف جائین / دفع مین جو قوی ہین گہبرائین
انکو جس شہر کے لی رخصت / سیل کیطرح کرتی ہین حرکت
اتنی افراط سی یہ آتی ہین / نور مہر فلک چہپاتی ہین
جو بناتا نہین کوئی صانع / ہوتا اسباب صنع کا جامع
کری محنت اگر کرورون سال / پائی فرصت بشر کرورون سال
صنعت خاص حق گواہ یہ ہین / ذرہ قدرت آلہ یہ ہین
تو اسی بات سی کر استدلال / دیکہ تدبیر ایزد متعال
جسکو دیکہا اوسکی صنعت ہے / جسکو پایا اوسکی قدرت ہے

حکمت خلق ماہیان بحار

ہین جدا اسکے پہلوؤنکی عضو / جو مناسب ہوئی وہ پائی عضو
پانی مین گہر بنا دیا اونکو / کچہ نہین احتیاج پا اونکو
عوض پا بنا دیی دو پر / پہلوؤن مین وہ دونون ہین یکسر
پر ویسی دو رکتی ہی یون مچہلے / جیسی ڈانڈ ویسی چلتی ہی کشتی
حلقہ ہای زرہ کی صورت ہین / حافظ رنج آب و آفت ہین
قوت شامہ اوسی دی ہی / دور سی بوئی طعمہ پاتی ہی
دہن و گوش کی ہین منفذ ایک / مخرج آب و رہ غذا ایک

منہ جو پانی سی وہ پہولا کئی
کانونکی راہ سی گرانی سے

دیکہ اللہ کی ذرا صنعت
نسل ماہی کی کیا ہی ہی کثرت

کس سکی کیا کوئی فراست سی
نہین ہوتا شمار کثرت سی

جانور کی ہزارون ہین اقسام
مچہلیان کہاتی ہین بجائی طعام

بیٹہتی ہین کنار آب اکثر
مچہلیان اونکو آتی ہین جو نظر

کیا بشر کیا درند کیا طائر
صید ماہی سی کون ہی قاصر

جب یہ ٹہہرین غذای حیوانات
ہوئین پیدا برای حیوانات

ہوئی صانع کی خواہش ہر بر
نکلین ہر بطن سی کثیر کثیر

اور منظور تجکو ہو یہ ہے
علم انسان کے جانی کوتاہی

مچہلیان دیکہ اور حیوانات
کہ جو پانی مین رہتی ہین ذرات

کسی اصناف انکی جانی ہین
کس سی حصر و شمار پائی ہین

خلق قرمز کی صنع کا ہی بیان

بات نکلین یہ ڈہی سے
اوس سے سیکہے ہین لوگ صنائع

پہر کیا ساری منہ مین اوسکا لہو
ہوئی رنگین جلد ظاہر رو

رنگتین اوسکی سب شروع ہوئین
رنگ آمیزیان شروع ہوئین

یہ نہین پیدا ہوئی ہین بدعات
ایسی چیزین ہین اصل مخترعات

دفعۃً آگیا نماز کا وقت
یعنی طاعات بی نیاز کا وقت

کیا ارشاد صبحدم آنا
رکہو یہ یاد صبحدم آنا

مبتہج تہا بہت بہت مسرور
ہوئی حاصل مسرت موفور

کچہ عجب شان کی مسرت تہی
او کمی نقصان کی مسرت تہی

وصف کرتا تہا حق تعالی کا
شکر تہا خالق توانا کا

اوسکی آرام کا یہ شغل ہوا
مرغ کہاتی ہین جسکی ایسی ہوا

بی نہایت ہین پیٹ مین انڈی
لاکہون جیتی ہین انہین انڈی

سبب افراط کا سناتا ہون
لطف سربہان بتاتا ہون

تا بہ حدی کہ کچہ درندی ہے
جنگلون مین ہے بود و باش اونکی

بی تکلف شکار کرتی ہین
ہو کہ مین اپنا پیٹ بہرتی ہین

جنس ناجنس سکو بہاتی ہین
مچہلیان مچہلیونکو کہاتی ہین

اور حیوانو نسی جو کم ہوتین
نہ بڑہی وا ہم ہو تین

توجو چاہی کہ ہو نمود و عیان
وسعت حکمت خدای جہان

چشم عبرت سی دیکہ سوی بحار
ہی ہر اک قطرہ آبروی بحار

صدف و لطف گوہر و مرجان
کیسی ہین پانی مین صنعتین جو عیان

مگر اوتنی کہ جنسی کام پڑی
سکو محسوس اوس قدر ہوگی

قرمز اصناف کرم مین ہی ایک
ساکن بحر وہ بہی ہی شی ایک

ایک کتا کیا لب دریا
اوسنی قرمز کا گوشت کچہ کہایا

لوگون نی منہ جو کتی کا دیکہا
سب نی اوس رنگ کو پسند کیا

اور اسکی نظیر ہین لاکہون
یاد انسان کو کہان تک ہون

یون مفصل نی پہر بیان کیا
جب کلام اس مقام پر پہنچا

عالم علم باطن و ظاہر
اوٹہی فوراً نماز کی خاطر

اپنی کہر مین چلا بصد شادی
بی خطر مین چلا بصد شادی

کیا عجائب سی تہی ہوا اسی
کیا غرائب سی تہی ہوا اسی

یہ جو پانی تہی نعمت عظمی
ہاتہ آئی تہی نعمت عظمی

تا سحر ہین بسرور سی سویا
رات بہر ہین بسرور سی سویا



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہوتی ہی مجلس سوم آغاز

دوسری نظم ہو چکی مجلس / اب مین لکھتا ہون تیسری مجلس

دوڑتا مین کیا حضور امام / پائی پابوسی امام انام

فرط عیش و فرح سی فرمایا / آپ نی اسطرح بیان کیا

کیا حاکم ہمین کو عالم پر / نہ دیا اور کو شرف ہم پر

ہمسی دوری جو اختیار کری / پاس اپنی بلائی دوزخ اوسے

اوسکا ملجا ہی گلشن جنت / اوسکا ماوا ہی گلشن جنت

اور جو کچہ کہ حق تعالی نی / بھر موجود بدو خلقت سی

حال جو کچہ گذر کیا اوس پہ / لطف تصویر شکل و جسم بشر

جو عجائب ہین اوسکی حکمت کی / جو غرائب ہین اوسکی قدرت کی

اب کہون اور صنعتین تجہسی / حق تعالی کی قدرتین تجہسی

دیکہ افلاک و سبعہ دوار / دیکہ تو صبح و شام و لیل و نہار

چار عنصر کی دیکہ ملنی کو / آب و خاک و آتش و ہوا ہین جو

کہتا ہی یون مفضل دیندار / تیسری دن کی صبحکو اکبار

جب وہ شاہنشہ عرب بیٹھا / مین دو زانو بصد ادب بیٹھا

حمد و شکر اوس خدا کو ہے زیبا / اپنی بندونمین جسنی ہمکو چنا

معرفت ہمکو اپنی علم سی دے / تقویت ہمکو اپنی حلم سی دے

ہر سخن نخل رہنمائی ہی / اسکی جس جس نے چہاون پائی ہے

ای مفضل کیا بیان و عیان / سبب لطف خلقت انسان

تا دم مرگ و انتہای فنا / تا فنای قیامت کبری

وہ بہ تفصیل سب کہا تجہسی / مختفی کچہ نہین رہا تجہسی

خلق انسان مین خلق حیوانین / صورت و سیرت و تن و جان مین

ہین نشان صنایع قیوم / آسمان آفتاب ماہ و نجوم

فصل سرما و موسم گرما / بادہای مہیب ہوش ربا

لطف باران فقط کہون کیا مین / سنگ ہین کوہ ہین معادن ہین

تو نباتات دیکھ اور سحاب
اور جو اونمیں ہین گل و اثمار

فکر کر رنگ آسمان مین ذرا
ہین مصور کی صنعتیں کیا کیا

تربیت اس سے ہی بصارت کو
تقویت اس سے ہی بصارتکو

دیکھی ایسی کبود چیزون کو
کہ نہین تیرگی کی مائل جو

اوس تغار کبود کو دیکھی
جو بھرا ہو تمام پانی سے

کس طرح رنگ آسمان ہے کبود
اس طرح رنگ آسمان ہے کبود

پڑی انسان کی ہر اک نظر
پر بصارتکو کچہ نہ پہونچی ضرر

تو جو دیکھی خدا کی حکمت کو
صانع بی بدل کی صنعت کو

سب مین ہی حکمت خدا ظاہر
سب مین ہی صنعت خدا ظاہر

بی بصارت تفکر اسمین کرین
سارے ملحد تدبر اسمین کرین

ہی عجائب دوام لیل و نہار
دیکھ لطف قیام لیل و نہار

کسطرح کرتی لوگ سعی و تلاش
ہوتی برباد سب امور معاش

تیرگی سب کو بار ہو جاتی
زندگی ناگوار ہو جاتی

کہ مفاد طلوع محصر اکثر
صاف خورشید سی ہی روشن تر

دیکھ حال غروب شمس ذرا
ہین ہزارون منافع ای دانا

عیش و راحت کے ہین سبھی محتاج
استراحت کے ہین سبھی محتاج

قوت ہاضمہ قیام کری
فکر ہضم طعام شام کری

دن ہمیشہ اگر رہا کرتا
محنتین آدمی کیا کرتا

کہ بلا شبہہ لوگ ہین اکثر
مستعد مال جمع کرنی پر

متصل ایسی کام کرتی حریص
کام اپنی تمام کرتی مریض

دھوپ اگر شام کو نہ ڈھلجاتی
پھر تو ساری زمین جلجاتی

عبرتیں لاکھوں اسمیں ظاہر ہین
صنعتیں لاکھوں اسمیں ظاہر ہین

رنگ گردون جو یہ نیلا ہے
تو موافق ترین الوان ہے

ہی طبیبون کا قول اسپر دال
کہ ہو جسکی بصر مین ضعف کمال

بلکہ تھوڑی طبیبونکا ہی کلام
ہو بھی جسکی بصر مین کندی تمام

پس تفکر کر اے مفضل تو
کچہ تدبر کر اے مفضل تو

حکمت حق کا رنگ شامل ہی
یہ سیاہی سی صاف مائل ہی

حکما جتنی گذری ہین دانا
تجربون سے اونھون نے جو جانا

تجربون کی موافق آئی نظر
حکمتون کی مطابق آئی نظر

چاہئی سب بر حقیقت لین
اہل عبرت اسی سی عبرت لین

فکر کر اے مفضل اس مین خوب
دیکھ خورشید کا طلوع و غروب

نہ نکلتا جو آفتاب کبھی
ہوتی باطل امور خلق سبھی

رہتی دنیا ہمیشہ تیرہ و تار
پھر نہ پاتی یہ لطف عیش بہار

ہین مصالح بہت عیاں اسمین
نہیں کچہ حاجت بیان اسمین

اس جلسہ ہی غروب شمس کا حال

بی غروب آفتاب اگر ہوتا
رنج لوگون کو بیشتر ہوتا

نکلیں تا ماندگی سی انکی بدن
پائیں قوت حواس مرد و زن

ہاضمی مین نہ ہو فتور ذرا
پہونچی سبکی غذا سی عضا

حرص سی راحتیں ہو لا دیتی
جسم کو آدمی کھلا دیتی

رات کی تیرگی نہ آتی اگر
محنتون سے نہ باز رہتی بشر

آمد شب کا فائدہ سن اور
ہی یہ نکتہ مقام فکر و غور

کبھی روئیدگی نہ پاتی نبات
ہوتی ضائع تمام حیوانات

ہیں یہ ہی حکمت خدای قدیر
جو امور انام کا ہی خبیر

اسطرح اوس خدای ٹھہرایا
حکمت پاک کو یہی بھایا

رہی خورشید کو طلوع و غروب
ہی نظام جہان کا یہ اسلوب

سب جلاتی ہین جسطرح یہ چراغ
بار پاتی ہین جسطرح یہ چراغ

جب وہ کاموسنی پاتی ہین فرصت
تب چراغونکو کرتی ہین رخصت

سبب یہ ہر نظام عالم ہے
سبب انتظام عالم ہے

گردش مہر مین تفکر کر
اسکے پست و بلند پر ہو نظر

اسکے تاثیر سی تو ہو ماہر
چار فصلین ہین مختلف ظاہر

اوس مہر کی ہی عیان تاثیر
حبذا قدرت حکیم قدیر

آگی جاڑا جو جاتی ہی گرمی
داخل باطن ہین پاتی ہی گرمی

تا نبات و شجر ہین ای دانا
مادّہ میوونکی ہون سب پیدا

جب حرارت ہوا مین آتی ہی
گو کثافت ہوا مین آتی ہی

رسہ کی سامان کرتی ہی پیدا
اور باران کرتی ہی پیدا

جسم جاندار ہوتی ہین مستحکم
قوتین پاتی ہین بوجہ اتم

فصل سرما مین جب نبات و شجر
بہرتی ہین مادونسی سرتاسر

بی تکلف شروع فصل بہار
حرکت پاتی ہین نبات اشجار

شاہدان چمن اسی سی ہین
گہاس بوٹی شگوفی و گُلبن ہین

آتی ہین شہوتونین حیوانات
انڈی بچی یہ دیتی ہین دن رات

جبکہ آتی ہی فصل تابستان
ہوتی ہین گرمیان ہوا مین عیان

پختہ ہوتی ہین باطن اثمار
سوکہتی ہین رطوبتین اکبار

جو رطوبات و خلط فاسد ہین
جتنی فضلات و خلط فاسد ہین

جسم حیوان سی ہوتی ہین تحلیل
سب بتدریج پاتی ہین تقلیل

نہین رہتا زمین مین پانی
تا عمارت بنی بہ آسانی

صاف ہوجاتی ہی ہوا ساری
نہین رہ سکتی کوئی بیماری

لکہون ان فصلو کی جو مصلحتین
دفترونمین نہ آئین منفعتین

دیکہ تو آفتاب کی حرکت
فائدونسی بہری ہی صنعت

حرکت خاصہ ہی ای خوشخو
اپنی بارہ بروج مین اسکو

ہی حمل نام برج اول کا
دوسرا ثور تیسرا جوزا

جو تہا سرطان پانچوان ہی اسد
ہی چہٹا برج سنبلہ بی کد

برج ہفتم کا نام ہی میزان
برج ہشتم کا نام عقرب جان

ہی نوان برج برج قوس نہان
جدی ہی ان بروج مین دسوان

گیارہوان دلو بارہوان ہے حوت
نہین انمین کسیکو جای سکوت

دیکہ صانع کی انمین تو تدبیر
سب مین ہے حکمت خدای قدیر

سال انہین مین تمام ہوتا ہے
کام سب انصرام ہوتا ہی

ہوتی ہین ظاہر اسی فصلین چار
ایک ان چار مین ہی فصل بہار

دوسری فصل فصل تابستان
فصل پائیز تیسری ہی عیان

فصل چوتہی سمجہ زمستان کے
مصلحت ہی حکیم یزدان کے

اسقدر آفتاب کی حرکت
سو طرح کی دکہاتی ہی حکمت

پہل اسی سے درخت لاتے ہین
غلہ و میوہ نشو پاتی ہین

لگتی ہین پہر در مین آتی ہین
پختگی سب اسی سی پاتی ہین

اسی منوال پہر نکلتی ہین
دوسری سال پہر نکلتی ہین

نہین تو دیکہتا کہ شمسی سال
اوسکی مقدار کا ہی یہی حال

سیر خورشید کی یہی صورت
کہ حمل سی ہی تا حمل حرکت

سال کا ہوتا ہی اسی حساب
یوں ہیں نکلتا ہی ہر کسی کا حساب

اسی کی گردشیں دکھاتی ہیں
ہیں زمانی جدا زمانی سے

جب سی پیدا ہوا ہی عالم
لوگ ہر عصر ہر زمان ہر دم

عمروں کا کرتی ہیں اسی سی حساب
لو چہ لی تو ہر آدمی سی حساب

اور سب وقت اپنی دینوں کا
اور اجاری معاملی ساری

کام اسی پر ہیں خلق کی موقوف
رہتی ہیں سب شمار میں مصروف

کرتا ہی آفتاب جب دورا
ان بروج شمار کردہ کا

ہوتا ہی سال آفتاب تمام
لوگوں کی ہوتی ہیں حساب تمام

ای مفنن یہ صنع داور ہے
تابش آفتاب کیونکر ہے

کس لیی ہی یہ خواہش تقدیر
کی ہی کیونکر خدا نی یہ تدبیر

جو فلک اک جگہ ٹھہر جاتا
حرکت سی کنارہ کر جاتا

تا بہ مقدار خاص پہنچتا نور
رہتی اکثر جہات نور سی دور

کوہ و دیوار و سقف عالم کی
تابع نور شمس ہو جاتی

تھا یہ منظور ایزد علام
اوسکا ہو فیض عام و نفع تمام

تب یہ تدبیر کی مقدر نی
تابش مہر ہر طرف پہنچی

صبح مشرق سی یہ نکلتا ہی
سوی مغرب وہاں سی چلتا ہے

ہی جو مغرب مقابل مشرق
نہیں کچھ چیز حائل مشرق

حرکت یہ ہمیشہ کرتا ہے
نور سی ہر زمین بھرتا ہے

کر کی طی ساری و نمین نصف فلک
ہوتا ہی منتہی یہ مغرب تک

پھر نکلتا ہی جہت مشرق سے
جس جگہ سی نکل چکا پہلے

دوسرے دن نہیں نکلتا ہی
بلکہ اوسکی قریں نکلتا ہی

نہیں ہی کوئی جگہ باقی
جو رہی نور مہر سی خالی

دیکھ تو لطف قدرت منعم
دیکھ تو طرز صنعت منعم

خوان انعام حق تعالی میں
گردہ شمس سی ہیں مصلحتیں

ہی یہ مطمورہ جہاں جتنا
ہی زمانی میں جو عیاں جتنا

جس جگہ جتنی اس میں ساکن ہیں
جو ہیں معمور ہی جو مساکن ہیں

سب نبات و جماد تا حیوان
بہرۂ نور نیر تابان

نہیں رکھتا ہر ایک کو محروم
عام ہی لطف قادر قیوم

پھر کہا اوس امام نی کہ اگر
ایک سال آفتاب یا کمتر

کرتی لگتا تخلف تابش
کچھ جو ہوتی توقف تابش

ہوتا اہل جہان کا حال ابتر
نہیں بقا و ثبات شکل تر

آدمی غور کیوں نہیں کرتی
کہ امور جلیلہ سب اپنی

یہ بنانی سی جنگلی ہیں مجبور
صنعتوں میں ہی اعتراف قصور

کیوں یہ جاری ہیں اپنی موقع پر
کسکی ہیں زیر حکم آٹھ پہر

بہر لطف و مصالح عالم
جن سی باقی رہیں بنی آدم

اپنی اوقات پر ہیں صبح و مسا
نہیں کرتی تخلف اسمیں ذرا

ماہ تابان سی لا دلیل قوی
ہی علامت وجود صانع کی

آدمی کرتی ہیں حساب شہور
اسی عنوان ہی مرور دہور

چاند کو ڈھونڈھتی ہی نوع بشر
اس سی پہچانتی ہی سال قمر

سال خورشید و سال قمر
فرق رکھتی ہیں دونوں یکدگر

قمری سال کا یہ نقشہ ہے
چار دن فصلوں کو گھیر لیتا ہی

پائیں تکمیل سب نبات و شجر
نہیں کرتا کفاف سال قمر

کبھی جاڑونمیں دخل پاتا ہی
تو کبھی گرمیوں میں آتا ہے

یہی ہی وجہ خلقت کافور
دافع ظلمت شب دیجور

ہوتی ہی اس سبب سے روشن رات
تاکہ آرام پائیں حیوانات

سب نباتات پاتی ہیں سردی سے
دن کی گرمی اس سبب سے بچ جاتے

کسی صورت نہ ہو منور رات
رہیں راتوں کو عالم ظلمات

اکثر انسان ہوتی ہیں محتاج
بیشتر ہی جہان میں یہ رواج

یا اگر دن کو یہ بلاد دیکھے
شدت گرمی ہوا دیکھی

جس طرح سب زارع دنیا
جیسی تجار اور انکی سوا

کردیا نور ماہ کو یاور
کہ نہ پائی ضرر معاش بشر

ہی انیس مسافران یہ نور
رات کو جاتی ہیں قریب و دور

چند شب نام کو نہ آئی نظر
ایسا چھپ جاتی جو نہ آئی نظر

مثل خورشید اگر وہ پاتا نور
منفعت سب کی چھٹ ہوتی دور

ہی جو احوال ماہ میں تغییر
یہ بھی ہی صنعت خدای قدیر

بہر تنبیہ بندگان خدا
سب ہے قدرت دکھانیکا نقشا

وہی کرتا ہی ایزد علام
خالق ذو الجلال و الاکرام

کر تفکر مفضل اس میں ذرا
حال معلوم کر ستاروں کا

بعض اپنی جگہ سی ہلتی نہیں
یعنی سیار ہیں قریب و قرین

بعض ہیں مطلق العنان انمین
حسب معمول سیر کرتی ہیں

فائدی کی سناؤں تجکو بات
مختلف ہیں ہر اک میں دو حرکات

حرکت دوسری ہے خاص انہین
کہ نہیں اوسمین اشتراک انہین

قمری کی مثال یہ ہی عیان
مثل ماہ مبارک رمضان

تابش ماہ میں تفکر کر
صنع اللہ میں تفکر کر

کہو نمیں تجسے منفعت اسکے
کروں اظہار مصلحت اسکے

ہوتی ہی سردی ہوا سی فلاح
اسمیں حیوانوں کی ہی صلاح

یہ تقاضای مصلحت نہ ہوا
تا رہندہ جای ظلمت شب کا

تیرگی سی نہ ہو سکی کوئی کام
نہ ہو راتوں میں روشنی کا نام

دنکو فرصت جو دستیاب نہو
تو وہ کرتی ہیں کام راتوں کو

رات کو نور ماہ تابان میں
اکثر اعمال کیوں نہ کرتی رہیں

پس شب و روز کی مدد بنی
ظلمت و نور کی مقدر میں

ساری کار ضرور کی محتاج
نہ رہیں اور نور کی محتاج

پھر ہوا اقتضای حکمت رب
خوب ہو نور چاند کا کئی شب

اور کمتر ملا ہی نور اوسے
مشعل آفتاب تابان سے

ضرر خلق جابجا ہوتا
سبب انکی ہلاک کا ہوتا

یہ جو ہی گاہ بدر و گاہ ہلال
ہیں محاق و خسوف و نقص و کمال

ہو تقاضای مصلحت جسطرح
دیکھی بندوں کی منفعت جسطرح

ہی یہ حال نجوم بی کم و کاست

ملی ہی انکو مختلف حرکت
ہی جدا گانہ انکی ماہیت

کسی صورت جدا نہیں ہوتی
کسی ساعت جدا نہیں ہوتی

ہی ہر اک برج میں گذر انکا
پھرتی ہیں ایک دوسرے سے جدا

حرکت ایک عام رکھتی ہیں
جس سے سب تاری کام رکھتی ہیں

ہی وہ مغرب سے جانب مشرق
وہ ہر اک تاری کو ہوئی لاحق

چکی پر جس طرح پہری چیونٹی
مختلف چیونٹی کو ہین دو حرکات
ہی کر اسبت سے دوسرے حرکت
کر سوال اون گروہ نادانسے
کیا مدبر کی اسمین ہے تدبیر
کیون یہ سب ایکسیج سی چل کی
مختلف کر رہی ہین دو حرکات
ایسی پہرنی سی انکی ظاہر ہی
یون نہین اتفاق قول انام
ان مین ثابت ہین کسلئی تہورے
تاری جو ایکطور پر ہوتی
جتنی ہین علم انبیا کی سبب
حرکات انکی عقل ہین لاکر
حکم آیندہ ہر طرف ہوتا
انتقال آفتاب تابان کا
جسطرح سب ستاری آٹہ پہر
کو تثلیث سے کوئی تربیع
اور اگر سب یہ منتقل ہوسلتے
ہوتی بیشک برای سر نجوم
کیونکہ یہ انتقال سیارات
بی توقف دیکھائی دیتا ہی

حرکت ہو سو یسار اوسکی
ایک رادی سی ہے بس اے خوش ذات
ہی چکی کی واقعی حرکت
اس طرح کی جو کرتی ہین دعوے
نہین صانع کی اسمین کچھ تقدیر
دوسرے برج مین نہین رہتے
کیونکر انکی ہی ہین دو حرکات
اثر قدرت مدبر سے ہے
جسطرح ہی ملاحدہ کا کلام
اور سیار کیون ہوئی تہورے
وضعو نمین متفق اگر ہوتی
جتنی ہین علم اوصیا کی سبب
گردشین ان ستارونکے پاکر
علم ان چیزون کا تلف ہوتا
اور ما و نجوم کا پہنا
رکہتی ہین انتساب یکدیگر
کوئی تسدیس ہے غرض یہ جمیع
ساری کوکب یہ منتقل ہوتی
بر جہا و منازل معلوم
وقت گردش یہ حال سیارات
بی تکلف دیکھائی دیتا ہے

اور چکی پہر اپنی جانب راست
حرکت سوی چپ اوسکی ہے
یہ سو چپ قدم بڑہاتی ہے
تاری جو آسمان پر ہین جمیع
سچ اگر ہین کلام ان سب کے
حرکت انکی ہی اگر بالطبع
وزن معلوم ہی برابر ہے
ہی کوئی خالق قدیر ان کا
اس طرح پہر اگر کہی کوئی
سخن باصواب سن ہم سے
انکی اوضاع دال ہین جن پر
ایک دن اسبابین سے یہ بہی ہین
خبر علم غیب دیتی ہمین
جیسی اہل نجوم استدلال
اپنی بر جو نمین اپنی منزلونمین
کوئی نسبت مقابلے کی ہی
کہتی ہین حال امور عالم کی
اور کرتی سرایعہ یہ حرکات
ہوتی موقوف سب علامت دنیام
یہ محاذات صوری ای دانا
اسی صورت مثال ہی اسکے

ہی مثال نجوم نی کم و کاست
وہ ارادیسی اپنی چلتی ہے
چکی پر اوسکو پہیری لاتی ہی
متحرک یہ ہوتی ہین بالطبع
کیون نہین تاری پہر ٹہہر جاتے
جسطرح یہ ستارہای سبع
اور انداز مقرر رہی
ہی کوئی صانع خبیر ان کا
سخن بی اثر کہے کوئی
شافی اسکا جواب سن ہم سے
جو ہین آیندہ حادثی اکثر
خبرین ایسے پائی جاتی ہین
حکم بیشک و ریب دیتی ہین
کرتی ہین دیکھکر ستارونکا حال
مختلف انکی جیسی ہین وضعین
کوئی نسبت مقارنت کی ہے
یعنی آیندہ کام یون ہونگے
ایک اندازپر یہ رکہتی صفات
ہوتی موقوف انکی سیر دوام
کہ ثوابت سی انتزاع ہوا
شخص وقت مسافرت کوئی

کسی منزل میں جای نزل آئی
تہی مصالح ان انتقال میں جو
ہی برابر جو تارونکی حرکات
پہر جو انکی ہیں مختلف حرکات
ہی اس امر کی دلیل قوی

شہر میں یا وہ شہر سی جلدی
فوت ہو جاتی سب وہ ای خوشنجو
اس توافق سی یہ نکلتی ہی بات
نظم سی ہیں جو مصنف جرکات
نہیں اہمال و اختلاف ذری

ہی کلام مترجم مغفور

ہیں جو ساتوں کواکب سیار
ساتواں ان ستارونمیں ہی زحل
جسطرح صاف یوں ہیں ہوتا تہا
پہر جو دیکہی ہی خوب ثابت
جب ہوئی ان بیس الف دو سو سال
دورۂ ماہ بیس دن ہی بس
دورہ مریخ کا کہلا ہی وہ نہیں
پس ہی محتمل ہوا اب تو
جن ستاروںسی برجونکی شکلیں
اس سی ہی ہو یہ مطلب انکا
اون بنا نونمیں ہیں گذشتہ جو
اور یہ بہی محتمل ہو تا
یہ معانی بہی ہی فساد خلل
باعث طول ہی و بسار ادکر
کسی عنوان یا کسی صورت

ہوتی ہیں جنکی نام اب ظاہر
سیر کرتی ہیں ساتوں ہیں اکمل
ابتدا میں تو ہم حکما
پاتی ہی اک قلیل سی حرکت
کرتا ہی دورہ اک تمام و کمال
انتہائی زحل ہی تیس برس
اک برس ساڑہی دس مہینی ہیں
کہ صفت اس کلام کی یوں ہو
منتزع ہوتی ہیں کہلی ہیں انہیں
کہ تقابل نجوم عقرب کا
متداول نہ اسطرح ہوئی ہو
کہ مراد اوس سے ہو ہی گویا
ہیں قریب معانی اول
ہی یہاں نامناسب اونکا ذکر
مختلف کسطرح ہوں دو حرکت

اور اگر کری سب ہم حرکت
تہا یہ قائل کو نکتہ کہنی کا
خالی الطاف کی امور سی ہوں
متلبس ہیں امور صالح ہی
سب ہے تدبیر قادر خلاق
یوں مترجم کا ہی کلام ایں
اک قمر اک عطارد اک زہرا
ان سوا اور تاری ہیں کتنے
حرکت خاصہ نہ ہی اونمیں
کرتا ہی طی فلک ثوابت کا
حال سن آفتاب تاباں کا
دورہ ہے سترہ تمام و کمال
دورہ ہی زہرہ و عطارد کا
انتقال بروج جملہ عشر
برج عقرب میں آتا ہی جو قمر
کیوں کہ اس طرح ہوتا ہی مفہوم
اس زمانی میں ہے مراد اوس سے
کہ جو نسبت ہے اون ستاروںکی
اور وجہیں جو انکی نہیں منظور
اور جو کچہ ہی اسمیں فرمایا
اس سخن سے نکالا ہے یہ مفاد

یا کہ پہرتی ہیں کہتی سب عبث
کہتا اس قول کو سمجہ کی بجا
مستند طبع بی شعور سی ہوں
وہ فن ہی جو حکم سی مصالح سی
سب ہے تقدیر قادر خلاق
کہ یہ ہی مطلب تمام ایں
شمس مریخ مشتری ہی چہٹا
حرکت خاصہ نہیں کہیے
اصلی کہی تہی ثوابت انہیں
پہر کی ستر برس میں اک درجا
کرتا ہی سال بہر میں اک دورا
ہوتا ہی جبکہ گذریں بارہ سال
اک برس کی قریب میں پورا
جاتی ہوں تقابل کوکب
شرع میں منع ہی نکاح و سفر
اصطلاحات و اقران نجوم
برج عقرب ہے جب خروج کری
یکدگر مختلف نہیں ہوتی
ہیں کتاب بحار میں مذکور
یعنی اہمال سی کبہی اصلا
اس سے ممکن ہی انکو ہو یہ مراد

جنی دہری ہین جو طبیعین ‏ یہ ہی اونکی کلام کا آئین
نہین رکہی ارادہ وہ شعور ‏ کام ہی طبع بی شعور سی دور
آگ کو آتا ہی جلا دینا ‏ سرد کرنا ہی کام پانی کا
ہی ان افعال مین ہر صورت ‏ انطباق قواعد حکمت
جس طرح آگ یہ اگر چاہی ‏ کہ کوئی چیز اوس سے جلجائی
نہ جلائی کی ہون اگر چیزین ‏ نہ جلائی کبہی وہ آگ انہین
پس یہ دوا و سکی مختلف حرکات ‏ پائی جاتی ہی دونوں ہی بات
ہی موافق امور عظمے کے ‏ ہون مصالح خدای عالم کی
ہی محال اس طرح کا کلی کام ‏ ہین یہ سب کار ایزد علام
بعض ایام سال مین ہین عیان ‏ اختلافات حال ہین ہین عیان
دیکہ دو شعری و سہیل کا حال ‏ ہی یہ سب صنع ایزد متعال
کس طرح اونسی کرتی استدلال ‏ کہلتا کس طرح فصلوں کا احوال
کرتی ہین بعض اس سے استدلال ‏ پختگی ثمر کا کہلتا ہی حال
اور جس طور سی کہ بعض نجوم ‏ کبہی ظاہر کبہی ہین نا معلوم
ہین نجوم بنات نعش ایسے ‏ متصف ہین یہ نجم صغری سے
منتقین یہ بہی ہین عیان انہین ‏ جدی انہین ہی فرقدان انہین
اسسے قبلہ کو لوگ پہچانین ‏ طرف جن جانبین راستی جانین
کیونکہ بہو سے شہر و تمن سے ‏ ابدی الظہور رہین کو کب
ہی جو انکی ظہور اور خفا ‏ مصلحت سے ہر ایک مین عظمی
تو ستاروں کی نفع سمجہ جان ‏ اکثر اعمال وقت کی ہین نشان
اور بہی ہین حوادث بسیار ‏ ہین یہ اونکی حدوث کی آثار

کہ ہین منسوب تا روسی چیزین ‏ اثر اونکا ہی ساری عالم مین
ہو سوا ایک فعل کی کوئی کام ‏ ایک ہی کام اس سی ہو گا مدام
یا مراد اس کلام سی یہ ہو ‏ فعل وہ مختلف ہین باہم جو
اوس سے کیونکر کرین یہ کام ظہور ‏ جو طبیعت کہ ہو شعور سی دور
اور ہو اس طرح وہ شعلہ ور ‏ کہ کسی چیز کو نہ پہونچی ضرر
ہو طبیعت جب اس طرح نہی ‏ نہ کری مقتضای ذات کبہی
یہ جو ہی اختلاف دونوں کا ‏ ہی تباین جو صاف دونوں کا
اوس زمانی سی یا طبیعت سے ‏ کہ وہ خالی ہو قصد و فطرت سی
فکر کر ای مفضل دانا ‏ دیکہ تو صنعت نجوم ذرا
جسطرح حال ہی ثریا کا ‏ اور جیسا اثر ہی جوزا کا
ہوتی تہا ہی اگر یہ سب ظاہر ‏ فائدی انکی ہوتی کب ظاہر
جسطرح باعث طلوع سہیل ‏ ہی اسی واسطی رجوع سہیل
کہین بار ستر سی ہی مجہول ‏ بعض فصلوں کا ہی اسی سی دخول
بعض ہین ظاہر الظہور ان مین ‏ نہین چہپتی کا کچہ فتور ان مین
کہ ہین کتنی ہی بنات نجوم ‏ کبہی ہوتی نہین یہ نا معلوم
مصلحت کا ہی مقتضا ایسا ‏ کہ اسی طرح بعض ہوں پیدا
راہین دریا کی اور صحرا کی ‏ نہ رہین فصلوں کبہی سی چہپی
نہیں ہوتی نہان نظر سی کبہی ‏ رہتو مین ہین یہ ہمیشہ سبہی
ہو ظہور ایک کا اگر دشوار ‏ ہو فساد مصالح بسیار
کبہی یہ کرنا درخت کا بونا ‏ سفر بر و بحر کا ہونا
اندہیاں جو خوفناک منہ کا و خور ‏ شدت برد گرمیوں کا ظہور

جب مسافر کہین نکلتی ہین — اونسی راہ کو مگر اچلتی ہین
نور ہین کرتی ہین عبور رحاب — لگتی ہی راہ دشت تیرہ و تاب

ان منافع سی کر کی قطع نظر — حرکت پر نظر کری تو اگر
کبھی جاتی ہین شرق کی جانب — کبھی جاتی ہین جانب مغرب

متفکر کو ہی یہی عبرت — متدبر کو ہی یہی عبرت
ایسی سرعت سے چلتی ہین نجوم — فوق جسکا نہ ہو سکی معلوم

جو ہاین سرعت عجیب و غریب — حرکت کرتی یہ ہماری قریب
نور سی ہین تمام روشن تر — کبھی آنکھونمین کب یہ نور بصر

صاف جیسا تو دیکھتا ہی کبھی — کہ پیا پی جھلکتی ہی سب بجلی
بسکہ یہ ہی چمک مین روشن تر — اوسمین رہتا ہی خوف نقص بصر

چشم بینا سی دیکھ اسکا نظیر — ایک کہر مین اگر ہون خلق کثیر
اور اگر چراغ کہر مین جلین — پہرین گرد چراغ وہ کہر مین

بالیقین انکی آنکھین ہون حیران — گر پڑین منہ کی بہل وہ سب انسان
اب سمجھ اسکو تو اگر ہی فہیم — دیکھلی صنعت حکیم علیم

یہ ستاری جو رکھتی ہین حرکت — حرکت کی ہی اسطرح سرعت
دور انسان سی ہین اتنی لئی — تا ضرر آنکھونکو پہنچ نہ سکی

ہی جو سرعت مین مصلحت منظور — وہ ہی آئی عمل مین اسی ضرور
نور تہوڑا جو انکو بخشا ہی — اس مین سن لی کہ مصلحت کیا ہی

نہ ہو جسوقت آفتاب نہ ماہ — آدمی چاہین چلی کرین کچہ راہ
کار زر دیکہ دور بند نہ ہو — کیون یہ تنویر سود مند نہ ہو

یہ شب تارین نہ ہوتی اگر — حرکت ہوتی سب کو مشکل تر
دیکھ خالق کی لطف و حکمت تو — دیکھ عالم کی صنع و قدرت تو

ظلمت اونکی یہ آشکار و عیان — ہی مقرر برای بعض زمان
نہین بیکار خلق ظلمت و داج — لوگ اسکی بہی رہتی ہین محتاج

نہ ہو ظلمت جو نور سی مخلوط — کام انسان مین ہون نامربوط
دیکھ سوی فلک تدبر سے — نہین رہتی کا شک تفکر سے

مع شمس و بروج و کوکب و ماہ — روز و لیل و نہار و شام و پگاہ
کس طرح منضبط ہی دو جہان — حرکت اس طریق سے ہی عیان

کہ نہین اختلاف فصلونمین — نہین ممکن خلاف فصلونمین
صنف حیوان و ہر و صنف نبات — ساری روی زمین کی مخلوقات

سب کی بلنی کی ہی یہی تدبیر — نشو مین ہوتی ہین کمال نذیر
جبکہ تدبیر ایسی محکم ہو — کہ صلاح و نظام عالم ہو

بی مدبر یہ ہو نہیں سکتے — بی مقدر یہ ہو نہیں سکتے

حال مقدار روز و شب ہی یہان

فکر کر ای مفضل دیندار — دیکہ مقدار ہای لیل و نہار
جتنی بندونکی مصلحت سمجہا — اوسقدر روز و شب کو خلق کیا

اکثر آبادیونکی سنلے صفت — طول مین دن ہی پندرہ ساعت
طول مقدار روز اگر دیتا — صد دو صد ساعت اسکو کردیتا

جتنی روی زمین کے تہی مرزوق — جتنی روی زمین کے تہی مخلوق
سب یقینی ہلاک ہو جاتی — دہوپ سی جل کی خاک ہو جاتی

تہی جو انمین سے قسم حیوانات — کیا ہو تعداد اسم حیوانات
دیکھتی اسقدر جو طول نہار — نہ ٹہہر سکتی وہ نہ پاتی قرار

رہتی حیوان چرنی مین مشغول   آدمی کام کرنہین مشغول
یہ نباتات بہی کثیر و قلیل   باقی اس طور کا جو ہو زطویل
رات بہی طول اگر یوہین پاتی   قدر مین مثل روز بڑہ جاتی
ہوتی طرز خرام سی عاجز   چلنی پہرنیکی کام سی عاجز
پس نباتات کی حقیقت یہ ہے   جو حرارت طبیعی ان کو ملی
جیسی نخل و نبات باغ و دیار   گہر مین یا زیر سایہ دیوار

حال سرما ہی حال گرما ہی

کہ ہیاپی وہ ہوتی ہین وارد   باوجود دیکہ سب ہین باہم ضد
اسلیے تا ہر ایک سال یہان   چار فصلین ہوئین آشکار و عیان
اور سنلی کہ گرمی سردی   گرمی ہی ہیکر ونکی دتا عنی
جسم انسان مین دونون فصلین اگر   نہ کہا سکتین اپنا اپنا اثر
فکر اس مصلحت مین کر تو ذرا   دیکہ تدبیر خالق دوسرا
یا جو گرمی ہو ہر طرف کم کم   آتی سرما ہی سخت کا موسم
انکی تن مورد ضرر ہوتی   مرض امراض بیشتر ہوتی
نکلی حمام سخت گرم سی جو   اور داخل ہوای سرد مین ہو
پس بتدریج حق تعالی نی   دی ہی اصلاح بندگان کو یہی
سن کے اوسکو اگر کہی کوئی   وجہ تدریج کی بتانے کی
دینگی قائل کو ہم جواب اسکا   دائرہ آفتاب کا ہی بڑا
پوچہین کی ہم پہر اسکی باعث کو   دائرہ کیون بڑا ہی وجہ کہو
کہ خدا نی بقدرت و حکمت   مصلحت سی یہ دی اوسکی حرکت
صنع کا اشتمال حکمت پر   ہی دلیل اوسکی علم و قدرت پر

رہتی جب اتنی دیر بی آرام   دیکہتی جز ہلاک کیا انجام
تاب خورشید کسطرح لاتی   خشک ہو جاتی اور جل جاتی
ہل نہ سکتی تمام حیوانات   پڑہی ہنگی تمام حیوانات
طلب رزق مین کدہر جاتی   بہوکہی رہتی تمام مرجاتے
سردی شب سی ہوتین وہ مفقود   تہا محالات سی ثبات وجود
جس جگہ تاب آفتاب نہو   کیون ہر اک فاسد و خراب نہو
امر عبرت کا اور تماشا دیکہ   فصل سرما و فصل گرما دیکہ
اعتدال کمی و بیشی سے   ہین تصرف جہان مین اسکے
جو مصالح کہ ہو چکی مذکور   ان ہوا اور نکلین امر ضرور
جب بدن مین اثر دکہاتی ہے   اوسکو اصلاح پر یہ لاتی ہی
ہوتی بازار زندگی کاسد   ہوتی ابدان ضائع و فاسد
آدمی وقت کا نہس سرما   ہون بتدریج داخل گرما
اگر انسان چہٹنکی گرمی سی   دفعتہ ملتی فصل سردی سی
مجہسی اسکی مثال تو سن لے   لطف صنعت کا حال تو سن لے
ہی مضر وہ ہوای سرد ہی   غالبا پونہچی رنج و درد اوسے
ایک ہی یہ دلیل یہ تقریر   مثبت ہستی حکیم قدیر
دورہ آفتاب ہی لاغیر   کیونکہ وہ جرم ہی بطی السیر
اوسی پائی جو خاصہ حرکت   قطع کرنی کی یہ ملی صورت
منتہی ہو گی تا یہ سب تقریر   طرف حکمت علیم قدیر
یعنی ترجیح بی مرجح کیا   یہ تسلسل ہی علتون کا برا
اور تو جان یہ بہی صنع خدا   نہ بناتا جو موسم گرما

میوہ خام و تلخ جتنی ہے
نہ بناتا جو موسم سرما
اس مین آ فائدہ ہی ہی عاقل
صرف سی بیج رہی اناج باد
کس قدر دو نوعین مین منفعتین
یہ ضرر ہی صلاح اعلا ہے
اے مفصل خدا کی کرنسنہ ہے
بعض اوقات اگر ہوا نہ چلے
آئی طاعون یا وبا آسے
خبر اس بھید کی تجھی مین دون
کرتی ہی پیکر ہوا مین نفوذ
با ہم انسان دہر روز و شب
تو صدا سی جہان بھرجاتا
جیسے جسوقت بھرتی ہین کاغذ
یعنی انسان باتین کہتی ہین
جس قدر آدمی ہی کہہ سکتا
کبھی انسان یا کچھ اور ہی بات
ہی ہوا ہی نسیم ہے
اس سی ہی زندگانی ابدان
خارج تن مین لگتی ہی اگر
کان کو وہ صدا سناتی ہی

بکتی کیا میٹھی کسطرح ہوتی
اس مین نقصان تہا زراعت کا
دانی اتی ہون کھیت مین حاصل
کہ زراعت کی پھر کری امداد
نفع اعظم کی ہین یہ مصلحتین
اس مین بھی نفع دین و دنیا ہے
اور نفعون سی اب کرون تنبیہ
کبھی دن رات اگر ہوا نہ چلے
غلی پر آفت و بلا آسے
حکمت اصل ہوا کی تجہی کہون
کرتی ہی جو ہر ہوا مین نفوذ
کہتی ہین ایسی ہی مطلب
کام دشوار ہوتا لوگون کا
لوگ تبدیل کرتی ہین کاغذ
اکثر اوس سی جو لکھتی رہتی ہین
ہوتی ہی حال سخن جو ہوا
رہی اشغال گفتگو د رات
بس ہی عبرت کچھ اور ہی کافی
اس سی ہی نفع صحت انسان
حق مین ابدان کی ہی مصلحتر
بوی خوش شامی مین لاتی ہے

خوش ہوی ثمری ہون انسان
دانی اکثر رہی زیر زمین
سال بھر صرف قوت انسان ہوتین
پس انہین دیکھتا ہین تو کیا
باوجود یکہ ہین مفید اکثر

منتفع خشک و تر سی ہون انسان
لطف واط کا نہ پاتی تھین
سال بھر صرف رزق حیوان ہون
موسم صیف اور فصل شتا
آدمی اتنی پاتی ہین جو ضرر

ہی یہ شرح و بیان نفع ہوا

نفع کیا کیا ہوا کو بخشا ہے
دم رکین آدمی پڑین بیمار
کھل گئی قدرت خدای عباد
فی الحقیقت صدا ہی ایک اثر
جب ہوا اوس صدا کو پاتی ہے
رہتا باتون کا جو ہوا مین اثر
ہوتی محتاج سب پا کی خلل
باتین کرتی کا ہی رواج سوا
بسکہ ہی خالق و حکیم خدا
اوس سے بنتا ہی گفتگو کا اثر
کیا ہوا مین ہی قدرت صانع
جو مصالح ہوا نی پائی ہین
ناک سی جو تن مین جاتی ہی
جو صدا اس مین ہوتی ہی داخل
نہین تو دیکھتا یہ صبح و مسا

صحت جسم اس مین پیدا ہی
ہوتی فاسد ہون سو کہین ہاہل کا
حسن تدبیر ہی یہ جنبش باد
متصل ہوکی وہ بہ یکدیگر
قوت سامعہ مین لاتی ہی
حرف رہتی ہین جیسی کاغذ پر
اگر ین تازہ ہوا کو کر کی بدل
ہوتی کاغذ سی احتیاج سوا
بنگئی کاغذ لطیف ہوا
ہوتی ہی صاف اور خالص تر
نہین ہوتی وہ کہنہ و ضائع
فائدی جو تجھی سنائی ہین
زندگی اس سبب سے آتی ہی
کرتی ہی راہ دور سی حاصل
جس طرف سی بادہ آتی ہوا

فصل جاڑے کی ہو کہ گرمی کی ‌ ہوتی ہی موجب صلاح وہی
جسم کی جان کے ہی آسایش ‌ اس سے انسان کے ہی آسایش
ربط پاتا ہی ابر باہم جو ‌ گھیر لیتا ہی ساری عالم کو
پہلتی ہین سب درخت اکبار ‌ کشتیان اس سے ہوتی ہین جاری
خشکی پانیکو نمین لاتی ہے ‌ آتش مردہ کو جلاتی ہے
یہ ہی کہنی سی حاصل مطلب ‌ جتنی ہین اس ہوا سی چرند سب
تازگی جسم وجان مین سب کے آئے ‌ گہلس کہلاتی خلق مرجائے

اب عناصر کا حال لکھتا ہون

کہ ہر اک کو خدائی نا محتاج ‌ کر کی پیدا دیا بہت سا رواج
وسعت اسواسطی ہین کو دی ‌ نہ کری خلق و زرع کو تنگی
اسمین کہا سو کا ہی معنی عظیم ‌ سب ہین مصنوع کردگار علیم
جو دوا چاہیی مہیا ہو ‌ معدنی جو ہی اس سے پیدا ہو
ہین بیابان سیکڑون خالی ‌ فائدہ اونسی کیا جو ہون خالی
ہین محال تمتع انسان ‌ نزہت انمین ہی آدمی کی عیان
مسکنو نسی جو آدمی ہون نفور ‌ گر ہین جنگل مین قریونکو معمور
باغ اونمین لگا دیی ہین تمام ‌ اونسی پاتی ہین آدمی آرام
جو نہ پاتی زمین یہ وسعت ‌ رنج پونہچاتی خلق کی کثرت
نہ تعیش جہان کا ہوتا ‌ نہ تغیر مکان کا ہوتا
تو سکونت زمین کو بخشی ‌ پہرنی مین تا نہ پائی رنج کوئی
کب صناعات اسمین کرسکتی ‌ کب تجارات اسمین کرسکتی
لی تو اس حال سی ذرا عبرت ‌ زلزلی کی ہی سنلی کیفیت

اندہیونکی جو چلتی ہین جہونکی ‌ سب ہوا سی نکلتی ہین جہونکی
ہر جگہ سی یہ ابر لاتی ہے ‌ ابر کو ابر سی ملاتی ہے
ابر سی مینہ جو ہی برس چکتا ‌ کرتی ہی ٹکڑی ابر کی یہ جدا
اس سے ہوتا ہی لطف ذوق طعام ‌ پختہ ہوتی ہین اس سے میوۂ خام
نہین رہتی تری کسی بر مین ‌ خشک کرتی ہی کپڑی دم بہر مین
جو ہوا کو خدا نکرتا خلق ‌ یعنی خالق ہوا نکرتا خلق
سب تبہ ہوتی آب و تاب ہو جاتین ‌ ساری چیزین خراب ہو جاتین
فکر کر ای مفضل اشرف ‌ دیکہ تو چارون عنصرونکی طرف
ایک اونمین سے ہی زمین وسیع ‌ ہی سبب کیا ہوئی زمین وسیع
یہ چراگاہ ہی یہ مزرع ہی ‌ یہ مکان و محل کا مبدع ہی
ہین زمینمین منابت اخشاب ‌ اس سی ہوتی ہین ہیمہ و حطاب
ہی یہ ممکن کہی اگر جاہل ‌ وسعت ارض سے ہی کیا حاصل
تو یہ حالات کردی اونسی عیان ‌ ہین یہ ماوای وحشیان جہان
ہین یہ صحرا سبب فراغت کے ‌ ہین یہ موجب مزید وسعت کے
اکثر ایسا ہوا کہ دشت فراخ ‌ ہوئی ہین موقع اماکن و کاخ
نقل اوطان سی اونمین آئی ہین ‌ کاخ و قصر و محل بناتی ہین
قید ہوتی حصار تنگ مین سب ‌ پاتی عیش و طرب مین رنج و تعب
جب خدای حکیم نی ایسا ‌ اس جگہ کو مکان عیش کیا
متحرک زمین اگر ہوتی ‌ حرکت سب کو سخت تر ہوتی
سب کا پانی ثبات ٹلجاتا ‌ عیش سب رنج سی بدلجاتا

زلزلی کا بیان ہوتا ہی

گو کہ رہتا ہی زلزلہ اکدم — چھوڑتا ہی گھر و نگو سب عالم
گرنی کی ڈر سی بھاگ جاتی ہین — آدمی گھر سی بھاگ جاتی ہین
جو کہی کوئی اسکا باعث کیا — کبھی پھر کیون ہی زلزلا ہوتا
ہم کہین گے جواب مین یہ بات — زلزلہ اور جتنی ہین آفات
پند و تخویف کو یہ آتی ہین — اہل غفلت کو یہ ڈراتی ہین
متنبہ ہون تا معاصی سی — آدمی بچ رہین مناہی سے
ہی اسی طور سی نزول بلا — جسم انسان مین ہی تپ پیدا
اور ہوتا ہی مال مین نقصان — پہنچتی ہین خسارت و زیان
اس ضرر مین صلاح دنیا ہے — نفع دنیا فلاح دنیا ہے
بیشتر ہی صلاح اہل زمین — عوض اون چیزونکی جو کہوئی گئین
انکو دیتا ہی آخرت مین خدا — چیزین کتنی نفیس و بیش بہا
کہ کوئی اور چیز دنیا کے — نہ کبھی ہو کی قدر ہین ویسی
اور اگر جسکا ہو گیا ہی ضرر — ہو مع خلق متفق اسپر
کہ ملی ویسی خیر دنیا مین — دیگا رب عزیز دنیا مین

اب کہون وجہ نفع خلقت آب

اور ہی حکمتون سی یہ حکمت — دیکھ تو کردگار کی صنعت
کہ ہی طبع ارض سرد و خشک — بنگئی طبع ارض سرد و خشک
یونہین پیدا ہوئی طبیعت سنگ — یونہین صانع نی کی طبیعت سنگ
فرق یہ ارض و سنگ مین کہا — خشک تر طینت زمین سی کیا
پس پانی اگر تمام زمین — ہوئی مثل حجر تمام زمین
گھاس جو کہا رہی ہین اب حیوان — نہ وہ اوگتی نہ جیتی سب حیوان
گھرون کے روی ارض سی بنا — اور جو کام ہو زمینون کا
دہر سی یہ تمام مٹ جاتے — سب ضرورت کی کام مٹ جاتے
تا نہ مٹ جائین کارہای اہم — پس اسکا ہی مس سنگ سی کم
اور نرم و ملائم ایسی بنے — کہ ہون کار اہم بآسانی
ہی یہ سب سی بزرگتر تدبیر — دیکھ تدبیر بادشاہ قدیر
ہین جو معمورۂ عظیم و وسیع — پایا قطب شمال اونہونے رفیع
کرویت سی جو زمین برہی — ہی بلندی کہین کہین پستی
ہی بلندی شمال کی برتر — پست ہی جانب جنوب اکثر
اسی باعث سی بیشتر نہرین — جو بہین ہین زمین پر نہرین
جس طرح دجلہ و بحار و فرات — بہتی ہین زور و شور سی دن رات
گرتی ہین جانب شمال سی خوب — اور جاری ہوئی ہین سوی جنوب
پس کہ جوف زمین مین ہے پانی — تابع ارض ہین بآسانی
جس جگہ ہی یہان نشیب و فراز — پانی مین ہی وہان نشیب و فراز
اسلیی ساری چشمہ ہای و بحار — اوتر آتی شمال سی یکبار
بہ رہی ہین جنوب مین اکثر — گر رہی ہین نشیب مین آ گذر
بہی وہی زمین مین تا پانی — اور کام آتی جابجا پانی
پانی معمار ہین مزارع ہین — بچ رہی جتنا جای دریا مین
جس طرح سقف بام ہی ہشیار — نہین ہوتی برابر و ہموار
اسکی جانب فراز پانی ہے — اسکی جانب نشیب و پستی ہی
تاکہ ڈہل جای آب بام تمام — نہ رہی پانی کی ٹھہرنیکا نام
صنعت کردگار یونہین ہوئی — کہ بلندی شمال نی پالئی

صنعت کردگار یونہیں ہووے
ہوتا لوگوں کو نافع اعمال
خلق پر کام تنگ ہو جاتا
پیتی ہین صبح و شام جو پاتا
پیتی ہین وحش و مرغ و دد پائے
اور یہی پانی ہین ہین مصلحتین
سارے دنیا کی مردم و حیوان
اور یہی ہین منافع بسیار
بدن و جامہ جو نجس ہو جائین
اور یہی نفع اس سے پانی ہین
اور یہی نفع اس سے ہین مفہوم
تو اسی جان تو بلاشبہہ
ہی یہ پانی معادن گوہر
ساحل بحر دہر ہین جو جو
اور یہی اس ہین لطف صنعت ہے
ان تجارات کو بغیر دواب
اپنی شہرون ہین کی سر جائے
کیونکہ اون سب کی بار بردارے
جبکہ رہتی تمام بی محمل
حاجت انکی جہان زیادہ ہے
کہ یہ اجناس لا کے سوداگر

کہ بلندی سے شال بی پانی
راہین ہو جاتین بند سب نے بحال
اور دنیا کا رنگ ہو جاتا
پیاسی مرتی تمام حیوانات
جان ماہی ہی تا ابد پانی
تو نہین جانتا وہ منفعتین
یہ نباتات جسقدر ہین عیان
کام جاری ہین اس سے لیل و نہار
سب ہے اس پانی سی طہارت پائین
آگ کو پانی سی بجہاتی ہین
وقت حاجت وہ ہوتی ہین معلوم
بات یہ مان تو بلاشبہہ
اس ہین یاقوت اس ہین ہے عنبر
او نہین عود و گیاہ ہی خوشبو
طرفہ تر محل تجارت ہے
اور ہوتین سواریان نایاب
دانقون ہین وہ سب بگڑ جاتے
ہوتی قیمت سی جو کئی دو کئی
منفعت دو ہتی اس ایسے ہین عاقل
جس جگہ ان سی استفادہ ہے
بیچتے ہین پی تمتع زر

یون نہ ہوتا تو پانی بہر جاتا
اور اگر یہ وفور آب جہان
لوگ آسایش اس سے پاتی ہین
ہی زراعت کا نشو پانی سی
اور حیوان آب ہین اکثر
کیونکہ جو نفع سبکو ہی معلوم
ساری چیزونکی پانی سے ہی حیات
ہینی کی چیزون ہین بلاتی ہین
خاک پانی سی بنتی ہی گارا
اس سے پاتی ہین آبرو حمام
شک اگر نفع آب ہین ہو تجہی
عیش ماہی یہان کا ہی ہی
اور کتنے دوائین پیدا ہین
کہ عقاقیر وادویہ کتنے
ہند سی لوگ جاتی ہین اکثر
قسمہای حبوب و امتعہ سب
منتقل وہ کبہی نہ ہو سکتے
آدمی کس طرح اوٹہا سکتا
کہ نہ ملتی وہان یہ سب چیزین
دوسرے اس ہین تہے یہ دشوارے
نعمتین کہاتی ہین کہلاتی ہین

دوڑتا کسطرف ٹہہر جاتا
چشمون ہین نہر و نہین نہ ہوتا عیان
پانی پیتی ہین سب نہاتی ہین
گہاس اس سی اوگی درخت اوگے
نہین بی آب جیتی وہ دم بھر
ہر منافع طلب کو ہی معلوم
نہو پانی نہو وجود و ثبات
پیتی ہین لوگ کو نکو پلاتی ہین
ہوتا ہی شامل مکان بنا
پانی ہین ماندگی سی سب آرام
کہ یہ پانی عبث ہین دریا کی
یہ محل و مقر ماہی ہے
کتنی جوہر کی کان دریا ہین
ساحل بحر سی ہین سب نکلی
اور شہرونین نادر چڑہکر
جن دواؤن سی سکو ہی مطلب
منتفع آدمی نہ ہو سکتے
کوئی اونکو کبہی نہ لا سکتا
آدمی پاتی ایسی کب چیزین
قطع ہوتی معاش تجاری
عیش کرتی ہین لطف اوٹہاتی ہین

سن عناصر سی لطف ہای ہوا

ہوتی حد سی سوا ہوا مین سم — بند ہو جاتا آدمی کا دم
اس سے پہلے یہ سب بیان ہوا — ہو چکا ہی اشارہ اس سبکا
آگ کا حال ہی کرون تفہیم — پہیل جاتی اگر برنگ نسیم
ہی جو لوگون کو حاجت آگ کی کم — ہین یہ اوس سے مصالح عالم
جتنی درکار ہونگا لین آگ — جس مین منظور ہونگا لین آگ
مشتعل انمین رہتی ہے بیشک — آگ کی احتیاج ہو جبتک
کی ہی خالق نی اسطرح تقدیر — کہ ہو لوگونکو اوس سے نفع کثیر
خاص انسان کی لیی ہی یہ کام — کہ یہ محتاج آگ کی ہین مدام
اونکو بی بہرہ آگ سی جو کیا — اون پر احسان کا یہ فرق دیا
نہ ملی جانور کو یہ عطا — ہر مشقت پر اونکو صبر دیا
نہ ہون حیوان کو وہ رنج و تعب — کہ وہ رنج و تعب مین جیتی کب
ہی وہ دار صغیر و نفع کثیر — حبذا حکمت خدای قدیر
جو نہ ہوتا چراغ یون روشن — لوگ ہتی مثل مردہ کہر بدفن
لکہ نہ سکتی نہ کرتی خیاطی — تا جہتی نہ کرتی کام کوئی
اور ہین نفع آگ مین کتنی — لوگ کہانا پکاتی ہین اس سے
کیا بتاؤن منافع آتش — کیا سناؤن منافع آتش

حال ابر و ہوا کا ہے مذکور

یہ جو گاہی حبس ہے گا چنان — دونون مین ہے مصالح انسان
کچھ بہی فرصت ہوتی منہ سی اگر — سڑتی یہ ساگ پات سر تا سر
ہوتین بیماریان بہت پیدا — بند ہو جاتا منہ سی برستا
جو نہ ہوتی ہوا مین وسعت — تو دخان و بخار کی کثرت
اور گنجایش اسکی رہتی کب — ابر کا اور چیزونکا ہو سبب

حال نفع وجود آتش کا ہے

یا وہ کثرت سی ہوتی صورت آب — جلکے ہوتا یہ سب جہان کباب
ساتہ اضرار کی ہین منفعتین — چہپی ہی سنگ و چوب و آہن مین
آگ جب چاہین جہاڑ کر نکالین — روغن و ہیزم و فتیلہ مین
پہیل جاتی جو مثل آب و ہوا — ایکدم مین جہان جل جاتا
جس قدر نفع ہو سکی لین — شر آتش سی احتراز کرین
جو بہائم ہین اور حیوانات — بے تمتع ہین آگ سی ذرات
آگ اوٹہانی کی چیزین ہاتہ مین — کف دست اور انگلیان پائین
تا جو رنج آدمی کو ہوتا ہی — جاڑون مرتا ہی جان کہوتا ہی
دون خبر تجکو اور نفعون سے — کام چہوٹا سا آگ کا سنلے
کرتی ہین روشن آگ سی چراغ — پاتی ہین کار ہای شب سے فراغ
کار شبہای تار ہوتی بند — ہوتی سب روشنی کی حاجتمند
رات دن جو دردمند ہوتی اگر — ہوتی مستغنی دوا کیونکر
سینکتی ہین تن آدمی اکثر — خشک کرتی ہین جامہای تر
نفع آتش ہین یہ اصح و اظہر — آگ سی فائدی ہین بیش تر
فکر کرای مفضل اس مین ذرا — ابر کی منفعت صفای ہوا
ایک کو ہوتی جو ثبات و بقا — خلل امر معاش مین پڑتا
سست ہو جاتی جسم حیوانات — چلتی ٹہنڈی ہوا ہیان دن رات
ابر سی صاف اگر ہوا ہوتی — مینہ کی ساری برس دعا ہوتی

ساری دنیا مین پہر نہ اوگتی گہاس ‌ ‌ ‌ جتنی دریا مین بکا ہوتا ہس
عمر حیوان کیا بسر کرتی ‌ ‌ ‌ خشک سالی سی آدمی مرتی

کبھی بدلی کبھی صفائی ہوا ‌ ‌ ‌ معتدل کس طرح نہ آئی ہوا
ہین جو دونون قرین یکدگر ‌ ‌ ‌ ایک کہوتا ہی دوسریکا ضرر

جتنی چیزین ہین پاتی ہین اصلاح ‌ ‌ ‌ کچہ نہین اسمین حاجت ایضاح
اور کوئی کہی یہ بات اگر ‌ ‌ ‌ کیون خدائی دیا ہی انہین ضرر

کیون بلاہی انہین فساد مزاج ‌ ‌ ‌ ایک ہی دوسریکا کیون محتاج
تو ہم اسکا جواب دیتی ہین ‌ ‌ ‌ سن اسی کیا جواب دیتی ہین

ہی صلاح آدمی کی اسمین کمال ‌ ‌ ‌ اسلیی دیکو ہی تغیر حال
جب مشقت وہ پائی یا صدمے ‌ ‌ ‌ کری توبہ چہپی گناہون سے

ہی مثال اسکی ای نکوکردار ‌ ‌ ‌ نوع انسان جو پڑتی ہی بیمار
اون دواؤنکی ہوتی ہین محتاج ‌ ‌ ‌ کہ جو کڑوی ہون یا خلاف مزاج

تا صلاح مزاج حاصل ہو ‌ ‌ ‌ تا فساد مزاج زائل ہو
جب کری رنج نوع انسانکی ‌ ‌ ‌ خواہشین سرکشی و طغیان کی

مبتلا اون بلاون کا ہو جاوے ‌ ‌ ‌ جنکی رنج والم سی ایذا پای
رہی تا اپنی درد مین مشغول ‌ ‌ ‌ نہ گناہ اوس سے ہون کا فضول

متوجہ ہو ایسی کامون پر ‌ ‌ ‌ جو ہون کونین کی مناسب تر
ای مفضل کوئی شہ جبار ‌ ‌ ‌ وی رعایای خاص کو کبار

لیکی ہمیان درہم و دینار ‌ ‌ ‌ کہ وہ گنتی مین ہون کرور ہزار
سب کہین کی اوسی کال سخی ‌ ‌ ‌ دہوم عالم مین ہوگی بخشش کے

ہی یہ صرف الوف الوف درم ‌ ‌ ‌ ایکبار ریش کی مرتبی سی کم
آب باران کا ہوتا ہی جو وفور ‌ ‌ ‌ شہر کی شہر ہوتی ہین معمور

گہاس اوگتی ہی تہتی ہین غلے ‌ ‌ ‌ اونکی قیمت اگر کوئی سمجھی
تو قناطیر ہای سیم و طلا ‌ ‌ ‌ اونکی عشر عشیر ہین گویا

تو نہین دیکہتا سو باران ‌ ‌ ‌ کیسا رتبی مین ہی عظیم الشان
اوس سے سب ہی نعمت عظمی ‌ ‌ ‌ لوگ غافل ہین اوس سی صبح و مسا

تہوڑی حاجت جسی خلق اسی ہو ‌ ‌ ‌ یا ہو مقصود دینوی جسکو
اور وہ کام دیر مین نکلے ‌ ‌ ‌ بہول جاتا ہی سب وہ خوبی سے

یہ نہین جانتا کہ خیر اوسکی ‌ ‌ ‌ ہی اسی بات مین جو دیر لگی
ملتی جو لذت حقیر یہان ‌ ‌ ‌ ہوتی فوت اوس سے نفع بی پایان

نفع تہوڑا اوسی جو ملتا اب ‌ ‌ ‌ ہوتا خسران اخروی کا سبب
ای مفضل یہ فضل و احسان دیکہ ‌ ‌ ‌ اور لطف نزول باران دیکہ

کہ خدائی کیا مقدر سے ‌ ‌ ‌ برتری سی سوی نشیب کری
جو ہون پست و بلند دوران سے ‌ ‌ ‌ سب ہین شاداب آب باران سے

جو نزول اس طرح نکر سکتا ‌ ‌ ‌ کوہ و تل کس طرح یہ بہر سکتا
جتنی جگہین تہین ارفع و برتر ‌ ‌ ‌ رہتین محروم برگ و بار و ثمر

تو نہین دیکہتا وہ کہیت اگر ‌ ‌ ‌ کہ جو آب وان سی ہوتی ہین تر
کم ہین حاصل مین ان سے زراعت ‌ ‌ ‌ آب باران پہونچ کیا ہی جیسے

جو مشقت کہ آب جاریہ مین ‌ ‌ ‌ لوگ پاتی ہین کشتگاری مین
کہ وہ لیجاتی ہین کہین سی کہین ‌ ‌ ‌ ہی محل نزاع آب زمین

ظلم جیسا کہ کرتی ہین عامل ‌ ‌ ‌ پانی پر پای قبضہ کامل
بی زر و زور رہتی ہین محروم ‌ ‌ ‌ بدلی پانی کی روتی ہین مظلوم

یہ شفقت ہی آب باران مین
یہ حکومت ہی آب باران مین

تو مقرر ہوا ہی یہ عنوان
قطرہ قطرہ برستا ہی باران

جو برستا یہ پانی اکباری
ہوتا سارا زمین پہ جاری

یہ جو آہستگی دکہاتا ہے
یعنی ایک ایک قطرہ آتا ہی

ہین تہ دل مطر مین مصلحتین
نرم تر جسم مین یہ منفعتین

کہ وبا کی مرض یہ جتنی ہین
جو فساد ہوا سی نکلی ہین

برگ اشجار پر جو آفت ہی
جس سی برباد ہی زراعت ہے

اور ایسی بہت ہین نفع کی کام
کہین تو ہی مزید طول کلام

تو زراعت مین آتی ہی آفت
ہوتی ہی یون فساد کی کثرت

باعث اسکی ہین کونسی اسباب
تو ہی اس بات کا یہ خوب جواب

ہین یہ اضرار رنج عین فلاح
انکی دینو کی ہی فلاح و صلاح

رنج پاتی اذیتین پاتے
مبتلای فساد ہوجاتی

ہی کلام خدا مین قول خدا
ترجمہ جسکا یون بیان ہوا

نقص اموال و انفس و ثمرات
یہ ہی ہین امتحان کے آیات

خلقت کوہ ای مفضل دیکھ
رفعت کوہ ای مفضل دیکھ

سمجھی جاہل زیادت خلقت
یعنی انکی نہین ہی کچھ حاجت

ایک انمین یہ ہی کہ برف اکثر
گر کی رہجاتی ہی پہاڑون پر

ہو کی پانی جو برف بہتی ہے
چشمہ و نہر مین وہ جاری ہے

اون نباتات کا ہی نبت انمین
جو کہین بہی جہانمین نہ ملین

قلعہ ہین استوار و محکم تر
ہر جہای بلند ہین اون پر

پتہر اوس سی تراش لاتی ہین
آسیا و محل بناتی ہین

حق نی یہ بات جب مقرر کی
آتی او بخاران سی جو برسے

پونہچی تحت سری رطوبت آب
باطن ارض تک کری سیراب

کرتا عمق زمین مین خاک گذر
ٹوٹجاتی نبات و زرع و شجر

کہیت سیراب ہوتی ہین ساری
باغ شاداب ہوتی ہین ساری

بہر گئی ہی غبار مین جو ہوا
آب باران سی پاتی ہی جلا

ساری طاعون ہوتی ہین زائل
صحت جسم ہوتی ہی حاصل

جسکو کہتی ہین کہیت کا یرقان
دہو کی کرتا ہی صاف اسی باران

جو کری اسطرح کوئی شبہا
برف و باران کسی برس ہو سوا

جب عفونت ہوا مین آتی ہے
بدن انسان کی دکہاتی ہے

کہ یہ نہین ہی کہا جو قائل نی
ہی یہ افعال حق تعالی سی

انکو ہوتا مضر جو نفع گران
یا مضر استقامت ابدان

انکو تنبیہ ہی یہ اس خاطر
نہ رہین تا یہ فاسق و فاجر

ازمائین تمہین ہر اینہ ہم
خوف سی اور بہوک سی تا ہم

حکمت خلقت جبال پہاڑ

جب ہلی خاک و سنگ یکدیگر
ہو گئی یہ بلند سر تا سر

یہ سمجہنا ہی اونکا محض خطا
نفع انمین ہی بیحد و احصا

بجلی رہتی ہی عرض سال مین جو
نفع پاتی ہین ہیچ کر اسکو

اور سن مجتبی و صفہای جبل
ہین نباتات کی دوا کی محل

غارون مین ہے جگہ درندونکے
رہتی ہین وحش دشت کوہ سبھی

جانور اکثر انمین رہتی ہین
کبک و ازار صنبر سبہی ہین

انمین کان جواہر اکثر ہین
فائدی اسنی ظاہر اکثر ہین

اور ہین سیکڑون تال و جبال | عالم اونکا ہی از دمثال
ای مفضل سو معادن دیکھ | معدنیات کی مساکن دیکھ
گچ و زرنیخ و سرب و مرداسنگ | سرمہ جس سی بنائین ایسا سنگ
فضۂ معدنی سی تا بذہب | اور یاقوت پھر زمرد سب
اور جو ہو پہاڑ سی جاری | قیر گوگرد مومیائی سبہی
آدمی کی لیی مہیا ہین | یہ زمینون مین آشکارا ہین
پھر نہ ایسا بنا دیا ان کو | کہ جو منظور ہو وہ حاصل ہو
سبب اسکا یہ ہی کہ سہل اگر | نکلین کانونسی سیم و زر باہر
کثرت سیم و زر ہو دنیا مین | سونی چاندیکا گھر ہو دنیا مین
کب خزانون مین مالدار بہرین | پھر اولاد انہین نہ جمع کرین
کوئی پیتل بنائی تانبی سے | کہین بنتی ہین ریت سی شیشی
لوگو نہین صنعتین ہین اور اکثر | کہ نہین جانتی ہین اونکی ضرر
فہم ہوتا ہی کارگران کا | نہین جس کام مین ضرر انکا
ہی وہ دریای بیکران ایسا | کہ نہ دیکھا ہوا ایک بی ویسا
فکر سی دیکھ حق کی یہ تدبیر | دیکھ تدبیر کردگار قدیر
جیسی رکھتا ہی صنعت و قدرت | ہی خزانو مین اسکی جود و سعت
لیکن اسکی صلاح ہمین نہین | کہ ہو چاندی برنگ خاک زمین
لی تو اس بات سی ذرا عبرت | یعنی جس جنس کی نہ ہو کثرت
ہو وہی پسند یا کمیاب | قدر مین ہو زیادہ وہ اسباب
جب ہی جنس پہیل جاتی ہی | قیمت کم کو ہاتہ آتی ہی
دیکھ کیف تفاوت اشیا | اونکی کم ہونی سی ہوا پیدا

حال ہی خلقت معادن کا

گوہر باشرف نکلتے ہین | ہر جگہ ہر طرف نکلتی ہین
آنک و مس و زیبق و قلعی | مثل فولاد و آہن اور کئی
اور انواع کی بہت پتھر | ایک سی ایک بہتر و برتر
نفط ہی اور چیزین اسکی سوا | کہ یہ سب ہین ذخیرہای خدا
وقت حاجت نکال لاتی ہین | کام مین ماہ و سال لاتی ہین
کیمیا کا ہی علم پوشیدہ | یہ جو رکھا ہی علم پوشیدہ
یا ہراک شخص کیمیا جانی | چاندی سونا ہراک بنا جانی
نہ ہون ایسی معاملات جہان | دین کب اونکو خراجی سلطان
اور بہی قدرتین دکہائی ہین | صنعتین خلق کو بتائی ہین
کہین بنتی ہی سرب سی چاندی | کہین چاندی سی قسم سونیکی
دیکھ تو کسطرح خدا نی دی | آدمی کو مراد بہی اوسکی
جو کہ کہودین بہت معادن کو | لی دریای بیکران ان کو
ہی عیان دوسری کنارسی | کہ اودہر ہین پہاڑ چاندیکی
لطف قدرت سی ہی یہی چاہا | دیکھنی والون کو دکہائی خدا
تا سمجھلے کہ جب خدا چاہی | کوہ نقرہ بنا دی انکی لئی
نفع انسان جو پر ضرور ہوا | اس لیی مانع وفور ہوا
قسم ظروف و لباس ہویا اور | کہ نئی بات کا ہوا اوسمین طور
آدمی اوسکی رہتی ہین طالب | قیمت بیش دیتی ہین راغب
طالب اوسکی بہت سی ہوتی ہین کم | صفت ایسی نہین جو پوچھی ہم

حکمت خلقت گیاہ و درخت

ای مفضل سمجھکے دیکھ ذرا / کیا بنا تا تمہیں ہی صنع خدا
کتنی انواع منفعت بخشی / کہا سون کو واہب عطا پائی

ہی جو خلاق آسمان و زمین / اونمین کیا کیا صنائع وسکی ہین
میوی پیدا کیی برای غذا / تا کہ انسان اونمین پای غذا

کہا سین کیں خلق بہر حیوانات / کہاکی چارا وہ جیتی ہین ذرات
لکڑیان پاشی جلانی کی / اور کام اور کارخانی کی

صنع و جلد و برگ و ریشہ و ساق / نفع انسان ہی سب بین انواق
جتنی میوی ہین آدمی کہاتی / یہ اگر بی درخت مل جاتی

کو مزا پاتی نفع پاتی ہم / اتنی چیزین کہاسی لاتی ہم
ہیزم و برگ و چوب و کاہ و علف / نفع ان سبکی ہمسی ہوتی تلف

ہی درختون مین التذاذ بصر / کہ خوش آیندہ ہین جو آئین نظر
نخل شاداب سبز و خرم کہاں / جو نہ مرد کار رکہی عالم کہاں

گل و برگ و شگوفہ گونا گون / سب جدا رنگتو ہمین بو قلمون
آدمی کو جو ہی مزا ان سی / کوئی لذت نہین بہو نچتی اسی

فکر اس کا ہی یہین کر تو ذرا / ہی زراعت کی تربیت کیا کیا
ایک دانی سی اسقدر ہون ہم / کہ ہون سو دانون سی زیادہ کم

تا یہ ممکن جو ہو مین دانا ایک / کری اللہ اوس سے پیدا ایک
ایک دانی سی ایک اگر ہوتا / نفع اوس سی کب اسقدر ہوتا

یعنی ہر سال بیج ضرورت ہی / کہ کری کشت و کار ہر کوئی
بونی والی کا قوت ہی کامل / سال آیندہ تک رہی حاصل

کیا نہین دیکہتا کہ تو اسی / کہ اگر کوئی بادشاہ ہی
کہ کسی شہر کو کری آباد / کری بیجون کی لوگونکو امداد

تا کہ بیج اوس زمین مین بوئین / جتنک اون بیجونکا وہ حاصل لین
اونکو آذوقہ شاہ دی بیشک / جسکو کہاین حصول حاصل تک

یہ سمجھلی کہ ساری دانشمند / کام تدبیر سی کرین ہر چند
انکی ادراک و فکر سی بڑہ کر / ہین تدابیر خالق داور

نفع اتنا دیا زراعت کو / صرف ہنگام تخم پاشی ہو
قوت ہو سال بہر مزارع کا / نہ ہو ہرگز ضرر مزارع کا

نخل خرما کا حال ہی سنلی / ہین سب اشجار میوہ دار ایسی
گر دشاخین نکال لاتی ہین / ہو دہی نشو و نما جو پاتی ہین

کاٹکر اونکو لوگ بوتی ہین / اور بہی کام اونسی ہوتی ہین
نہین ہوتا فنا ہی اصل شجر / اور اگر مٹ ہی جای اصل شجر

اوس عوض سی ہزار ہو جائی / قسم اونکی ہر طرف ہو جائی
دانون مین صنعت الہی دیکہ / عدس و ماش و باقلا ہی دیکہ

اور دانی انکی ہین کتنی / کہ وہ ہین ظرف چند مین جتنی
اوگتی ہین ہی یہ اجزای شگرف / صورت کیسہ و خریطہ ہی ظرف

کہ وہ دانی رہین حفاظت سی / بیج رہین ہو طرح کی آفت سی
جتنک اوس ظرف مین وہ ہون محکم / جس طرح بچہ ہی آدم

ہی سیمہ مین اسلی ملحوظ / رہی آفات رحم سی محفوظ
دیکہ تو طرز گندم و اشباہ / خلق کرتا ہی کس طرح اللہ

[illegible] سخت اگر نہ وہ پاتی / روتی دہقان جانور کہاتی
کہیں والا کہوئی ہی یہ اگر / دانی کہاتی ہین جانور اکثر

کہین کی اوس سے ہم جواب اسکا
جو نکالا زمین سی حق نی
توڑکر خاک مین ملا جلے
جب بہت کہائی خود ہی جاتی
تہوڑی سی اونمین جانور کہاتین
جز خورش جانور کو کیا رغبت
کیونکہ وہ بہی غذا کی ہین محتاج
حرکت ہی نہ انکو ہین اعضا
ریشونکی راہ جب غذا پائین
جس طرح لیکی چہاتیان منہ مین
تا وہ سیدہی ہین نہ گر جائین
ہر طرف سے کہنچی ہین وریشے
سیدہی کس کس طرح کہڑی رہتے
کری صنعت کی آدمی تدبیر
جو ہی صنعت وہ تابع خلقت
مثل رکہای جسم پتون مین
بعض باریک ایسی ہین انمین
ہانہ سی لوگ اگر انہین بنتے
ہوتی محتاج کثرت آلات
دفعۃ برگ و گل گیاہ و درخت
اس قدر سبکی سب کی پیدا

کہ مقرر خدا نی یونہین کیا
کچہ نصیبا اوسمین اونکی لیے
پہینکدی بہت سے کہا جاتی
ہونی والی تباہیان پلے
آدمی کی بہت سی کام آتین
آدمی کو زیادہ ہی حاجت
ساری نشو و نما کی ہین محتاج
مثل حیوان کرین جو کسب غذا
شاخ و برگ و ثمر کو پہنچائین
شیر خوار اپنی مان کا دودہ پئین
راستی سی کہین نہ پہر جائین
جہک نہین سکتی گر نہین سکتے
صدمے گیا باد تند کی سہتے
ویسی ہی کر چکا خدا تقدیر
کیونکہ خلقت ہی سابق صنعت
ہر طرف سے کہنچی ہوئی ہین رگین
بنین موٹی رگونسی ہین وہ رگین
سال بہر سر بہی آدمی دہنتی
کرتی بی حد و حصر سب حرکات
پی ہون خواہ بزم خواہ کر رخت
پہر گئی جین ہی گلشن و صحرا

جانور بہی ہین اوسکی مخلوقات
جو یہ پردہ نہوتا دانی ہین
پاتی جب بی مزاحم و مانع
تب تو حق نی بنائی یہ پردے
کیونکہ انسان ہوتی رہتی ہین
فکر کر دیکہ حکمت اللہ
لب و کام و دہن نہین پر کہتے
ریشے بطن نہ مین ہین دوڑائے
یہ زمین انکو کم نہین ملسے
تو نہین دیکہتا ستون خیام
ہی نباتات و نخل کا یہی ڈہب
یہ نہوتا تو یہ درخت کنار
دیکہ تو حکمت حکیم قوی
بلکہ خیمہ جو کرتی ہین پیدا
فکر کر ای مفضل اس مین ذرا
بعض موٹی رگین ہین اور بڑے
پتون مین جو رگین ہین نازک تر
لطف اس طرح کی نہ ہو سکتے
دیکہ تو قدرت بصیر و سمیع
سبزہ ریحان شگوفہ نافرمان
سب یہ پیدا ہوئی ہین بحرکت

بی زبان بہی ہین اوسکی مرزوقات
چوکتی کب وہ اوسکی کہانی ہین
کرتی دانون کو جانور ضائع
ہین محافظ تمام دانون کے
مال کہوتی ہین رنج سہتی ہین
خلق کیونکر کیی درخت و گیاہ
وصف حرف و سخن نہین کہتی
کہ وہین سے غذا ہر اک پلے
دہن طفل وار ہین ریشے
ہین طنابو نسی ایستادہ تمام
ریشی دوڑائی ہین نہین ہین سب
جیسی سرو صنوبر او چنار
کس طرح قبل خلقت اشجار
نخل و اشباہ سی یہ ہی نکلا
پتون کو کس طرح کیا پیدا
کہنچی ہین طول و عرض مین کہ سبہی
سب وہ ہین متصل بسکہ یکیہ
فارغ اک پتی سی نہ ہو سکتے
جب ہوئی ابتدائی فصل ربیع
صفحہائی شقائق نعمان
نہین حرف و سخن کی کچہ منت

قدرت کاملہ کا ہی یہ کمال
ہی فقط حکم کا ذرہ مثال

تاکہ آب وغذا ہی برگ لی
منفذ کامل برای برگ سے

ہی بہشتی سی عافیت پائین
نہ وہ پژمردہ ہون نہ کمہلائین

لکڑیان طول و عرض ہین اوسکے
ایسلئی رکہی ہین کہ جہک نہ سکے

وجہ رگہای ریزہ سن لی ذرا
اونکو پو نہین کیون ہے پہیلایا

ہی یہ رگہای سخت مین حکمت
رکہتی ہین وہ صلابت و طاقت

صاف برگ درخت ایسی ہین
جیسی برگ قماش منتی ہین

ہو ثبات و قرار ہی نہین
نہ رہی انتشار ہی مین

سب یہ صنعت ہی نقل خلقت کے
پر کہان خوبیان حقیقت کی

خلقت تخم میوہ و اثمار

تو تفکر کر اس مین ای دانا
نہین میوون مین سب دانا

ہی یہ حکمت کہ ٹہہری نام درخت
بیج ہون قائم مقام درخت

جب کچھ آفت درختونکو پہنچی
بیج بوئین زمین مین اونکی

جیسی جو کوئی جنس ہو بہتر
دو جگہ اوسکو رکہتی ہین اکثر

کہ اگر ایک پہ پڑی آفت
دوسری پہ نہ پڑسکی آفت

بیج مین دوسری یہ حکمت ہے
اوس مین جو سختی و صلابت ہے

مغز اثمار مین جو نرمی ہے
سختی تخم اوسی بچاتی ہی

بیج اگر سختیان نہ یہ پالے
ساری پہل پاش پاش ہو جاتے

کہاتی ہین بیج بعض میووں کے
بعض بیجونسی تیل ہین کہینچتی

بیج کیا رائگان جاتی ہین
سب نکلتی ہین کام آتی ہین

فائدہ کٹہلیون کا تونی سنا
اب تفکر کر اوسمین ہی تو ذرا

جو ہی بالای دانہای رطب
حال انگور کا ہی سنلی اب

کس قدر لذت و حلاوت ہے
شہد خالص کے کیا حقیقت ہے

جو ہون مثل انار سرو و چنار
خلو کب پائی لذت بسیار

پس حکیم و علیم نی یہ مزے
محض میوونکو ایسی بخشے

پای انسان لذتین اونسے
پائی ہر آن لذتین ان سے

دیکہ تو حکمت علیم قدیر
نوع اشجار مین ہے کیا تدبیر

ہی درختون مین حکمت جبار
مرتی ہین سال بہر مین یکبار

ہی حرارت غریزی اونمین جو
دی جگہ چوب نخل مین اوسکو

جبکہ فصل ربیع آتی ہے
شجر میوہ کو جلاتی ہے

حرکت مین درخت آتی ہین
میوی اقسام کی کہلاتی ہین

میوے لی گی کس حلاوت کے
مستعد ہین تری ضیافت کے

جن کی گویا درخت سب ہوے
ڈالیان لاتی ہین تری آگی

ان مین جو چیز ہو تجہی منظور
لی کہ موجود ہی وہ تیری حضور

عقل کی تخمین ہی اگر یہ درخت
کیون نہین لطف میزبان کی شناخت

جب عنایت کی ہو یہ کیفیت
چاہی شکر صاحب نعمت

یہ طعام و فواکہ و ازہار
یہ ریاحین تازہ و اثمار

باغ و بستان و کوہ ہا ہونگی
سب مہیا ہوئی ہین تیری لیے

تو ہوا اصاف منکر احسان
تو ہوا اصاف عاصی فرمان

شکر کی بدلی کفر پر ہی نگاہ
نعمتین کہا کی کر رہا ہی گناہ

لی تو خلق انار سی عبرت
اور جو کچہ ہی اوسمین کیفیت

صنع کامل کی اوسمین ہین آثار
آشکارا ہی قدرت غفار

اوس مین جہلی ہی وہین کتنی
کسی محصی کیا ہی دانون کو
دانی ہین قسم قسم کی سب جتنے
صرف ہوئی جو اسمین سب دانے
اوسی اسوا سطی قرار دیا
دانون نی جو لفافہ پایا ہے
ہی لطافت طراوت انمین کمال
جو درازی کلام کی چاہی
خربزہ ہندوانہ او خیار
تو درختون کا طور یہ ٹہہرا
ٹوٹتین شاخین اور جہکتے جاتین
انکو بچھا زمین پہ کہا
پہیلے ہین روی ارض پہ کیونکر
لیکے پستان گربہ وہ ہین
کہ وہ ہی عین شدت گرما
اور اگر جاڑونمین یہ سب پہیلتے
نہین دیکہا کہ کچہ درخت خیار
وہی کہاتی ہین جو ہین بے پروا
دیکہ انواع نخل خرما ہی
نر بنایا ہی مرد کی صورت
یون وہ سخت و درشت و محکم ہو

کہ رہین احتیاط سے دانی
ہین لعافی مین قسم قسم کی جو
سب ہین محفوظ پوست کے نیچے
رہتی باقی غذا کو کب دانی
دانونکی جڑ کو اوسمین نصب کیا
یہ پی حفظ دانہ کہینچے ہے
سرد و گرم ہوا سی کیا ہی زوال
تو زیادہ ہین جدسی نفع اوسکے
اور مانند اوسکی ای ہشیار
اونکو مانند فرش پہیلایا
تا بکب انکی توجہ کی لائین
حامل بار اوسکو ٹہہرایا
پالتی ہین یہ اپنی بار و ثمر
شیر مادر پڑی پری جو سین
اور چلتی ہی جیسے گرم ہوا
لوگ کہاتی ہین او نہین کرتے اسے
فصل سرما مین لاتی ہین وہ بار
نہین نفع و فسادسی ہے روا
دیکہ اوضاع نخل خرما ہی
مادہ بار آوری ہین زن سیرت
خوشونکی توجہ سی نہ ٹوٹی جو

یون ملائی گئی وہ دانہ خام
اس لطافت سی وہ لفافہ بنا
یہ جو خلق لطیف کی تقدیر
ایک پردا ہی اوسمین صورت
ملی ٹہہری کا فائدہ اوس سے
اور سب پر ہی پوست نہے محکم
ہمنے جو کچہ کہا یہ کافی ہی
فکر کر ای مفضل اکدم تو
جب ہوئی حکمت خدائی دو د
اور اگر مثل نخل سیب وانار
پس نظر کر کہ حق تعالی نے
حامل شاخ کدو بہی عزر کیا
جسطرح لیٹے گربہ مسکین
دیکہ ان میوونکو جو پہلی ہین
ہی جو گرمی نفوس خلق کو شاق
یا اگر ایسی میوی کہاتی ہے
لوگ او نہین کہانی سی ڈراتی ہین

کہ مگر باتہ سی جچی ہین تمام
دیکہنی سی ہی عقل کو سکتا
سبکی سب اصلی ہی تدبیر
گندہ و سیاہ ہی رطوبت پہیہ
دانی باقی رہین غذا اوس سے
سبب اسکا بتہی سنائین ہم
اعتبار و دلیل وافی ہے
دیکہ لی صنعت درخت کدو
کہ بڑی میوی اپنی ہائین وجود
سیدہی ہو ہوکی لاتی یہ بربار
خالق ورانہ و برایانی
اور انداز شاخ خربزہ کا
اوسکی بچی ہون گرد اوسکی وہین
کہ یہ کسوقت مین نکلی ہین
ایسی میوونکی ہوتی ہی مشتاق
تو بہت سا ضرر اوٹہاتی ہے
جو بہت ہین حریص کہاتی ہین

ذکر صنع درخت خرما ہی

کہ بنایا اوسی نر و مادہ
اوسکو کیا تار و پود سے ہی بنا
نہ کرین بادہای تند اثر

مادہ ہی جفت نر کی آمادہ
جیسا منی ہین عفص تر کپڑا
اندہیو سنی نہ پہونچی اوسکو ضرر

چوب خرما سی نفع پاتی ہین
بافتہ ہین خدا کی قدرت سی
صنعت حق بی یون بنا ہی انہیں
کہ بنی اونسی آلہ و ادوات
ہوتی مانند سنگ اگر محکم
کہ ٹہہر جاتا ہی یہ پلسے پر
شہر سی شہر لیکے جاتی ہین
کشتیون کا اگر نہ ہوتا ڈہنگ
تہا ضروری کہ چاہیی کشتی
کر عقاقیر واد وبہ کو نظر
ہون رگین یا مفاصل و اعماق
کہین رکہتی ہین مواد زبون
ہین جو دوائین محللات ایسی
اس سوا جو انہین کیا پیدا
اور یہ بات ہو نہین سکتے
اور اگر ہم کرین اسی تسلیم
چار پائی تمام سب حیوان
جیسی کتنی درندۂ صحرا
مرض قبض پا کی بعض طیور
ہی یہ الہام خالق متعال
کہ وہ او گتی ہین دشت و ہا مون

چہت بنائی ہین پل بنائی ہین
یون بنائی گئی ہین صنعت سے
جسطرح تار و پود لاتی ہین
اور کام آتی رہتی ہین دن رات
کام اسنی بہت نکلتا کم
اس سی بنی ہین کشتیان اکثر
بحر سی بحر لیکی جاتی ہین
ہوتی سب تاجر و مسافر تنگ
کس سے ہوتی یہ کام بی کشتی
کیا خدا نی انہین دیا یہی اثر
نہین انکو نفوذ کرنا شاق
شہترہ ہو کہ نوع افتیمون
کہو تین اورام و درد جسم سبہی
بہر اصلاح بندگان خدا
کہ بفرض و باتفاق کوئی
کہ ملی آدمی کو عقل سلیم
کیا یہان عقل و تجربہ کا گمان
کن کی بعض کیاہ دشت دوا
آب دریا کا ہضنہ لین کی ضرور
ہین بہت سی نظیر اور مثال
فائدہ کیا گیا ہ افزون مین

اور اسی طرح لکڑیان ساری
عرض ہر جز بہی طول مین داخل
ساتہ اسکی بلا وہ استحکام
پنجری در بنائی ہین اسنی
اور کتنی مصالح ایسی ہین
کہ پہاڑون کی طرح بار گران
کیا خدا نی کیا ہی یہ آسان
حمل و نقل متاع کیا ہوتی

جن سی دنیا مین کام ہی جاری
پائی آپسمین وصلت کامل
گو کہ ہین نرم اسطرح وہ تمام
چیزین اکثر بنائی ہین اسنی
تختہ و چوب سی نکلتی ہین
لادتی ہین کروہ کشتیان
ہی کرایہ خفیف اور آسان
صورت انتفاع کیا ہوتی

سبب خلقت گیاہ دوا

بہر ہر امر خاص دی خلقت
کہ مواد غلیظ سوداوی
جب فساد ریاح ہون واقع
ست آب خاصیتین قوت نام
متفطن کیا ہی لوگون کو
مطلع ان سی خوب ہو جائی
تجربون سی خواص اشیا پر
کسطرح ایسی بی شعور تمام
وقت امراض کر کی استعمال
بلکہ اطلاق کی یہ معنی ہین
شک نہی شاید اسمین ہو پیدا
تو جو ہو اس گمان بیجا مین

کسطرح کی ملی ہی خاصیت
کہو دکر سب نکالتی ہین ہہی
دیکہ سکنجبین انکی ہی رافع
دین دوا انکو تا ہو رحمت تام
سمجہین تا نفع اد و یہ جو ہم
فائدہ اتفاق سی پائی
متفطن ہوئی ہی نوع بشر
متفطن ہوئی ہین بی الہام
صحت تام پائی ہین فی الحال
عمل طائرا و سکو کہتی ہین
نفع افزوئی گیاہ ہی کیا
کہ عبث ہی وہ کہاس دنیا مین

سب یہ تیرا گمان ہی وسوسہ
کہ غذا او حیشونکی ہی وہ گہاس

گہاس ساری چرند کہاتی ہین
اوسکی دانی پرند کہاتی ہین

ہین قسم شاخ و چوب تک اونکی
ہی برای مسافر و شہرے

بہت اونمین سی ہین دوای مرض
کام آتی ہین وہ برای مرض

نفع بعضونمین ہی دباغت کا
یعنی اوس سے پکاتی ہین چمڑا

بعض سی ایسی کام لیتی ہین
اونسی چیزونکو رنگ دیتی ہین

اور لاکہون ہین ایسی مصلحتین
کہ عقاقیر مین ہین منفعتین

تو نہین اوس سی واقف آگاہ
کہ جو بیمار ہی ہر ترین گیاہ

یہ ہی قسم گیاہ مین کم قدر
جانتا ہی پر اسکی عالم قدر

ہین ان انواع مین بہت سی مفاد
نفع ان گہاسونمین ہین جدی زیاد

اوس ہی کاغذ بہت بناتی ہین
لوگ نفع کثیر پاتی ہین

سب ہین اوس گہاس کے سوا محتاج
ہین گدا یا وہ بادشا محتاج

اوس سے بنتی ہین بوریا و حصیر
اوس سے جاری ہی کار خلق کثیر

شیشونکی بنتی ہین اوس سی غلاف
کہ رہین وہ غبار و گرد سی صاف

شیشہ آلات اوسمین لاتی ہین
وہی صندوقونمین پہنچاتی ہین

کہ نہین ہرگز ٹوٹتی سی تمام
اور اوس گہاس سے نکلتی ہین کام

پس تو عبرت مشاہدے سے لی
کہ ہین سب چیزین منفعت کے لیے

خلق جتنی ہوئی صغیر و کبیر
جتنی مخلوق ہین قلیل و کثیر

سمجہی ہون کہ وہ ہونگی کم قیمت
سب مین ظاہر ہی قدرت و صنعت

ہی حقیقت ہی غایط و سرگین
کوئی دنیا مین بدتر اس سی نہین

نفع ان مین ہین کسقدر کتنی
سستی ہین ایسی نفع پر کتنی

سب بقول و فواکہ دنیا
شجر میوہ دار ای دانا

جسقدر دہر مین زراعت ہی
جسمین اوگنی کی قابلیت ہے

نہ پڑی تا یہ غایط و سرگین
ایک مین بہی نمو و زینت نہین

باوجودیکہ یہ نجس تر ہے
مرتی مین ہر اک سی بہتر ہی

جان تو کچہ بہی ہو جو عقل و تمیز
منزلت منفعت مین ہر اک چیز

نہین ہوتی موافق قیمت
اپنی قیمت سی رکہتی ہی رفعت

قیمتین دو ہین اور دو بازار
دو جگہ بکتی ہی وہ لیل و نہار

ایک بازار بیع و خواہش ہی
طلب بی فسادو کاہش ہی

ایک بازار علم و دانش جان
اوس جگہ کار علم و دانش جان

اعتبار اسکا اسکا استدلال
نہ سمجہکر حقیر کر اہمال

طالب کیمیا اگر سمجہین
نکتہ کیا ہی مفاد غایط مین

سیم و زر دیکی مول لین اوسکو
اور سوتی مین تول لین اوسکو

یون مفصل ہی اس جگہ کہتا
سخن پاک جب یہان پہنچا

میرا مولا اوٹہا برای نماز
ہوئی پر نور اوسنی جا ہی نماز

اور فرمایا کل کی صبح جو ہو
آئیو ای مفضل خوش خو

کہون گا تجسی اور بہی اسرار
جو یہ چاہی گا ایزد غفار

اپنی گہر مین چلا خوش و مسرور
کہ تہی خدا بہتاج و سرور

مجکو بخشا جو میری مولا نے
ہادی راہ پاک و عقبی نے

دولت فضل کی دفائن سے
علم و اسرار کی خزائن سے

دولت علم پر یہ راضی تہا
شاکر منعم حقیقی تہا

وعدۂ صبح کی امید مین رات
صبح کی بہیجکر درود و سلام



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے یہ آغاز مجلس چارم

حبذا این طالع یاور
نکل آیا جو خسرو خاور

گھر سے نکلا مفضل دیندار
در مولا پہ آگئی بائی بار

پاکے اذن جلوس حکم ورود
کرکے آداب اور پڑھکے درود

وہ دوزانو ادب سے بیٹھ گیا
کس شکوہ وطرب سے بیٹھ گیا

یون امام جہان نے فرمایا
ہے یہ پہلے زبان پر آیا

کرون تحمید طیب خاطر سے
کرون تنزیہ قلب طاہر سے

کرون تقدیس واجب التعظیم
ساری ناموس ہے جو نام قدیم

ساری نعم روشنی ہے عظیم جو نور
وہ ہے میرا خدا علی غفور

ہوئی ہے ذو الجلال والاکرام
اوسی خالق سے ہے منوی انام

وہی کرتا ہے عالمون کو فنا
وہی صاحب ہے راز پنہان کا

عالم علم غیب ہے لاریب
وہی بے نقص و عیب ہے لاریب

اوس خدا کی جو ہین محب جلی
دل مین نام اوسکی رکھتی ہین مجھے

جسنے ہین علم قادر منان
چشم اغیار سے وہ ہین پنہان

دمبدم اوس جناب پر صلوات
دمبدم اوس جناب پر برکات

جو مبلغ ہے وحی کا بے شک
مالک امر او رہی کا بے شک

کی رسالت خدا کی جسنے ادا
جو خدا نے کہا وہ اوسنے کیا

دی بشارت ثواب کی جسنے
کی اشارت عقاب کی جسنے

ہے وہ رحمت کا سراج منیر
وہی بے شبہہ ہے بشیر و نذیر

لایا ایمان جو ہوا زندہ
اوسنے آفاق کردیا زندہ

اہل دین با دلائل و برہان
ہو کسی واقف رہ عرفان

ہے درود اوسکی آل اطہر پر
آل صاحب کمال اطہر پر

ہو سلام اون پر اور رحمت ہو
برکت اب سے تا قیامت ہو

ہے شایان مین تحیت کی
ہے شایان ہین کرامت کے

ہے مفضل کہی ہین منے بیان
خالق جن و انس کی احسان

سب دلیلیں وجود خالق کے ۔ سب دلیلیں علوم رازق کے
سن لیا خوب حکمت خلاق ۔ ہوئی معلوم صنعت رزاق
وہی خالق ہی صاحب تدبیر ۔ وہی مالک ہی رازق تقدیر
خلق انسان میں کیسی حکمت ہے ۔ خلق حیوان میں کیسی صنعت ہے
نفع پیدائش درخت و گیاہ ۔ ہوا معلوم تمکو خاطر خواہ
بہر عبرت یہ پند کافی ہے ۔ عاقلوں کو فلاح وافی ہے
اب اون آفات کا ہی حسن بیان ۔ جو کبھی ہوتی ہیں میان جہان

ہی بیان حوادث فساق

ہوتی ہیں جب یہ آفتیں نازل ۔ آدمی جو کمال ہیں جاہل
لیتی ہیں وہ وسیلہ انکار ۔ یعنی انکار خالق دادار
منکر خلق و خالق و تدبیر ۔ ہیں وہ بی پیر منکر تقدیر
کبھی نازل جو ہوتی ہے آفت ۔ جانتی ہیں منافی حکمت
کیا شقی ہیں ملاحدہ اظلم ۔ نہیں اقرار صانع عالم
جو ہیں اتباع مانی نقاش ۔ دو خدا کی مقر ہیں وہ اوباش
یہ مصائب مکارہ و آلام ۔ رنج مرگ و فنای خلق مدام
جانتی ہیں خلاف حکمت ہے ۔ جانتی ہیں فقط مضرت ہے
ہیں طبیعی جو عالم و حکما ۔ قول باطل ہی اون سفیہوں کا
آتی ہیں جو جہان میں چیزیں ۔ جو نظر آتی ہیں ہمیں چیزیں
اونکی پیدائش و تکون کے ۔ مقتضا ہیں طبیعتیں اونکی
آپ سی آپ ہوتی ہیں موجود ۔ ایسی آپ ہوتی ہیں نابود
نہیں دخل مدبر و صانع ۔ نہیں دخل مقدر و صانع
کروں ان چیزوں میں وہ تجہسی کلام ۔ کہ تری دلکو ہووے تسلی تام
رد قول انکا ہو بہت آسان ۔ اہل انکار سنکی ہوں حیران
ہیں جو جاہل ملاحدہ مردود ۔ منکر دلعین قادر معبود
یرقان و وبا و طاعون کو ۔ اور سقام زیر گردون کو
ملخ و ژالہ کی مضرت کو ۔ اور غارت گر زراعت کو
کر رہی ہیں وسیلہ انکار ۔ اور کرتی ہیں مرتد و کفار
شبہہ بیجا وجود خالق میں ۔ شک ہمیشہ وجود خالق میں
تجہسی کہتا ہوں اب جواب انکا ۔ رد ہوتا قول ناصواب انکا
جو نہ ہوتا مدبر عالم ۔ جو نہ ہوتا مقدر عالم
ہوتی فتنے فساد اس سے سوا ۔ اور ہوتا وفور حادثوں کا
آفتیں ہوتیں نازل اور زیاد ۔ اوسنی ہوتا جہان سب برباد
چرخ گردان زمین پر گرتا ۔ کرۂ خاک یہ جو ہی ترتا
ڈوب جاتا تمام پانی میں ۔ حرف تہا سب کے زندگانی میں
یا نہوتا طلوع شمس کبھی ۔ سو کبھی پایہ چشمہ سار سے ہی
جو یہ باد وزان کبھی ٹھہری ۔ جیسی جلتی ہی اک ذری ٹھہرے
تو ہو بازار تازگی کا سرد ۔ جتنی چیزیں ہیں ہوں وہیں فاسد
یا محیط زمین ہو آب وان ۔ غرق ہو جاتی سب بنای جہان
ذکر تہا جو جراد و طاعون کا ۔ جو بلائیں ہیں اور انکی سوا
ضرر اسکی کبھی جو پہنچا ہی ۔ اور تہوڑا سا انکا وقفا ہی
کچہ درازی سی ہم اہستہ دہین ۔ بہت ان چیزوں سی فساد نہیں
سب وہ باوسنی مر نہیں جاتی ۔ دہر سنسان کر نہیں جاتی

تیز یوں گو ہی خود فنا و زوال
کہاں کا انسی گیا ہو سنبھال

آدمی انسی رہتی ہیں محفوظ
کبھی مغموم ہیں کبھی محظوظ

کہ نہو جاے بی لحاظ و خیال
آدمی کو رہی لحاظ و خیال

دور ہوتیں ہیں یہ بلائیں شتاب
تاکہ عبرت کریں اولو الالباب

یہ بلائیں جو آتی ہیں اکثر
ہوتی ہیں مبتلاے رنج بشر

ہوتی ان آفتوں سی کب ناخوش
ہر کوئی ساری عمر رہتا خوش

چاہیے بی الم ہو عیش بشر
ہر کدورت سی ہوتی خالص تر

نہیں واقف کہ یوں اگر ہوتا
سرکش اسقدر ہر بشر ہوتا

دیکھتا ہی کہ ایسی ہی ہیں بشر
ناز و نعمت میں کی جنہونے بسر

کسقدر کر رہی ہیں وہ طغیان
کسقدر کر رہی ہیں وہ کفران

نہیں آگاہ یہ کہ ہم ہیں بشر
یا کہ ہیں مالک قضا و قدر

یا پہونچتا بہی ہی ضرر انکو
غفلتوں سی نہیں خبر انکو

دستگیری کریں فقیروں کی
نہ حقارت کریں حقیروں کی

یا نظر آئی جب کوئی مضطر
نظر پرورش کریں اوس پر

رنج ان پر کوئی جو آتا ہے
یا کوئی درد انہیں ستاتا ہی

چونک پڑتی ہیں خواب غفلت سے
باز آتی ہیں جاہلیت سی

اکثر ایسی بہی ہیں زمانی میں
دار غفلت کی کارخانی میں

نہ موثر ہی انکو وعظ نہ پند
نہ اونہیں خلق ہو دیانت پسند

متنفر دوا سی ہوتی ہیں
حکم پرہیز ہو تو روتی ہیں

کسب علم و ادب سے نفرت ہے
صنعتیں سیکھنی سی وحشت ہے

چاہتی ہیں سو کھاتی پیتی ہیں
شغل باطل میں رہ کی جیتی ہیں

یہ بلائیں اگرچہ ہیں جانکاہ
انسی ہوتا نہیں جہان تباہ

اس لیے یہ بلائیں آتی ہیں
کبھی اسواسطے ستاتی ہیں

آتی ہی آفت قلیل ان پر
بہر تادیب نہ بقصد ضرر

کبھی ہیں یہ بلا حدود آتش
اور اتباع ہائی نقاش

خالق انکا رحیم اگر ہوتا
ان بلاؤں سی کب ضرر ہوتا

قائل اس قول کی جو ہیں نادان
اونکو نادانیوں سے ہے یہ گمان

عیش میں کچہ الم نہ ہو مخلوط
رہیں عشرت سی آدمی مربوط

ہوئی دنیا و دین کی کام تباہ
کچہ نہ ہوتا کبھی سواے گناہ

پاتی امن و امان میں نشو و نما
لطف عیش و توانگری پایا

وہ فراموش کرکی کو یا
کہ ہیں جنس بشر میں یا ہیں خدا

یا کہ یہ احتمال ہی بی جا
انکو کوئی ضرر نہ پونہچی کا

کہ کریں مرحمت ضعیفوں پر
لطف و شفقت کریں نحیفوں پر

یا کوئی مبتلا نظر آئے
رحم سی انکی آنکہ بہر آئے

یا کریں بی نواؤں پر رحمت
یا غریبوں فقیروں پر شفقت

تب کہیں ہوتی ہیں یہ پند پذیر
جانتی ہیں کہ ہی خداے قدیر

ترک اثم و فساد کرتی ہیں
توبہ کرتی ہیں دلمیں ڈرتی ہیں

نہیں غیرت کسی طرح جنکو
نہیں عبرت کسی طرح جنکو

حال اونکا ہی ایسی بچوں کا
نہ گوارا ہو جنکو کڑوی دوا

جو طعام لذیذ اونہیں ہے مضر
کہانی پر اوسکی ہوتی ہیں وہ مصر

رہتی ہیں کہیل میں بطالت میں
شاد دل رہتی ہیں ضلالت میں

نہیں اون باطلوں کو اتنی خبر
ایسی نشو و نما میں کیا ہیں ضرر

دین ہو کا تباہ دنیا سے ہی
اسقدر جانتی نہیں یہ ضلیل اگر
بعد الم کی ہی بیشتر راحت
کس لیے عاصی جدا ہوتی
سنلے اسکا تو با صواب جواب
کہے یہ بات اگر کوئی جاہل
کو نہ اللہ کی ستایش کے
کہیں اوس شخص سے تو بات اگر
اور اسباب عشرت و بہبود
دیکہے تو قبول کرتا ہے
بے مشقت جو پائے مال کثیر
ہے نعمای آخرت کا یہی حال
لذت اوسکو دو چند ہوتی ہے
راہ تحصیل نعمت عقبی
عمل و سعی سے وہ مرد جلیل
کوئی انسان اگر یہ بات کہے
تہا یہ ممکن بغیر عصمت کی
کوئی چاہے جو رکہے استحقاق
جو کوئی چاہے بے عمل پائے
کہ جو انسان پر یہ کہل جاتا
فحش کی جو سب مرتکب ہوتے

دین جائے گا آہ دنیا بہی
کریں آداب نیک اگر تحصیل
بعد تلخی کی ملتی ہے لذت
بے معاصی و بے خطا ہوتے
یہ جو ہو کب ہوں مستحق جزا آہ
جو جنون میں جدا کرے داخل
کو نہ اللہ کی نمایش کے
تندرست اور جو ہو ذی شعور
بے مشقت کوئی کرے موجود
با خیال اور کچہ کدر تا ہے
نہ ہو راضی وہ صاحب تدبیر
کی کسی جو اس میں سعی کمال
راحت اوسکو دو چند ہوتی ہے
نقد انواع دولت عقبی
ہو گیا مستحق اجر جزیل
کہ کیا ہے یہ بیشتر تو نے
ہوئی تکلیف ہر بشر کی لیے
پائے فردوس کے محل و رواق
بے عمل خلد کی محل پائے
یعنی راہ اس طریق کی پاتا
سب گنا ہوں سے مجتنب ہوتے

جو ضرر رکہتی ہے شراب و غذا
اس سے ہو جاے عاقبت اچہی
جو کہی حمق سے کوئی نادان
کب تہی ایسوں کو حاجت تنبیہ
کیا ملے اونکو اجر حمد و ثنا
کیا مضرت ہے پیش رای صواب
سن لے اس بات کا بہی محسن جواب
اپنے گہر میں وہ بیٹھے راحت سے
نہ کرے سعی کچہ نہ کچہ اعمال
اگر اسکو ملے ہے عقل سلیم
جو نہ ہو مستحق وہ دولت کا
نعمتیں پائیں نہ کہے کی استحقاق
کہ ملے اوسکو سعی کی قوت
رکہا اللہ نے نہاں کہ بکچہ
اسلیے شاد و خرم و خرسند
عصمت جبر اور استحقاق
کرتا ہر حال میں انہیں مغفور
طاعت حق میں وہ رہی مصروف
با صواب اس کلام کا ہے جواب
کہ کنہ کرتے اور پاتے ثواب
پہر سزای عمل سے کیوں ڈرتے

گرہے کی تن میں درد کا پیدا
جسم کو نفع دے دوا گر دی
ہوتی معصوم سب کی سب انسان
سہتے کیوں رنج سخت و درد کریہ
کہ نہ کی آفتوں میں یاد خدا
نہ ہوئی کو وہ مستحق ثواب
گر نظر آتی تجکو راہ صواب
گذری لذات عیش و عشرت سے
نہ تو ہو مستحق مال و منال
لطف خالق نے دی ہے عقل سلیم
ترک دولت ہے کام غیرت کا
ملکی نعمتوں کی قصر و رواق
سعی سے ہاتہ آئی یہ نعمت
آخرت میں اوسے ملا سب کچہ
ہو گا وہ روز باز پرس دو چند
ہیں منافی بہم یہی ہے سباق
رہتی دار سرور میں مسرور
عمل نیک پر رہی مشغوف
کلمہ بے نظام کا ہے جواب
اپنی دل میں نہ رکہتی ہم عقاب
کار بد میں مبالغہ کرتے

کہ یہ کرتی زمین پر جب کیا / گشت و خون و فساد و ظلم و جفا
ہوتی تعطیل سی ہر اک تدبیر / پاتی اللہ کی خلل تدبیر
کبھی کافر ملاحدہ بی پیر / دیکھو ہوتی ہین معطل تدبیر
مبتلا دونون ہوتی ہین بد و نیک / نظر آتا ہی حال سبکا ایک
کرتی ہین جاہلی سی یون تقریر / جو ہو کوئی حکیم با تدبیر
یا نکوکار مبتلا ہوجائین / جوکہ بدکار ہین رہا ہوجائین
کو کہ یہ آفتین بدونکی لیے / جیسی ہین یو نہین ہین بھلونکی لیی
پیش حق دونونکی اگر ہی صلاح / ان بلاؤنمین دونونکی ہی فلاح
چین پاتی ہین حال صحت مین / شکر کرتی ہین ہر علالت مین
مبتلا ہوتی ہین جو بد کردار / چھوڑ دیتی ہین زشت و بد کردار
نیک جو ہین وہ نیکتر ہونگی / مستعد اور خیر پر ہونگی
ہوتی ہی اور طاعت انکی زیاد / ہوتی ہی کچھ بصیرت انکی زیاد
ان بدونکو بدون استحقاق / لطف و احسان حضرت رزاق
جرم کرتا ہی کوئی انہین اگر / عفو کرتا ہی خالق اکبر
کوئی منکر اگر کری یہ مقال / تلف مال کا کہا یہ حال
آگ مین وقت حرق ہوجائی / یا کہ پانی مین غرق ہوجائی

ہی جواب امام رہنما

دونون قسمونکی جو حکایت ہے / صاف ان دونونکی رعایت ہے
زال دنیا جو کرتی ہی ہجرت / جای رنج انکو ہوتی ہی راحت
ان مکارہ سی پاتی ہین وہ نجات / دونون عالم مین پاتی ہین درجات
کچھ گناہون کا یہ ہی کفارہ / اور تادیب نفس امارہ

عدل ہوتا خدا کا لا طائل / ہوتی حکمت حکیم کی باطل
ہے نمایاں یہ ہین امور فساد / یہی ہین باعث ظہور فساد
یعنی آفت جو ہوتی ہی نازل / رنج اوٹھاتی ہین ناقص و کامل
یا نکوکار رنج اوٹھاتی ہین / اور بدکار امن پاتی ہین
اوسکی حکمت کی یہ ہی ہی شان / نیک و بد ہون بلاؤنمین یکسان
ان مقالات کا یہی ہی جواب / ان خیالات کا یہی ہی جواب
دونون رنجیدہ ہوتی ہین انسان / اسی ہوتا ہی نیک و بد کو زیان
نیک جتنی ہین اس سے ڈرتی ہین / نعمتین حق کی یاد کرتی ہین
صبر کرتی ہین ہوتی ہین جو علیل / شکوہ کرتی نہین کثیر و قلیل
جان بچتی ہی آفتون سی اگر / نہین دونونکو غیر نفع و ضرر
جو ہین صالح خدا سی ڈرتی ہین / اور نیکی زیادہ کرتی ہین
جو ہین فجار و کافر و اشرار / جانتی ہین وہ رحمت غفار
رغبت کار نیک دیتا ہے / فہم گفتار نیک دیتا ہے

ہی سوال ملاحدہ ملعون

کیا ہی حال بلای جان و بدن / کہ ہوا سی فنای جان و بدن
یا کہ سیلاب سی وہ مرجاتی / زلزلی سی وہ یا گذر جاتی
ای مفضل جواب اسکا سن / گوش دل سی کلام میرا سن
جو ہین اشخاص نیک و ابرار / حب دنیا سی رکھتی ہین وہ عار
اسکی تکلیفین رفع ہوتی ہین / اسکی تصدیعین دفع ہوتی ہین
آدمی ہین جو فاجر و فاسق / کرتی ہین کارہای نالایق
ان بلاؤن کا یہ ہی انداز / ازدیاد گنہ سی رکھتی ہین باز

مجمل ان باتون کا یہ ہی حاصل
وہی کرتا ہی فرط رحمت سے
وہ ہی حکمت مین خیر محض مگر
پر جو استاد کار ہین بڑے
وہ ضرر نفع سی بدل ہوگا
عارض جسم و مال کرتا ہے
جو حماقت سی یعنی انسی ہی کھا
یہی اس اعتراض کا ہی جواب
مرد فاجر کرین فجور زیاد
مرتکب ہون بد و فواحش کے
قصد ہوتا ہی سوی خیر و صلاح
کرین اکثر معاصی و طغیان
ہوا واجب خدا کو اونکا ہلاک
ہین جو بیدین ملاحدہ کفار
کسی صورت سے ہوتی اونکو فنا
سنو ارشاد حضرت صادق
یعنی انسان جو کوئی آیا
تنگ ہو جائی یہ زمین فراخ
باوجودیکہ مرتی جاتی ہین
اکثر اپس مین خون ہوتی ہین
غلبہ کرتی نوع انسان

کہ خداوند حاکم عادل
وہی کرتا ہی عین حکمت سے
ہی حقیقت مین خیر محض مگر
دہی ترکیبین بنائین گی اور سکے
اوسکا گر پڑنا بر محل ہوگا
خیریت پر مآل کرتا ہے
عارض مال و تن جو ہو جو بلا
ہو بہت عیش تو بشر ہون خراب
مال و صحت کا ہو غرور زیاد
سب وہ تابع ہون اپنی خواہش کے
کہ ہو کوئی نہین سفاہ و فلاح
رہین مصروف بدعت و عصیان
کہ زمین خدا ہوا اونسی پاک
اونکو مرگ و فنا مین ہے ہلاک
نہ ہوا کرتی مبتلای بلا
رد ہوا قول ملحد فاسق
اور جو کوئی آگی آئی گا
کس طرح پھر بنائین منظر و کاخ
کوچ دنیا سی کرتی جاتی ہین
آدمی اپنی جان کھوتی ہین
حرص لاطائل و قساوت سے

جس مین سمجھا ہی مصلحت جسکے
گو کہ ظاہر مین شر نظر آئے
آندہی سی گر پڑین جو شاخ و شجر
اور بہی صنعتین دکھائین گے
پس اسی طور سی خدای حکیم
خوب سا دیکھی تو نوع بشر
کون اس سی فساد برپا ہو
عشر تو ہین گناہگار نہین
صلحا سست ہون دعائین
ان بلاؤنسی ہوتی ہی تنبیہ
یہ بلائین اگر نہ ہون نازل
پیشتر ازین ہر طرح کی تہی گمراہ
ہوا اونکی ہلاک کو طوفان
کہتی ہین بہتی آدمی دائم
اپنی نزدیک بتاتا ہی بہتر
غور سے جو سنی جواب اسکا
وہ ہمیشہ رہی کبھی نہ مری
ہو مزارع کی واسطے تنگی
معر کی ہوتی ہین مکانون پر
ہو کی پیدا اگر نہ یہ مرتے
موت سے کیونکر آدمی ڈرتی

جس مین سمجھا ہی منفعت جسکے
یا کچہ اوسمین ضرر نظر آئی
ظاہرا باد تند کا ہی ستم
جو کہی گا کوئی بنائین گے
آفت تازہ و بلای الیم
فائدی پاتی ہی بجای ضرر
کیا ضرر اسمین آدمی کا ہو
ناز و نعمت مین ہرزہ کار نہین
رہین کاہل خدا کی طاعت مین
ترک ہو جاتی ہین امور کرم
تو گذر جای حد سی ہر جاہل
کن عذابو سنی وہ ہوئی گمراہ
نہ رہا اونکا نام ہی نہ نشان
ہوتی عالم مین تا ابد قائم
کہ یو نہین کرتی عیش نوع بشر
ہو ہویدا اوسی کہ ہی یہ خطا
ابدا عیش و ابتہاج کرے
ہو مکانات کی لیی تنگی
لڑتی بھڑتی ہین کھیت پر اکثر
کس طرح زندگی بسر کرتی
ابدی زیست پر نظر کرتی

سیر ہرگز نہوتی نعمت سی
مستلے کبھی نہ ہوتے یہ
زندگی سی ملال ہوتا ہی
دیکھتا ہی نہیں یہ راز نہان
کہ مشقت سی پائیں وہ راحت
تو ہین باعث مکارہ دنیا
پہلی ہم دی چکی جواب اسکا
کوئی نادان اگر یہ بات کہے
زندگی سی نہ کوئی ہوتا تنگ
ہی دنیا مین ہوتی صورت اگر
ساری نعمای کردگار جلیل
اور نعمای رب بی صنعت
جسقدر ہی کسیکے استعداد
نہ ہو جبتک تمام یہ عالم
یون توالد کا طور اگر مٹتا
کوئی اپنونکی کیا مدد کرتا
ہوتی اولاد سی کسی الفت
کون اپنون کی منزلت کرتا
پس کیا ہی جو کچہ کہ مین نے بیان
غیر تقدیر خالق ارضین
کوسے ئرشاید سفیہ ہو دلعن

ہوتی اگاہ کب قناعت سے
متنفس کبھی نہ ہوتی بہر
موت ہی کا خیال ہوتا ہے
جو کہ باقی ہین طول عمر بیان
کرین کبتک مشقت و محنت
سب اسی سی ہین کار دنیا
جو نہوتی مکارہ دنیا
جتنی ہین ذیحیات دنیا کی
نہ یہ ہوتی زمین دنیا تنگ
رہتی محروم نعمتونسی بشر
ہوتین مخصوص مردمان قلیل
چاہی عام ہوتی یہ خلقت
وسقدر بہرہ ہی نہ کم نہ زیاد
رہین موجود سب بنی آدم
یا نہ ہوتا چلن تناسل کا
جسکا سنتا کلام ذکر تا
تربیت کی عنایتی کچہ لذت
کون یون حفظ مرتبت کرتا
صاف اس بات پر یہ برہان
مالک ہفت آسمان و زمین
کری تدبیر ایزدی پر طعن

یہ نہ دی کسی کو چیز کوئی
موت کی یاد مین جو رہتی ہین
اور دنیا کی کسقدر ہین کام
رنج او تنہائی ہین زندگانی مین
کوئی منکر اگر کری یہ کلام
ہون یہ ایذائین آدمی سی دور
آدمی ہوتی مائل طغیان
او بہمین جنگ کا یون شور ہوتا ظاہر
لاجواب اسکا ہی جواب یہ ہے
نہ او نہین ملی نعمت دنیا
کہ عدم سی وہ آئی ہین اول
جسقدر جسکی قابلیت ہی
اہل غفلت اگر کرین شبہا
بیشتر ہو چکا جواب اسکا
ابن آپس مین کس طرح ہوتا
کون بچون کی پرورس کرتا
بی تصنع نہ وہ انی مطلق
مترتب جو ہین تمام ثواب
لوگ جو احتمال کرتی ہین
سب سفاہت سے سب حماقت ہے
کری احمق ہی سی یہ تقریر

رنج اسکا نہ ہو لبتی وہ کبہی
محن و رنج دہر سہتے ہین
اسی باعث ہی اونسی نفرت تام
ہوتی ہی آرزوی مرگ انہین
زندگی سی جو ہی اذیت تام
نہ ہو جینی سی پہر کسیکو نفور
دین و دنیا کا ہی ضرر ہا عیان
اس اصل کا ذہن کٹ ہوتا او
باصواب اسکا ہی جواب یہ ہے
نہ او نہین ملی نعمت عقبی
پایا دار وجود مین ہر دل
اوسکی حصی ہین اوسکی نعمت سے
بہی وہ نحنت چاہیئی تہا
اس ہین ہوتا فساد تنگی جا
ربط باہم کب اسطرح ہوتا
چارہ پوشش و خورش کرتا
آدمی مادر و پدر کا حق
ہوتی مفقود بیش رائی صواب
دل مین کچہ کچہ خیال کرتی ہین
حمق و نادانی و بلاہت ہے
کب ہی نظم جہان کی یہ تدبیر

ہین جو اس دہر مین بہت آزار — ظلم و جور و فساد پر سی نڈر
ستم اتو یا ضعیفون پر — در پی غصب مال و فکر ضرر

کار بد کرتی ہین بری تو شتاب — نہین ہوتا ہی اون پہ اونکو عقاب
کوئی ہوتا مدبر عالم — کوئی ہوتا مقدر عالم

بشر نیک ہوتی صاحب مال — سیم و زر سی یہ رہتی مالامال
کچہ نہ ملتا برونکو دنیا مین — رہتی دن رات فکر کالا مین

جرم و عصیان عمل مین جو لاتا — جلد اوسپر عقاب ہو جاتا
کر نہ سکتی قوی فساد و ستم — بیکسونکی یہ ہوتی رنج و الم

جس سی ہوتا گناہ جو صادر — پاتا تنبیہ یہ نہ کرتا پھر
ہی جواب اس خیال فاسد کا — ہی جواب اس مقال ناقد کا

یون جو ہوتا بڑی قباحت تہے — صورت ایسی خلاف حکمت تہے
ساری حیوانونسی ہی نوع بشر — اختیار و ارادہ سی باہر

کام ارادی سی کرتی ہین انسان — کہ ہو خوشنودی خدا بر آن
اعتقاد اجر آخرت کا ہی — اشتیاق ثواب عقبی ہے

اس سبب ہین مآل طاعات — اور کرتی ہین ترک منہیات
فائدی سب برطرف ہوتے — مفسدے طرفہ ہر طرف ہوتے

چارپایونکی طرح ہوتی بشر — کرتی اعمال ناروا سی ڈرکر
طمع دانہ و علف کرتی — اجر عقبی کو سب تلف کرتی

دل مین رہتا کسی خیال ثواب — کون یہ جانتا کہ کیا ہی عقاب
آدمیت سے ہوتی سب باہر — چارپایونکی طرح ہوتی بشر

عمل و فعل ہر بشر ہوتا — ہر نفع و مضرت دنیا
ہوتی غافل ثواب عقبی سے — ہوتی غافل عقاب عقبی سی

نیک کب کرتی کار نیک کبہی — ہان مگر بہر وسعت روزی
چہوڑتا کب یہ ظلم و فحش کوئی — کرتی عصیان ہوتی سب عاصی

وہ جو ڈرتی عقاب سی ڈرتی — اشتمال عذاب سی ڈرتے
کہ اوسی ساعت اون پہ آتا عذاب — دم کی فرصت لینی نہ پاتا عقاب

تاکہ بندونکی طاعت و افعال — آدمی کی عبادت و اعمال
ہوتی جاری اس امر حاضر پر — یعنی رہتا عفو ہوتا نکا ڈر

جب ہوتا یقین عقبا کا — تو نہ پاتی ثواب و اجر ذرا
مستحق ثواب روز جزا — نہ کبہی ہوتی بندی تہے یہ سزا

پاس ہوتی وہان کی نعمت سے — رہتی محروم باغ جنت سے
ہو کیا ہی جو قول طاعن کا — یعنی مذکور رفعت و ذکر عنا

عافیت اور ہی بلا کا ذکر — نہین کرتا کچہ اپنی دل مین فکر
یون نہین جسطرح وہ سمجہا ہے — بلکہ اسکی خلاف ہوتا ہے

کبہی ہوتا ہی پر موافق ظن — کبہی ہوتا ہی پر مطابق ظن
تجکو آتا ہی بیشتر یہ نظر — صلحا ہوتی ہین غنی اکثر

زندگی کرتی ہین رفاہ مین وہ — عیش کرتی ہین عز و جاہ مین وہ
اصلی تا نہ ہوتے وہم و گمان — نعمتین ہین فقط نصیب بدان

سب ہین کفار صاحب نعمت — اور ابرار کی لیی زحمت
باعث اختیار فسق یہ ہو — باعث اعتبار فسق یہ ہو

جبکہ ہو فسق کی سبب سے فلاح — سب کرین فسق اور چہوڑین صلاح
عمل فسق جب کرین اکثر — ہو نہی ان فاسقونسی سبکو ضرر

خود ہی پائیں ضرر یہ بدکردار
ہوں سزاوار قہر یہ اشرار

جس طرح غرق ہوگیا فرعون
اور وہ ہی جو اوسکی کافرعون

بعض اشرار کی عقوبت کو
اور ابرار کی مثوبت کو

کب ہی تدبیر ایزدی باطل
کب ہی تقدیر ایزدی باطل

بیشتر حاکمان روی زمین
کہ گر سزا اونکو مصلحت سی نہیں

ہوتی ہیں بعض تابع احکام
دیر میں اونکو دیتی ہیں انعام

بلکہ عاقل سمجھتی ہیں اسی خوب
جو کہ جاہل ہیں کہتی ہیں معیوب

یعنی قادر ہی خالق اشیا
ہی حکیم اور عالم و دانا

سچ یہ ہی اپنی خلق کو صانع
کس طرح چھوڑی مہمل و ضایع

دوسری ہو وہ جاہل تدبیر
تیسری وجہ اب کروں تحریر

سو ہیں تینوں کی تینوں امر محال
ہی بری انسی ایزد متعال

نہیں ہونی کا بالیقین عاجز
کہ کسی کام میں نہیں عاجز

کس طرح ہو سکیں یہ جاہل ہی
بلکہ دشوار ہی یہ عاقل سی

صاحب لطف و کامل رفعت
منعم باجلائل نعمت

یہ دلیلوں سی ہوگیا معلوم
صانع خلق قادر قیوم

کس قدر اپنی عقل ہی کوتاہ
پہونچی کب تا مصالح اللہ

کب رعایا کو نفع ہی معلوم
درک اسباب سی یہ ہیں محروم

اگر اسباب حکمت سلطان
جان جاتی رعیت سلطان

بعض احوال شاہ سی فی الحال
کرتی افعال حق پر استدلال

پھر مثال دوم یہ فرمائی

تو مقرر کری کا وہ اظہار
کہ یہ بارد دوا ہی یا ہی حار

ہو نزول عذاب دنیا میں
سہیں خوار و خراب دنیا میں

کردیا مسخ بخت نصر کو
مار البقیس باعث شر کو

ہو اگر پھر مصلحت تاخیر
پائیں وہ اوس جہان میں تعزیر

آپ اسکے مثال دیتے ہیں

ہوتی ہیں جب گناہگار شریر
کرتی ہیں انتقام میں تاخیر

ہی جو اون دونوں کا موہیں تاخیر
نہیں ہرگز منافی تدبیر

جب دلیلوں سی ہوگیا اثبات
ہوئی اچھی طرح یہ ثابت بات

چاہیے جیسا حال دیکھی شہ
حسن تدبیر پر کری وہ نظر

تین وجہیں ہیں یہاں مگر اسکی
ایک ہی عجز کردگار قوی

مانع اسمیں شرارت اسکی ہو
کہ نہ پہنچائی خبر بندو نکو

خالق خلق ایسی قدرت پر
اس کمال اور ایسی وسعت پر

نظر آتا ہی کیا نظام جہان
صورت مصلحت ہی ہمیں عیان

آشکارا ہی سر حکمت
کر سکی کون جہل سی نسبت

کیا شرارت سی ہو سکی منسوب
کیا خساست سے ہو سکی منسوب

حسن تدبیر خلق کرتا ہے
حسن تقدیر خلق کرتا ہے

کرتی ہیں شاہ بیشتر تدبیر
حکمتیں کرتی ہیں امیر کبیر

نہیں ہیں یعنی واقف اسرار
نہیں ہو سکتی کاشف اسرار

جان لیتی کہ صاف حکمت ہے
بادشہ صاحب کیاست ہے

کہ خدا بادشاہ شاہان ہے
صاحب حکمت نمایان ہے

جو کہ دو تین بار کہائی دوا
گرم یا سرد ہو اثر پیدا

شک نہ ہوگا کسی کو بھی اسمیں
مختلف ہوگا کب کوئی اسمیں

کیونکر ان جاہلوں کو ہی انکار — قدرت حق کی ہین این آثار
کہ نہ ہو عقل آدمی سی کبھی — انکی عشر عشیر کی گنتی
نہین اقرار نیکی تدبیر — نہین یہ قائل وجود تقدیر
مرد با فہم خودسری نکری — حکم اہمال کا کبھی نہ کری
حکمت نصف عالم دیگر — ہین وجود خدا کو کافی تر
صاحب عقل کو یہ کافی ہی — صاحب فہم کو یہ وافی ہی
کہ تو جس چیز کی کری تفتیش — دور ہو دل سی وہم کی تشویش
وضع عالم ہو تو کری تقدیر — پھر کری تو تامل و تدبیر

ہی یہ ذکر مطالب دیگر

معنی موسموس زینت ہی — ہی یہ تفسیر اہل حکمت ہی
نہ تو تقدیر اسکا رکھا نام — نہ بکار اسمین کھلی نظام
ای مفضل تو اب تعجب کر — حکم کرتی نہین ہین بعض بشر
حیث وائین طبیب کرتی ہین — کیا خطائین طبیب کرتی ہین
بلکہ ہی اونکی خلق جائی عجب — اسمین آتا ہی نہتا ہی عجب
امر کونی امور عالم مین — نظر آئی جو اسطرح کا نہین
تھا عجیب چیز مانی مخذول — ہی عجب کی حکیم و نامعقول
خلق اشیا کی بعض حکمت سی — وہ جو آگہ نہتا سفاہت سی
ہی خطا وسنی حق تعالی پاک — سر بسر تھا خطا وہی ناپاک
جس سی اوس چیز مین نہی درک کرین — کہ نہ آئی جو عقل و دانش مین
کرتی ہین اپنی جہل سی انکار — یہی ہی اون لعینونکی گفتار
یہ جو کہی کہ رب ارض و فلک — نہین ہوتا ہی عقل سی مدرک

اس قدر ہین شواہد حکمت — اس قدر ہین شواہد قدرت
عقل ہو اس شمار سی معذور — صاف ہو اعتراف عجز و قصور
جو ہو فرض محال سی پنہان — نصف عالم مین حکمت رحمان
نہ ہو منکر کبھی مدبر کا — نہ ہو منکر کبھی مقدر کا
حسن تدبیر اسی سی ثابت ہی — حسن تقدیر اسی سی ثابت ہی
پس تو ہم بجا یہ ہون کیونکر — سب تو ہم روا یہ ہون کیونکر
چشم عقل صحیح و سالم سی — کنہ قدرت تجھی نظر آئی
پیش تقدیر کردگار عزیز — کیا ہی تدبیر بندہ ناچیز
رکہ گئی ہین حکیم یونانی — موسموس اسم عالم فانی
حسن تدبیر جو نظر آیا — یہ ثواب نظام کا دیکھا
استواری و محکمی کی لیی — کہتی ہین وہ لوگ زینت سی
کہ خطائین ہین صنعت طب مین — رات دن دیکھتی ہین گو آنکھین
حکم اہمال کرتی ہین نادان — پھر اہمال گو نہ پائین نشان
کہ او نہین ادعای حکمت ہی — ادعای شعور و فطنت ہی
کہ نہ ہو ظاہر اوسکی وجہ صواب — کرتی ہین یہ مذمت ہر باب
علم اسرار کا تو دعوا تھا — تو بہی اسدرجہ حمق اوسکا تھا
خلق کو تو خطا سی دی نسبت — پھر خالق ہی جہل کی تہمت
ہاین عجب تر ملاحدہ مردود — جانتی ہین یہ دشمن معبود
ہی جو اللہ دخل درک سی پاک — کر سکین کس طرح حواس ادراک
جس مین ادراک ہو ہمین دشوار — اوسکی ہستی کا کیا کرین اقرار
اسکا دیتی ہین یون سفیہ جواب — پیش عاقل ہی کیا کری یہ جواب

نہ ہو جو چیز عقل سی مدرک
عقل کو کب یہ رتبۂ ادراک
پھر کب آنکھو نسی ہو سکا ادراک
علم یہ آنکہ کا نہیں زنہار
تو نی دیکھا یہاں ہی عجز بصر
جان کو دیکھتی ہیں کب جاندار
اسقدر تو ہی عقل کو ادراک
کوئی احمق جو یہ کری تقریر
عقل ہی مثل درک قاصر ہے
دی ہی تکلیف معرفت اوسنی
تابع امر و نہی خالق ہو
نہیں تکلیف بہر مخلوقات
کہ بدن ہی سفید یا ہی سیاہ
کرین اذعان بادشاہی کا
جا کی خواہان دید سلطان ہو
خوب پہچان لون مین چہرہ حضور
یو نہیں کوئی کہی جو حمق شعار
پوچ و مجرم وہ بی ادب ہوگا
ہی حکیم اور ہی کریم و جواد
سب ہین اقرار کی صفات بیان
یو نہیں ہم کہتی ہین جواد و قدیر

نہیں اوسکا وجود بی شک
مدرک عقل کیا ہوا یزد پاک
کری حد سی زیادہ کیا ادراک
بلکہ ہی حکم عقل سی اظہار
حکم کرتی ہی صاف عقل بشر
گوکہ رکہتی ہین جان سب جاندار
کوئی صانع مرا ہی موجد پاک
کہ ہی بیجا خدا کی یہ تدبیر
کس طرح ہو احاطہ ظاہر ہے
ہوتی ہی طاقت بشر جتنی
جو کری حکم کی مطابق ہو
کہ یہ پہچانیں کنہ ذات و صفات
اور قد ہی دراز یا کوتاہ
پائیں فرمان پادشاہی کا
خوب سا معرفت کا خواہان ہو
نہیں تو بندگی مین ہو معذور
نکرون گا اطاعت غفار
بیگمان مورد غضب ہوگا
کیا ہی کنہ صفات اسی سی زیاد
کب صفات احاطہ کا ہو گمان
مالک و رازق و رؤف و خبیر

یہ جواب اسکا دیتی ہین مولا
رتبہ ادراک کا ہی آنکہونکو
دیکھی پتہر جو تو بروی ہوا
آتی آپ کس طرح پتہر
عقل خالق کی معرفت مین یونہیں
جان کیا ہو حواس سے مدرک
پر نہیں درک کنہ ذات و صفات
دی جو عبد ضعیف کو تکلیف
حضرت اسکا جواب دیتی ہین یا
عہدۂ معرفت سی برآئی
جادۂ شرع سی قدم نہ بڑہی
کب یہ تکلیف دیتی ہین سلطان
ہی تکلیف ہی رعیت پر
تو نہیں دیکھتا کہ کوئی اگر
جا کی سلطان سی کری یہ سوال
ہوگا بیشک وہ مہمل و نادان
کنہ اوسکی نہ جانونگا جب تک
کہی شاید یہ البتہ ناچیز
تو یہ فرماتی ہین جواب اسکا
ہی یہ اذعان ہی حکیم خدا
جو کہا لیہ مین خدا کی صفات

حق ہی ادراک عقل سی اعلا
اسکی رتبی سی پر جو اعلی ہو
جان لی گا کسیکی پہینک دیا
جا سکی گا نشیب سی اوپر
اپنی حد سی بڑہی مجال نہیں
پونہچیں کیا جان کی حقیقت تک
مدرک اوسکی صفات ہونگی نہ ذات
دی جو پہچاننی کو عقل لطیف
کیا ہی اعلا جواب دیتی ہین
ہو یقین وجود شک نہ کری
کری حکم خدا سی کم نہ بڑہی
کب یہ کرتی ہین خلق پر فرمان
رہین منقاد حکم سرتاسر
در دولت سرای سلطان پر
تو دکہا مجکو خوب اپنا جمال
مستحق عقوبت سلطان
ہرگز اوسکو نمانونگا تب تک
وصف کرتی ہو تم کہ ہی عزیز
بادشاہ و شفیع روز قیام
پر نہیں علم کنہ حکمت کا
یو نہیں ہی اون صفات کا اثبات

پر نہیں انکو درک کنہ صفات　　کب ہی عالم کو درک کنہ صفات
جو ہر چیز کی حقیقت سے　　نہیں آگاہ ہم فراست سے
ان مثالوں سے ہے یہ کام اعلے　　سب مثالیں ہیں قاصر و بیجا
کوئی تقریر اگر کرے لب یوں　　مختلف ہیں صفات اسمیں کیوں
نہیں انکی رسائیاں بیشک　　ساحت قدرت و بزرگی تک
چاہا یہ کنہ کا احاطہ کریں　　باوجودیکہ عجز ہی ان میں
بلکہ درک اونکی کنہ میں کن کو　　پست تر ہیں صفات و ذات سے جو
پست تر ہیں جو ذات یزداں سے　　عجز ہے جنکو درک و عرفان سے
کوئی واقف نہیں حقیقت سے　　سبکی سب آشنا ہیں صورت سے
بعض کہتے ہیں یہ ہی ایک فلک　　ہیچ سی خالی اسمیں کچھ نہیں شک
ایک اوس چرخ کا دہواں ہے یہ　　روشنی اوس سے یہ نکلی ہے
کہتے ہیں بعض ہی یہ شیشی کا　　ساختہ ہی یہ آبگینی کا
ڈالتا ہے شعاع عالم پر　　یہی ثابت ہوا ہی بس ہمپر
بعض کہتے ہیں ہیں بہت اجزا　　ایسی یہ جمع ہو گئی یکجا
یعنی ہے چاروں عنصروں سے جدا　　پانچواں عنصر اسکو ٹھہرایا
گفتگو بعض فلسفی کی ہے　　ہے گمان صفحۂ عریضی ہے
یو نہیں مقدار میں ہوا ہے خلاف　　حکمائی بہم کیا ہی خلاف
ہیں جو سورج میں مختلف اقوال　　سبکی ہیں بے حقیقتی پر دال
بالیقین ایک سے کہا نہ گیا　　کہ ہی کمیت آفتاب کی کیا
پر ہیں عاجز فلاسفہ کی عقول　　ہی حقیقت سورکہی مجہول
نہ ملی راہ عقل کو بیشک　　ساحت عزت الٰہی تک

یہ نہیں ظاہر جو ہی نمود فلک　　حکم کرتی ہیں ہی وجود فلک
یونہیں دریا کو دیکھتی ہیں ہم　　عمق و انتہا سے نامحرم
عقل ہی سوی معرفت ہادی　　جانب کوی معرفت ہادی
صاف اوسکی جو ہیں ہی کلام　　کہ ہیں قاصر عقول اور اوہام
گذری جو اپنی حد طاقت سے　　طلب کنہ و معرفت کی لیے
عاجز ادراک میں ہیں سب دانا　　درک کنہ صفات و ذات کجا
اس سبب سبکی سب ہوئی حیران　　گفتگو کرتی ہیں عبث ناداں
او نہیں ایک آفتاب لامع ہے　　دہر بہر پہ یہ روز طالع ہی
اس سبب آیا اختلاف تمام　　مختلف ہیں فلاسفہ کی کلام
ہو رہا ہی یہ آگ سی لبریز　　مشتعل ہو رہی ہی آتش تیز
بعض کہتی ہیں ہی بہ رنگ سحاب　　بس وہی ہی سحاب عالمتاب
اور عالم سی یہ بہر صورت　　کر رہا ہی قبول نار تپش
کوئی جسم لطیف کہتا ہے　　منعقد صاف آب دریا ہی
عقل بعضونکی یوں ہوئی ہی گم　　کہتی ہیں اسکو جوہر تجسیم
اور آب اختلاف شکل میں ہے　　سکو باہم خلاف شکل میں ہے
ہی بعضونکی نقش دل پہ ہی　　یعنی اسکا کرہ مدور ہے
بعض کہتی ہیں ہی برابر ارض　　بعض کہتی ہیں ہی یہ کمتر ارض
نہیں دخل حقیقت خورشید　　بہولی اصل حقیقت خورشید
سکبہ آتا ہی آفتاب نظر　　خوب حاصل ہی درک حسن بصر
کیا ہو درک حقیقت رحمان　　کہ نہیں کار حس اہل جہان

باقر مجلسی کی ہی تقریر

اس محل میں ہوئی یوں تحریر — ترجمے میں کیا ہے یوں تحریر
سب عناصر سے ہے جدا جوہر — بیکان یہ ہے جو ہر دیگر
جسدم اسکو زمین سے ناپا — ایک سو سا ٹہ حصے ہے بڑا
ساری قولوں سے اسکو ہے ترجیح — سبکی نزدیک آج تک ہے صحیح
اب یہ فرماتے ہیں جناب امام — پہونچے اون پر درود اور سلام
باصواب اس کلام کا ہے جواب — کہ ملی کمر ہوں کو راہ صواب
جسطرح ہوتی ہیں یہان سر دار — کہ بناتے ہیں وہ در و دیوار
بلکہ معنی ہیں اس خدا کی اور — وہ جدا طور یہ علاحدہ طور
جیسے مخلوق ہے یہان ہر شے — یونہیں مخلوق نفس ناطقہ ہے
کوئی شاید کہے یہان یہ بات — کیون ہے اعلای والطف اسکی ذات
کیا ہے معقول ہے جواب اسکا — جو کہ ہو خالق تمام اشیا
کوئی پوچھے اگر ہیں کیا معنی — متعالی لطیف ہونے کے
کرتے ہیں یہ سوال جز و نکا — طلب معرفت ہے اسکی سوا
پہلے جانے وہ چیز ہے موجود — یا نہیں کچھ بھی اصل شے موجود
تیسری وجہ ہے یہ بعد اسکے — کہ حقیقت صفات کی جانے
سو یہ وجہیں ہیں کوئی جانے کا — درمیان وجود ذات خدا
کنہ ذات و صفات ہے دشوار — طلب معرفت نہیں درکار
دخل اوس چیز میں ہے غایت کا — جو ہے معلول ہے علت کا
پھر تو ہرگز نہیں ہے لازم بات — کرے دریافت کنہ ذات و صفات
جیسے ہے نفس ناطقہ کا وجود — نہیں شبہہ کسی کو ہے موجود
بلکہ تصدیق نفس ناطقہ کی — بو جو د تصور ذسے ہے

مثال خرنقات ہین جو حکیم — حال خورشید میں کیا رقم
شکل ہے آفتاب کی کروی — یہی مشہور ہے صحیح یہی
ملکہ ہے اور ربع دشمن ہے باد — کام کی بات ہے کہ ہے یہ یاد

قول پاک جناب صادق ہے

جو کبھی کوئی ابلہ و نادان — کیون خدا خلق سے ہوا پنہان
اسطرح کچھ نہیں خدا پنہان — کہ ارادے سے وہ ہوا پنہان
تا رعیت کی انکہوں سے ہو نہان — عامیون پر ہو ہیبت سلطان
ذات اقدس ہے الطف و اعلے — کہیں ادراک عقل سے بالا
درک فکر و نظر سے ہے پاک — کریں فکر و نظر سے کیا ادراک
فکر و ادراک و وہم انسان سے — دانش و عقل و فہم انسان سے
چاہیے وہ جدا صفات میں ہو — سب سے اعلا ہر ایک بات میں ہو
صاف اعجاز امام کا ہے جواب — باصواب اس کلام کا ہے جواب
ہوسکے کا یہ چار وجہوں سے — کبھی ممکن نہیں بغیر اسکے
دوسری وجہ جانے یہ ہے — علم کنہ حقیقت ذات ہے
چوتھی یہ ہے کہ جانے دانا — علت و غایت وجود ہے کیا
بس یہی جان لیں کہ ہے موجود — ہے اوسی سے وجود شی موجود
کہ ہے اللہ علت ہر شے — علت و غایت خدا کب ہے
آدمی کو جب اوسکا علم ہوا — کہ ہے موجود خالق اشیا

اسکی فرماتے ہیں مثال امام

کب یہ لازم ہے جانیں کنہ کو بھی — نہ کھلی کی کسیکو کنہ کبھی
ہے بوجہ من الوجوہ اچھے — آدمی کو ہے کافی و وافی

یونہیں امر لطیف روحانی
ہین بلاشک ہمیشہ پہچانی

پر حقیقت سی ہمکو کیا ہی خبر
یعنی ماہیت اسکی ہی کیونکر

کوئی نادان اگر کری تقریر
ہی تمہاری یہ علم کی تقصیر

کہ کیا وصف اسطرح اسکا
نہین معلوم وجہ کچہ گویا

دیتی ہین ابا امہات جواب
جس سی ہو جای معترض بیتاب

سلب کنہ معرفت کا حال
یونہین ہی جو کیا ہی نفی خیال

کہ احاطہ مین کنہ ذات و صفات
اسکی یہ نہین ہی ممکن بات

دوسری وجہ سی آتی ہی دیکہ
کہ نہین ایسی کوئی شی نزدیک

جو اثر جس مین ہی ہویدا ہی
ہر نشان وجود پیدا ہی

پہر یہ اک وجہ سی وہی خاص محض
کہ نہین ایسی کوئی شی غامض

نہین ایسا ہوا کوئی آگاہ
ساحت معرفت مین پائی راہ

عقل کا بہی یہی تقاضا ہی
نقل کا بہی یہی تقاضا ہی

شاہد اسکی ہی شش جہت مین عیان
ذات اسکی نظر سی ہی پنہان

لوگ جو صاحب طبایع ہین
بیگمان منکران صانع ہین

یون صفت کرتی ہین طبیعت کی
کام بیفائدہ نہین کرتی

سعی ہر شی مین کرتی ہی بیشک
پہونچی تا غایت و نہایت تک

ہی جو ابا ام ارض و سما
جس سی ہی قیام ارض و سما

دی طبیعت کو کس لیے یہ حکمت
کس لیے بخشی یہ سعی کی قدرت

یہ وثوق حقایق اشیا
یہ کمال توافق اشیا

لطف سی کر دیا عطا کسنی
مرحمت سی کیا عطا کسنی

نہ گذر جای تا طبیعت سی
چیز کی حد قابلیت سی

رای افکار بی شمار کری
عقل اگر تجربی ہزار کری

پہونچی کیا حکمت طبیعت کو
جانی کیا قدرت طبیعت کو

جو طبیعت کو کہتی ہین حکما
صاحب ادراک و باشعور ایسا

کہ سوا ہی عقول کافہ سی
یہ ورا ہی عقول کافہ سی

پہر اوسیکا کیا ہی یہ اقرار
جسکا کرتی تہی جہل سی انکار

قائل صانع حکیم علیم
ہو گئی تہی جو منکران قدیم

نام رکہتی ہین یہ خطا کی ہی
جاہلی سی یہ بات کیا کی ہی

اور اگر کہتی ہین طبیعت کو
بی شعور و ارادہ یہ بد خو

جیسی ثابت ہمین طبیعت ہی
بی شعور اور بی ارادت ہی

پہر یہ افعال جو ہوئی منسوب
جانب بی شعور کچہ نہین خوب

جسقدر قاعدی ہین حکمت کے
منطبق کیجیی اگر اونسی

ٹہہری یہ امر واضح البطلان
کرین آدمی پسند بیان

جتنی ذرات ممکنات ہین اب
کہہ رہی ہین زبان حال سی سب

صانع اپنا تو ہی حکیم و علیم
مبدع و مبدی قدیم و کریم

حکمای قدیم مین تہوڑی
اپنی نادانی و سفاہت سی

خلقتین جو آن ہین بی تاخیر
ہو گئی صاف منکر تدبیر

رہتی ہین اس گمان بیجا مین
خود بخود خلق ہوتی ہین چیزین

نہین کوئی مدبر و صانع
سب ہوا اتفاق سی واقع

لاتی ہین اپنی حمق پر حجت
ہوتی ہی جسکی جو عجب خلقت

عورتون سی خلاف عادت اگر
ایسا پیدا ہو کوئی وحشت سیر

پاؤن تک سر سی ہوتی انسان
جیسی ہوتی ہی خلقت انسان

ہو مگر کوئی ناقص اوسکا عضو ۔ یا زیادہ بیانِ اعضا عضو
شکل مین یا کہ یہ پیدا ہو ۔ یا خلاف بشر ہو پیدا ہو
اسکو ٹھہرائی ہین دلیل قوی ۔ شکی انکار کی سفیہ غوی
ہوتی ہین منکر مدبر یہ ۔ ہوتی ہین منکر مقدر یہ
تھا ارسطو حکیم جو دانا ۔ اوسنے رد کردیا کلام انکا
احمقو نکادیا یہ اوسی جواب ۔ خوب حاضر کیا یہ اوسی جواب
عارضی سی بیان جسم بشر ۔ کبھی حادث ہو کوئی چیز اگر
ناقص اوس سے ہو کوئی عضو جنین ۔ جای انکار کر دگا نہین
یعنی امر خدا ہین جو سی زیاد ۔ کار لطف و عطا ہین جو سی زیاد
حکمتین ہین مطابق قانون ۔ صنعتین ہین موافق قانون
ہی یہ حجت کوئی مدبر ہی ۔ صانع و حاکم و مقدر ہے
ای مفضل تو دیکھتا ہی عیان ۔ ہین جو حیوان قسم قسم یہان
امین ہین ایک نہج پر اکثر ۔ آتی ہین ایک طور سی نظر
اونگلیان پانچ دست و پا دو دو ۔ شاذ ہی جو خلاف انکی ہو
کسی علت کی وجہ سی یہ ہوا ۔ کہ وہ ہوتی ہی جسم مین پیدا
یا ہوا کوئی مادہ مین خلل ۔ کہ ہوا حاصل اوس سے وہ مختل
ہی مثل بی ضرر بلا تشبیہ ۔ کوئی صانع اگر بلا تشبیہ
چاہی ظاہر کری کوئی صنعت ۔ پر ہو آلات مین جو کچہ علت
ہو کی صنعت مین صورت دیگر ۔ نہین الزام نقص صانع پر
کب یہ تدبیر کی منافی ہے ۔ فہم ہو تو مثل یہ کافی ہے
جو کوئی اسجگہ کری یہ سوال ۔ یعنی قادر ہی ایزد متعال
چاہی کردی جناب رب غفور ۔ رحم و مادہ سی علت دور
بچہ پیدا ہو مستوی الخلقت ۔ پائی وہ جنس نوع کی صورت
حاکم خلق ایزد متعال ۔ اب یہ فرماتی ہین جواب سوال
اسلئی حق نی یہ عمل نکیا ۔ جان لین تا تمام اہل ذکا
سب ہون آگاہ خالق اشیا ۔ مجملی سب پر حقیقت اشیا
کہ نہین ہین فقط طبیعت سی ۔ صنع ثابت ہی انکی خلقت سے
ہون ہمیشہ جو ایک صورت پر ۔ نہ ہو امکان صورت دیگر
بلکہ ہی قدرت خدای جہان ۔ عمل و حکمت خدای جہان
کہ ہی گاہی چنان و گاہ چنین ۔ تا ہو ہر ایک کو یقین یہین
کری ہر ذی شعور استدلال ۔ کہ ہین محتاج ایزد متعال
سب ہین محتاج اوسکی قدرت کے ۔ اور ایجاد رب عزت کے
پو پہچین تا غایت کمال کو سب ۔ اور سمجھین جلال و عزت رب
احسن الخالقین ہی صانع خلق ۔ ناصر صادقین ہے صانع خلق

ختم مجلس مین ہی کلام امام

ای مفضل جو مین نی تجکو دیا ۔ یاد کر جسقدر بیان کیا
کر ادا شکر خالق اکبر ۔ کہ ادای واسطی ہی نوع بشر
تابع دوستان خالق رہ ۔ شاکر امتنان خالق رہ
یہ دلائل کہی جو مینی بیان ۔ یہ شواہد جو کہدی اس آن
جز و کل سی بہت سے بہرہ اٹھا ۔ نفع منظور ہے اسمین میراہی
کر تو تدبیر اور عبرت کر ۔ دل سی کر خوب غور عبرت کر
کی مفضل نی عرض ای مولا ۔ تیری یاری سی مجکو ہی یارا

فہم و حفظ حدیث والا کا
پہر کہا یون امام صادق نی
کہ چکی جب یہ حضرت جعفر
یون امام ششم نی فرمایا
مین نی تحریر یہ حدیث جو کی
حافظ اسکا یہ ہو گیا ہون مین
وہی ہی حمد و شکر کا شایان
دل کو فارغ کر ای مفضل آ
دونگا مین علم عالم ملکوت
جو عجیب و غریب مخلوقات
جو مقام و مراتب انکی ہین
آ یہ سدرہ تجہی ہین دونگا علم
علم تحت الثری بہی دونگا تجہی
تیرا جی چاہی جب بہانسی جا
تو ہی حفظ و حمایت حق مین
مومنونکی ہین دل تیری طالب
خود کہونگا بیان و شرح کی بات
کہو دونگا تیری شک و ریب تمام
اب تہ اظہار ہی مفضل کا
اسقدر لیکی نعمتین آیا
مین و ہانسی یہ لطف و تہا کی پہرا

حمد شکران حق تعالی کا
یاد کرلی مشیت حق سے
غشی طاری ہوا مفضل پہ
کیسا پاتا ہی حال تو اپنا
ہوگیا بی نیاز یہ فدوی
کہ ہتہیلی سی پڑہ رہا ہون مین
حکمتین ہو رہی ہین جسکی عیان
کہونگا اور بہی مفضل سب
سنکی جسکو ہو ملحدونکو سکوت
جو ملائک ہین بنک ذات و صفات
جو کمال مناصب انکی ہین
کرونگا جن و انس سی با علم
واقف اچہی طرح کرونگا تجہی
تیرا جی چاہی جب بہان پہر آ
رہیو ظل حفاظت حق مین
جیسی پیاسی ہو من پانی کی طالب
علم دونگا بیان و شرح کی سات
تجہسی کہہ دونگا علم غیب تمام
اب تہ اقرار ہی مفضل کا
لیکی ایسی کرامتین آیا
کہ کوئی اسطرح نہ جاکی پہرا

دست اقدس امام نی انکی پر
جو خدا چاہی ای تکو کردیا
ہو کی بیہوش کر پڑا با ہوش
یہ مفضل نی سنکی عرض کیا
یون مری سامنی ہی سب حاضر
صنعتون پر نگاہ کرتا ہون
ہی یہ ارشاد جعفر صادق
جلد تجہسی بیان کردونگا
اپنی الطاف سی خدا نی کیا
جو خدا نی کہی صنوف ملک
علم دونگا تجہی مین ان سبکا
علم دونگا زمین ہفتم تک
جسقدر علم مین نی تجکو دیا
میری حاضر ہی یا کہ غائب ہے
میری نزدیک مرتبہ تیرا
مین نی وعدہ کیا ہی جو تجہسے
امر ہای عجب عیان ہونگی
اوسنی بہی یہ امام دین واقف
اپنی مولا کی پاس سے مین پہرا
کہ کسینی کبہی نہ پائی تہین
کرون بی انتہا ثنای خدا

رکہدیا سینہ مفضل پر
یہ حدیثین نہ ہو لیو زنہار
بعد اک آنکی جو آیا ہوش
آپکی تقویت سی ای مولا
ہون مین گویا ہتہیلی پر ناظر
حمد و شکر اسکا کرتا ہون
نور چشم پیمبر صادق
سر غیب، علوم ارض و سما
آسمان و زمین مین جو پیدا
جو خدا نی کہی صفوف ملک
اور بہی علم ہا انکی سوا
لیکی ذرو سنی علم النجم تک
ایک حصہ ہی جز و اجزا کا
تو ہر اک حال مین مصاحب ہے
کرم و لطف حق سی ہے اعلا
سائل او سکانہ ہو جو مجہسی
سر مکنون سب عیان ہونگی
کوئی جن چیز و سنی نہین واقف
شادمان قصد اپنی گہر کا کیا
کسکو یہ باتین ہاتہ آئی تہین
کرون حمد خدا ثنای خدا

اب سنو نظم ترجمہ کا سبب

بحر معقول و قلزم منقول
تربیت دہ وحیٔ فروع و اصول

نور پروردگار خاک نشین
شجر میوہ دار خاک نشین

پیر و مظہر العجائب ہین
جیسی حاضر ہین ویسی غائب ہین

کوئی ہمدم نہین سوائی کتاب
کبھو یا نور بصر برای کتاب

صاحب علم صاحب توفیق
صاحب حلم صاحب تحقیق

اونکا فرمان واجب الاذعان
دل سی ہین اونکا تابع فرمان

علم فقہ و حدیث سی واقف
غامضات علوم کی کاشف

صبح سی شام تک کتاب و صیام
شام سی صبح تک قعود و قیام

نہین مطلب بطعام شیرین سے
کام اکثر کلام شیرین سے

رات دن ہی زبان پہ نام خدا
ورد اٹھون پہر کلام خدا

بھولی دنیا خیال عقبی ہین
بھولی عقبا خیال مولا ہین

ہی نماز حضور قلب مدام
ہر نماز رہتا ہی نور قلب مدام

ہی چراغ آفتاب سی روشن
دل ہی کس آب و تاب سی روشن

ہین یہ مہتاب آفتاب و ستارہ
یہ چمن زار ہین سحاب و ستارہ

نور ہین نور سی ہوئی مشتق
مرد موقن کو شک نہین مطلق

گو یہ ہین آفتاب چرخ برین
مثل سایہ مگر ہین خاک نشین

انہین سی ہی بلند رایت دین
کوس شہرت ہوا ہی نوبت دین

جہد کرتی ہین یہ تہجد مین
بیٹھتی ہین فقط تشہد مین

رات دن رو رہی دل ہی سوی خدا
طائر دل ہی مرغ قبلہ نما

سینہ مردہ ہی دل صفا انکا
موج زمزم ہی بوریا انکا

قبلۂ دین و کعبۂ ایمان
صاحب نہر نوذر و سلمان

تارک جاہ و حشمت دنیا
طالب کنج و نعمت عقبا

جرم مہتاب داغ پیشانی
ہی جبا نتاب داغ پیشانی

ایک اونکا ہی ظاہر و باطن
نیک اونکا ہی ظاہر و باطن

طبع باجودت و لطیف و ظریف
نام کاظم علی نجیب و شریف

اونکی ارشاد سی ہوئی یہ نظم
اونکی امداد سی ہوئی یہ نظم

عقل اونکی چراغ خانۂ دین
خلق مین تازہ باغ خانۂ دین

نہ دنونکو طعام و آب سی کام
نہ شبونکو قرار و خوابسی کام

دنکو تیغ زبان سی شغل غزا
پارۂ نان خشک شبکو غذا

نہین اندام پر نفوس حصیر
نام اللہ ہی بکفلم تحریر

ذکر دنیا کبھی نہین کرتے
فکر دنیا کبھی نہین کرتی

نہ جھکا سر کبھی سوای نماز
انہین سی ہی بنا رہی ہی نیاز

حضرت مجتہد کے ہین تلمیذ
داغ استاد دل مین ہے تعویذ

بحر استاد ہین گہر شاگرد
شجر استاد ہی ثمر شاگرد

کوئی زاہد نہین سنا اپنا
کوئی عابد نہین سنا ایسا

ہین کلید کنوز علم خدا
آشنای رموز علم خدا

گو ہی دریای علم گوہر پاک
مثل دریا مگر ہی بستر خاک

گو ریاضت سی ست ہے تن پاک
پر عبادتمین چست ہی تن پاک

کبھی تسبیح ہی کبھی تحمید
کبھی تہلیل ہی کبھی توحید

نہ یہ آہن نہ کعبہ مقناطیس
پر ہین لوہی سی انجذاب مین بیس

دل بھی ہین سوی کعبہ رجوع
آپ محراب ہین میان رکوع

کوکہ مخدوم خاص و عام ہین
ہادی خلق لاکلام ہین
پر نہین دیتی خدمت خدمت
خادمونکو بھی حسرت خدمت

ڈول خود کھینچتین ہین بہر وضو
ضبط دل پر ہی کس طرح قابو
گو زمانہ ہی انکا خدمتگار
کام لیتی سی پر ہی غیرت و عار

ہی ریاضت سی جسم پاک نحیف
پر نہین دیتی ایک کو تکلیف
دل و جان سے ہے عشق آل عبا
کیون نہ ہو انکو شوق کربل کا

ہی خیال ابوتراب انہین
خاک سی کیا ہوا جتاب انہین
جی سی ہین تابع امام حسن
تلخ ہین لذتون سی کام و دہن

یاد ہر دم ہین جو امام حسین
آب شیرین سی ہوتی ہین بیچین
کہاتی تہی نان خشک امیر کبیر
نائب حضرت بشیر و نذیر

یہ بہی جز قرص نان نہین کہاتی
نعمتین بیکران نہین کہاتی
یہی وارث ہی حکم پیغمبر
کیون نہ بیٹہین جہان سے چہپکر

شمع فانوس سان ہین گوشہ گزین
کر رہی ہین فروغ دین مبین
ابر مین آفتاب ہی پنہان
پر وہی ہی اثر میان جہان

دہی فیض ابر سی ہی آٹہ پہر
ہر جماد و نبات و حیوان پر
پردۂ شب مین ہی نہان سورج
پر افاضی مین ہے عیان سورج

سورج ایسا ہو یہ نہین ممکن
کہ دہی کوچہ گرد و ساکن
فیض دنیا ہی اوسے کو جاری
انسی جاری ہی فیض و ندرے

بنتی ہین تاب شمس سے یاقوت
انسی پاتی ہی روح ایمان قوت
جان کو ہی غم حسین سے کام
دلکو ہی ماتم حسین سے کام

کربلا کا خیال ہی دن رات
ذکر دشت قتال ہی دن رات
یاد ہی شمر کی جو خونخواری
دیدۂ دل سی ہی لہو جاری

عاشق شاہ کربلا ہین یہ
خضر راہ کربلا ہین یہ
کرتی ہین کافرونکو یہ مومن
کرتی ہین منکرونکو یہ موقن

تہا جو ناواقف حلال و حرام
ہو گیا واقف حلال و حرام
شکر رتبہ خدائی اونکو دیا
مُوتُوا قَبلَ اَن تَمُوتُوا کا

تابع ای ناسخ انکا ہو تو ہے
خاک شو پیش ازانکہ خاک شوے

ہوتا ہی سال ختم نظم بیان

فضل سید اکنندہ مہ و سال
جب ہوا میری شامل احوال
بی خزان گل کہلا جو باغ سخن
اور حاصل ہوا فراغ سخن

دل مین آیا لکہون کوئی تاریخ
کہ رہی ختم نظم کی تاریخ
مصرع صاف عیب سی پایا
ترجمہ ہی حدیث امجد کا

چبکہ ای رشک ناسخ ذیشان
رشک حسان و غیرت سحبان
میری استاد شہر کی استاد
١٢٥٤
شہر کیا اہل دہر کی استاد

پا چکی نظم مثنوی سی فراغ
کہل گیا گلبن سخن کا باغ
ہین جو مجسی بجان و دل راضی
نام و تاریخ کی اشارت کی

حکم استاد مین بجا لایا
سب وہ ارشاد مین بجا لایا
نام رکھا سراج نظم اسکا
١٢٥٤
اس سی تاریخ نظم ہی پیدا

دل مین آیا کہ ایسی ہو تاریخ
صوری و معنوی ہو جو تاریخ
سنکی جسکو مورخان جہان
کہولین شاباش مین زبان بیان

مادہ باصواب موزون ہو
مصرع لاجواب موزون ہو
ہوئی تاریخ رشک نظم گہر
شرح اقوال صادق رہبر
١٢٥٤

سبب طبع کا بیان مثنوی

بعد نعت رسول ختم رسل
انبیا و ائمہ و اصحاب
میری استاد کہ جنکی حبت یہ
اندنون کانپور مین تہا مین
کون نواب رشک مہر منیر
نام بہی آشکار روشن ہے
صاحب جود و بخشش و ایثار
حاتم اس دور مین اگر ہوتا
ایسی فیاض دو اگر ہوتی
ساتہ انکی جو لکھنؤ آیا
لیی آئی میان جی کو بہی
اور اسکا یہ حال فرمایا
لیکن اس شرط پر کہ دیکھو تم
لیی اجزای مثنوی اور
نہ ہی شائبہ معائب کا
حال استاد اگرچہ ظاہر ہی
ہی وہ نہین کا کلام بی تعقید
جیسی ناسخ مجا کئی دہومین
تین د... ...ربانی
جہلا مدح کیا رین انکی

آب پاک بتول ختم رسل
اولیای و ائمہ و اصحاب
نذر کی بادشاہ کو تب یہ
منقبض بہت تہا اسکا مین
تاب رشک مہر منیر
طبع بہی مہر وار روشن ہے
راغب جود و بخشش و ایثار
دم کردون قباب پر ہوتا
سونی کی سالیونکی کہر ہوئے
پہر مجہی قصد جستجو آیا
جنس صحت کی مشتری ہو بہی
ہو گی گر... ...یا
پہر تصحیح... ...صرف ارہوم
گیا تیقن سے
نہ ہی ستم سہو کاتب کا
جانتا ہی جو اوسنی ماہر ہی
یہی ہی لا کلام بی تعقید
شعرای زبان اردو مین
اہل انصاف جنسی شربائی
دہوم ہی اہل علم مین انکی

بعد حمد خدای بی ہمتا
بعد مدح معززان خدا
اسکی چہپنی کا حال لکہتا ہون
اوسی سال انتقال فرمایا
تہا مقدر سی نوکر نواب
مہر پایا تخلص انور
بحر مین کیونکر آئین نام و خطاب
اسپر نامدار ضیغم جنگ
قدر اہل کمال کرتی ہین
رہین اقبال و جاہ و حشمت سے
اکدن مولوی شہید آئی
آئی ہی دی یہ مثنوی مجکو
کہ ارادہ ہی طبع کا اسکی
شوق اسکا جو تہا زیادہ مجہے
کہ یہ چہپوائین کی ضرور اسکو
نظم کا رنگ بی زوال رہی
کہ وہ موجد ہوئی فصاحت کے
صحت لفظ ہی عیان اسمین
بکب ہوا کوئی
اور جو لوگ انکی منکر ہین
دیکہی مرتبہ تخلص کا

ایزد ذو العلای بی ہمتا
تابعان و مہذبان خدا
ابتدای مآل لکہتا ہون
اوسی سال ارتحال فرمایا
بخت یاور سی نوکر نواب
یون ہی کسکا تخلص انور
کونسی مین کہا سمائین نام و خطاب
خلف باوقار ضیغم جنگ
بائمر کو نہال کرتی ہین
رہین اجلال و جاہ و حشمت سے
شام کو مثل ماہ عید آئی
دولت بی زوال دی مجکو
دہوم مچ جای جابجا اسکی
بلکہ کرنا تہا استفادہ مجہی
شہرہ پاتا ہی دور دور اسکو
دشمنون کی زبان لال رہی
سب مقلد ہوئی فصاحت کے
کچہ نہین حاجت بیان اسمین
ہند یونہین عجیب ہوا کوئی
کب فن شاعری ماہر ہین
دیکہی مدرجہ تخلص کا

واہ کیا خوب ہی کلام انکا | تا قیامت رہیگا نام انکا
ایسی گردسنی پائی ہین | مستعد کسکی ہاتھ آئی ہین
ایک دو ہون تو نام بہی لکہون | حصر ہو تو کلام بہی لکہون
ہوئی ہی ختم کس زمانی مین | الغرض ہین یہ اس زمانی مین
باعث فخر درگہ شاہان | شاہ واجد علی شہ شاہان
سیر کی خوب لطف اوٹہایا خوب | خوب دیکہا تو اسکو پایا خوب
دوست میری ہین حاج حرمین | انس کرتی ہین حاج حرمین
اونکو دی اسکی طبع کی تکلیف | گو بظاہر او نہین ہوئی تکلیف
نوبت طبع جسکو ہی آئی | فکر تاریخ طبع کی آئی
بسکہ تہین حال نظم مین محسوب | ہو گئین حال نظم مین محسوب
مثنوی ہی یہ حال ہی جیسی | سہل تر بول چال ہی جیسی
ناکہان شعر عیب سی پایا | خالی و پاک عیب سی پایا
سب اسی مثنوی کو کہتی ہین

یون تو استاد سیکڑون گذری | سخن ایجاد سیکڑون گذری
علم و شعر و کمال مین اچہی | ذات مین بول چال مین اچہی
سیکڑون سی زیادہ ہین شاگرد | قابل استفادہ ہین شاگرد
کہ زمان سلف سی بہتر ہے | دور سلطان خلق پرور ہے
فلک عز و افتخار و شرف | جسکی محکوم ہین وقار و شرف
یکقلم کر کی حد و کد ہے | اصل کی نقل ہین یہ خود لکہی
ہی محمد حسین نام اونکا | نیک ہی ایک ایک کام اونکا
پر ثواب اسکا حد نہین رکہتا | منتہا تا ابد نہین رکہتا
گو کہ پہلی کہی تہین تاریخین | مندرج ہو رہی تہین تاریخین
دہیان آیا کہ ایسی ہو تاریخ | نہ لکہی ہو کسی جو تاریخ
یو نہین تاریخ بی تکلف ہو | وہ بہی خوش ہو جسی تکلف ہو
نہین ہین غیر بکہ مصرع | شعر ادا ہی ہر مصرع
بس اسی کو کہتی ہین

۱۲۶۵

قطعہ تاریخ از ماہر فن شیخ ...

جب عنایات رب یزدان سے | چہپ گئی مثنوی خوش اسلوب
اوسکے تاریخ طبع ... نے | یون کہی مثنوی چہپی کیا خوب

سنہ ۱۲۶۵ ہجری